KITABOSUNNAT.COM
کتاب و سُنّت لائبریری / مُحدث لائبریری

::: کچھ مخصوص جانوروں کے قتل کے حکم والی حدیث شریفہ پر اعتراض کا علمی جائزہ :::

(مکمل کتاب)

::: صحیح سُنّت شریفہ کے انکاریوں کے اعتراضات کی ٹارگٹ کِلنگ :::

(آل سیون فائرز)

تالیف: عادِل سُہیل ظفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

:::کچھ مخصوص جانوروں کے قتل کے حکم والی حدیث شریفہ پر اعتراض کا علمی جائزہ:::

"""صحیح سُنّت شریفہ کے اِنکاریوں کے اعتراضات کی ٹارگٹ کلنگ"""

بِسمِ اللہ ،و السَّلامُ عَلَی مَن اتبعَ الھُدیٰ و سَلكَ عَلَی مَسلكِ النَّبیِّ الھُدیٰ مُحمدٍ صَلی اللہُ علیہِ وعَلَی آلہِ وسلَّمَ ، و قَد خَابَ مَن یُشقاقِ الرَّسُولَ بَعدَ أَن تَبینَ لہُ الھُدیٰ ، و اتبِعَ ھَواء نفسہُ فوقعَ فی ضَلالاٍ بعیدا۔

شروع اللہ کے نام سے ، اور سلامتی ہو اُس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی ، اور ہدایت لانے والے نبی محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی راہ پر چلا، اور یقینا وہ تباہ ہوا جس نے رسول کو الگ کیا ، بعد اس کے کہ اُس کے لیے ہدایت واضح کر دی گئی اور اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کی پس بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

تمام محترم و مؤقر قارئین سے گذارش ہے کہ یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی صحیح ثابت شُدہ احادیث پر کیے گئے کچھ جھوٹے اعتراضات کا علمی جائزہ ہے، جو کہ ان اعتراضات کی نسبت کافی طویل ہو گا ، اور اِن شاء اللہ اِسلامی علوم کے مطابق مقبُول یعنی قُبول شُدہ علمی قوانین و قواعد کے مطابق ہو گا ، اور بحث برائے بحث کے انداز میں نہیں بلکہ اِسلامی علوم کے مطابق مقبُول قوانین و قواعد کے مطابق تحقیق کے انداز میں ہو گا ،

لہٰذا عین ممکن ہے کہ ایک ہی نشست میں پڑھنے سے درست طور پر سمجھا نہ جا سکے ، لہٰذا جس قاری کو ذہنی تھکاوٹ یا بیزاری محسوس ہو وہ اِس مضمون کو رک رک کر پڑھے ،

تحمل اور تدبر کے اس کا مُطالعہ فرمایے، اور اِسلامی علوم کے وہ قواعد اور قوانین جو ہمیشہ سے پوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُمت کے اِماموں کے ہاں معروف اور مقبول ہیں اس پر اسے پرکھیے، کہ یہ میری یا کِسی شخص کی ذاتی سوچوں اور بے پر اُڑتے ہوئے پراگندہ خیالات پر مبنی نہیں ہو گا، باذن اللہ، جس قاری کے دِل یا دِماغ میں کِسی معتبر قاعدے اور قانون کے مطابق کوئی اعتراض، اشکال یا سوال ہو، تو وہ ضرور سامنے لائے، لیکن ایک اچھے مسلمان والے اِخلاق و کلام کے مطابق، اگر کوئی مسلمان نہیں تو بھی ایک اچھے اخلاق والے اِنسان کے مطابق کِسی کے بھی اعتراض، اشکال یا سوال کو خوش آمدید کہتا ہوں، بد تمیزی اور بد تہذیبی اور بازاری انداز کلام میں کِسی کی بات کا کوئی جواب نہیں دوں گا، اِن شاء اللہ العزیز القدیر۔

چند روز پہلے ایک بھائی کے ذریعے فیس بک پر ایک مضمون دیکھنے اور پھر اس کا برقی نسخہ اتار کر پڑھنے کا اتفاق ہوا جس کے لکھنے والے صاحب شاید کوئی مسلمان ہیں، اور انہوں نے فیس بک پر اپنا شناختی نام """القُرانک پاور""" بنا رکھا ہے، جو لُغوی طور پر بھی غلط ہے، جس یہ اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ ان صاحب کا زبان و بیان کے اصول و قواعد سے بھی کچھ ربط و رشتہ نہیں،

ان کے اختیار کردہ اس شناختی نام سے اندازہ تو یہی ہوتا ہے کہ وہ مُسلمان ہوں گے، اور اسی حسن ظن کے مطابق، ایک مسلمان بھائی کا ادب ملحوظ نظر رکھتے ہوئے میں نے اُن سے کچھ بات چیت بھی کی، جس کے جواب میں انہوں نے بالکل غیر اِسلامی انداز میں جوابات دیے، اور میری طرف سے پوچھے گئے ایک بنیادی سوال کے جواب دینے کو بالکل ہی گول کر گئے، اور پھر میری طرف سے پوچھے ہوئے دو اور سوالات کے جواب میں بھی بد تہذیبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آئیں بائیں شائیں کرتے رہے اور ان سوالات کے جواب میں جو کچھ کہا وہ الحمد للہ ان صاحب کی قُران فہمی کی حقیقت مزید واضح کرنے والا ہوا، و للہ الحمد،

ان سوال و جواب کی بات تو اِن شاء اللہ بعد میں کرتا ہوں، فی الحال میں ان صاحب کے لکھے ہوئے اس مضمون کا جائزہ پیش کرتا ہوں، جس مضمون میں انہوں نے اپنی خود ساختہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن """خِلافِ قُرآن""" """قُرآن فہمی کے مطابق چند صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ کا اِنکار کیا، اور صرف اِنکار ہی نہیں کیا، بلکہ بد تمیزی بد کلامی والے انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنے اِنکار کو قُرآن کریم کی ایک آیت شریفہ کی آڑ میں دُرُست دِکھانے کی کوشش کر ڈالی،

لیکن قربان جایے اپنے اکیلے، لا شریک خالق و مالک اللہ جلّ جلالہُ کی قدرت وحِکمت کے، کہ اُس نے ان صاحب کی سوچ و فِکر، اعتراض اور علمیت کی حقیقت ان کے اسی مضمون میں بھی خوب اچھی طرح سے دِکھا دی، اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ جِس طرح یہ صاحب اور ان کے ہم مسلک لوگ اپنی ذاتی سوچوں کی بنا پر رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی صحیح ثابت شُدہ سُنّت مُبارکہ کو رد کرتے ہیں اور اپنے ذاتی افکار کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے کلام کی تلبیس چڑھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی معنوی تحریف کرتے ہیں، دو میں سے ایک معاملے کی دلیل ہے کہ تیسرے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی،

::: (1) ::: یہ لوگ یا تو کتاب اللہ سے جاھل ہیں چند ترجمے پڑھ کر اللہ کے کلام کو اپنی گمراہ عقلوں کے مطابق سمجھتے ہیں،

::: (2) ::: اور اسی طرح سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں، یا پھر یہ لوگ جان بوجھ کر مسلمانوں کو اللہ کی کتاب کے نام کی آڑ میں کتاب اللہ کو اللہ کی مراد کے عین مطابق سمجھنے کے ذریعے یعنی سُنّت رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ سُنّت شریفہ کی حدود و قیود سے آزاد ہو کر قُرآن کریم کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کر سکیں اور وہ مسلمان بے چارے یہ ہی سمجھتے رہیں کہ ہم تو قُرآن پر عمل پیرا ہیں،

اور یہ دُوسرا معاملہ زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے، اِس وقت اِن لوگوں کے مسلک و مذھب کے بارے میں بات کرنا میرا موضوع نہیں، چند تعارفی باتیں صِرف اس لیے کی ہیں تا کہ قارئین کرام کے ذہن میں ان لوگوں کے بارے میں کچھ بنیادی معلومات موجود رہیں کہ یہ لوگ قُرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم کے مطابق نہیں بلکہ مخالف کام کر رہے ہیں،
آیے ان صاحب کے لکھے ہوئے مضمون کا قُران کریم اور صحیح ثابت شُدہ سُنّت مُبارکہ کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں،
اِن صاحب نے اپنے اِس مضمون کا نام رکھا ہے """ بخاری شریف میں جانوروں کی "ٹارگٹ کلنگ" کے وحشیانہ احکامات """، پس اس کے جواب میں اپنے اِس مضمون کا ایک عنوان """ صحیح سُنّت شریفہ کے اِنکاریوں کے اعتراضات کی ٹارگٹ کلنگ """ بھی رکھا ہے،
اعتراض کرنے والے نے صحیح بخاری شریف میں سے چار احادیث شریفہ کو اپنی سوچ و فکر کا تختہ مشق بنایا ہے، اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان مُبارک ((((وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ:::اور تُم لوگ اُس جان کو قتل مت کرنا جِس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، سوائے حق کے ساتھ)))) کو بنیادی طور پر اپنے لیے دلیل بنایا ہے اور اپنے اس مضمون میں مختلف آیات شریفہ کو بھی استعمال کیا ہے، اِن شاء اللہ، میں ایک ایک کر کے اعتراض کرنے والے کے سب اعتراضات کا اور اس کے اپنائے ہوئے دلائل کا جائزہ پیش کرتا ہوں،
سب سے پہلے میں آپ صاحبان کے سامنے ایک ایک کر کے اُن احادیث شریفہ کا اصل عربی متن اور ترجمہ پیش کرتا ہوں جن احادیث مُبارکہ پر اعتراض کیا گیا ہے، خیال رہے کہ اعتراض کرنے والے نے کِسی بھی حدیث شریف کا اصل عربی متن ذِکر نہیں کیا، صرف ترجمے لکھے ہیں،
اور ان تراجم کے اِلفاظ کے مطابق جو کچھ اسے سمجھ آیا، اپنی بددیانتی کے ساتھ اپنی اس گمراہ عقل کو استعمال کرتے ہوئے جھوٹے اعتراضات جڑ دیے، اس کا بدلہ تو وہ شخص اللہ سے ہی پائے گا،
آیے ہم اُس کی خیانت اور جھوٹ پر مبنی خُرافات کا عملی جائزہ لیتے ہیں، اس کے پیش کردہ باطل کو اللہ اور اس کے رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے فرامین مُبارکہ کے حق کے ترازو میں تولتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

""" صحیح سُنّت شریفہ کے اِنکاریوں کے اعتراضات کی ٹارگٹ کلنگ، پہلا فائر """

::::::کُتوں کو قتل کیے جانے کے حکم کا مسئلہ تین مراحل میں مکمل ہوتا ہے:::::::

اللہ تبارک و تعالیٰ کی عطاء کردہ توفیق سے میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ کُتوں کو قتل کیے جانے والے اِس حکم کے تین مراحل ہیں،

:::::(1)::::: پہلا مرحلہ جس میں یہ حکم عام طور پر دِیا گیا، اور اس پر عمل بھی کروایا گیا،

:::::(2)::::: دُوسرا مرحلہ جِس میں عام طور پر سب ہی کُتوں کو مارنے کا حکم برقرار رکھتے ہوئے اِس میں سے استثناء فرما دِیا گیا، چوکیداری، شکار اور زراعت کے لیے استعمال کیے جانے والے کُتوں کو قتل کرنے کے حکم سے مستثنیٰ قرار فرما دِیا،

:::::(3)::::: تیسرا اور آخری مرحلہ جس میں اِس حکم کو اور عام طور پر سب ہی کُتوں کو مارنے سے منع فرما کر صِرف دو قسم کے کُتوں کے مارنے کے لیے برقرار رکھا گیا، ایک تو درندگی کرنے والے خونخوار کتے، اور دُوسرے وہ خونخوار کتے جن کے چہرے پر دو کالے نقطے ہوں،

اِس طرح آخری نتیجہ یہ ہوا کہ، صِرف دو قسم کے کُتوں کو قتل کرنے کا حکم برقرار رہا، ایک تو درندگی کرنے والا کوئی سا بھی خونخوار کتا، اور دُوسرے وہ خونخوار کتے جن کے چہرے پر دو کالے نقطے ہوں،

اگر کِسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ یہ کیا بات ہوئی کہ پہلے ایک حکم دِیا گیا اور پھر اُسے منسوخ کر دِیا گیا، یا اُس میں تبدیلی کر دی گئی، یا اُس میں سے کچھ مستثنیٰ کر دِیا گیا، یا اُس میں سے کچھ مُقیّد کر دِیا گیا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی شان کے مطابق نہیں ہے لہذا یہ تو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نہیں ہو سکتی،

تو اُسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ احکام کی منسوخی، یا اُن میں تبدیلی اور اُن میں سے کچھ مستثنیٰ کرنا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کِسی مطلق حکم میں سے کچھ مُقیّد کرنا تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرامین مُبارکہ میں بھی ہے ، لہذا اگر کِسی حکم کی منسوخی، اُس میں تبدیلی اور اُس میں کچھ مستثنیٰ کرنے کا کوئی نیا حکم ، یا کِسی مطلق حکم میں سے کچھ مُقیّد کر نا دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم کی شان کے مطابق نہیں ، اور حدیث شریف کے اِنکار کا سبب ہے تو یہی سبب بدرجہ اُولیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کئی فرامین شریفہ کے اِنکار کا بھی بنایا جاسکتا، ولا حول ولا قوۃ اِلا باللہ ،

:::::: ایک تنبیہ ، اِس مضمون میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرامین میں سے منسوخ کیے جانے والے فرامین کے موضوع پر بات نہیں کی جائے گی ، لہذا جواباً اِس موضوع کو شروع نہ کیا جائے ، اِس موضوع پر درج ذیل مقامات پر کچھ بات چیت موجود ہے ، جو مزید کا خواہاں ہو وہاں تشریف لیے آئے ، http://bit.ly/Y8tOXc /// http://bit.ly/XmcSvq

::: کُتوں کو قتل کیے جانے کے حکم کا مسئلہ صحیح ثابت شُدہ احادیث مُبارکہ کی روشنی میں :::

اعتراض کرنے والے نے اپنے مضمون میں موضوع کے مطابق ترتیب کا اہتمام کیے بغیر اِس موضوع سے متعلق دو احادیث نقل کی ہیں ، ایک سب سے پہلے اور دُوسری سب سے آخر میں ،

قاعدے قانون اور اصول کی بات ہے کہ جب کِسی ایک مسئلے کو سمجھا جانا ہو تو اُس کے بارے میں صِرف کِسی ایک ہی جگہ میں مذکورہ کِسی ایک روایت یا چند ایک روایات کو دیکھ کر اُس پر حکم صادر کر دینا سوائے جہالت اور گمراہی کے کچھ اور نہیں ہوتا ، جیسا کہ اعتراض کرنے والے کی کاروائی ہے ،

لہذا ، اِن شاء اللہ ہم اس قاعدے اور قانون کے مطابق کُتوں کو قتل کیے جانے کے حکم والی احادیث شریفہ کا کچھ اور جگہوں سے بھی مُطالعہ کرتے ہیں ،

اعتراض کرنے والے کی طرف سے نقل کی جانے والی احادیث شریفہ میں سے سب سے پہلے درج ذیل حدیث شریف ہے جِس میں کُتوں کو مارنے کا حکم اجمالی طور پر بیان ہوا ہے :::

:::::(۱)::::: عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بارے میں روایت ہے کہ ((((أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ::: اُن (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم) نے کُتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا)))) صحیح البخاری/حدیث 3323/کتاب بدء الخلق/باب 17 (آخری باب)،

اور پھر اسی موضوع سے متعلق ایک اور حدیث شریف جو کہ اِیمان والوں کی امی جان عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما وأرضاھُما کی روایت ہے، پانچویں اور آخری حدیث کے طور پر ذِکر کی ہے، یہ حدیث درج ذیل ہے،

((((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ ، وَالْعَقْرَبُ ، وَالْحُدَيَّا ، وَالْغُرَابُ ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ::: پانچ (جانور) فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی قتل کیا جانا درست ہے، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور درندگی کرنے والا خونخوار کتا)))) صحیح البخاری/حدیث 3314/کتاب بدء الخلق/باب 16،

☜☜☜ اِن دو احادیث شریفہ میں بالکل واضح ہے کہ پہلی حدیث شریف میں ایک حکم مجمل طور پر بیان ہوا ہے اور دُوسری حدیث شریف میں اس حکم کی شرح، تفصیل اور سبب بھی بیان ہوا ہے،

اعتراض کرنے والے نے ان دو احادیث مُبارکہ میں صِرف پہلی حدیث مُبارک کو اپنا تختہءِ مشق بنایا اور دُوسری میں موجود شرح، تفصیل اور سبب کی طرف سے آنکھیں چُرالیں !!! ???

✷✷✷ کیا یہ اعتراض کرنے والے کی جہالت ہے یا بد دیانتی، یا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے بُغض و عناد جو در حقیقت صاحبءِ حدیث صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے بُغض کا غماز ہے ???

مذکورہ بالا دو سوالات کا درست جواب سمجھنے کے لیے آپ صاحبان یہ بھی دیکھیے کہ صحیح بخاری شریف کے جس حصے میں اعتراض کرنے والے نے یہ دو احادیث شریفہ نقل کی ہیں، وہیں، اِیمان والوں کی والدہ ماجدہ عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما و أرضاھما کی بیان فرمودہ حدیث شریف کے فوراً بعد خود عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہما کی ایک اور روایت مذکور ہے جِس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کچھ مختلف اِلفاظ میں یہی شرح ،اور تفصیل بیان ہے کہ (((((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ ، وَالْفَأْرَةُ ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ، وَالْغُرَابُ ، وَالْحِدَأَةُ::: جانوروں میں سے پانچ ایسے ہیں جنہیں اگر کوئی احرام کی حالت میں بھی قتل کر دے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں ، بچھو ،اور چوہا ، اور درندگی کرنے والا خونخوار کتا، اور کوّا ، اور چیل)))) صحیح البخاری/حدیث 3315/کتاب بدء الخلق/باب 16،

قارئین کرام ، اب غور فرمایے کہ اعتراض کرنے والے کو عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت دِکھائی نہیں دی، یا اُس نے جان بوجھ کر اس سے نظر چرائی ہے ؟؟؟؟؟

اِس سوال کا جواب اِن شاء اللہ ، آپ کو اِس اعتراض کرنے والے اور اس کے جیسے دُوسرے حدیث دُشمنوں کے علم اور مقصد کے بارے میں وہ کچھ سمجھانے میں مددگار ہو گا جس کا ذِکر میں نے اپنی بات کے آغاز میں کیا،

محترم قارئین ، امی جان عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما و أرضاہُما ، اور عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہما و أرضاہُما کی روایت کردہ تفصیل والی احادیث شریفہ میں یہ بالکل واضح ہے کہ سب ہی کُتوں کو قتل کر دیے جانے کا حکم تبدیل کر کے اسے صِرف ان کُتوں تک مُقیّد کر دِیا گیا جو خونخوار ہو چکے ہیں، لوگوں کو بلا وجہ کاٹنے والے بن چکے ہوں ،

یہ شرح ، تفصیل اور سبب عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما و أرضاہما کی روایت کردہ پہلی حدیث شریف میں بیان اجمالی، مطلق حکم میں سے قید ہے، اِس کی کچھ مزید تفصیل اِن شاء اللہ آگے بیان کروں گا،

پس بالکل صاف طور پر بیان کردہ اِس شرح، تفصیل ، سبب اور قید کی موجودگی میں اسی موضوع کے ایک اجمالی حکم والی حدیث شریف پر اعتراض کرنا ، اعتراض کرنے والے کی کس سوچ کا آئینہ دار ہے ؟؟؟ اِس کا اندازہ آپ بھی باخوبی لگا سکتے ہیں ، اِن شاء اللہ ،

ابھی تک ہم نے دو صحابہ ، یعنی اِیمان والوں کی امی جان عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما و أرضاہُما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

، اور عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہما و أرضاھُما کی روایت کردہ احادیث شریفہ کا مُطالعہ کیا، اور اب یہ حدیث شریف پڑہیے، جو ایک اور تیسرے صحابی عبداللہ ابن المغفل رضی اللہ عنہُ کی روایت ہے، کہتے ہیں کہ ((((أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِقَتْلِ الْكِلاَبِ ثُمَّ قَالَ « مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلاَبِ »ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ:::رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے کُتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا اور (ممانعت کا سبب بیان فرماتے ہوئے) اِرشاد فرمایا """اِن (لوگوں) کا کوئی معاملہ کُتوں کو قتل کرنے کی ضرورت والا نہیں""" پھر شکار (کے لیے رکھے جانے) والے کتے ، اور بکریوں (کی چوکیداری کرنے) والے کتے کے بارے میں رخصت عطاء فرما دی)))) صحیح مُسلم/حدیث 4104/کتاب المساقاۃ/باب 10،

یہاں تک تو بات ہوئی پہلے دو مراحل کی، اِس کے بعد ہم بڑھتے ہیں تیسرے مرحلے کے دلائل کے مُطالعہ کی طرف،

یہ روایت چوتھے صحابی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی ہے ((((أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِقَتْلِ الْكِلاَبِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ ، عَلَيْكُمْ بِالأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِى النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ::: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ہمیں حکم دِیا کہ کُتوں کو قتل کر دِیا جائے، یہاں تک کہ مضافات کی طرف سے کوئی عورت اپنے کتے کے ساتھ آتی تو ہم اُس کتے کو بھی کر دیتے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے کُتوں کو قتل کرنے سے منع فرما دِیا اور اِرشاد فرمایا """تُم لوگ اُس خونخوار کالے کتے کو قتل کرو جس (کے چہرے) پر دو نقطے ہوتے ہیں، کیونکہ وہ شیطان ہوتا ہے)))) صحیح مُسلم/حدیث/4101/کتاب المساقاۃ/باب 10،

یہ مذکورہ بالا حدیث شریف تیسرے اور آخری مرحلے کی خبر دے رہی ہے جس میں عام طور پر سب ہی کُتوں کو قتل کرنے کا حکم منسوخ فرما کر صِرف اُس خونخوار درندگی والے کالے کتے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

قتل کرنے کا حکم برقرار رکھا گیا جس کے چہرے پر دو نقطے ہوتے ہیں، اور اس کا سبب بھی بتایا گیا کہ وہ شیطانوں میں سے ہوتا ہے،

اب یہاں ایک دفعہ پھر یہ دہراتا چلوں کہ **اِس طرح آخری نتیجہ یہ ہوا کہ، صِرف دو قِسم کے کُتوں کو قتل کرنے کا حکم برقرار رہا، ایک تو درندگی کرنے والا کوئی سا بھی خونخوار کتا، اور دُوسرے وہ خونخوار کتے جن کے چہرے پر دو کالے نقطے ہوں۔**

الحمد للہ جب ہم نے تحقیق کے قاعدے قانون اور اصول کے مطابق ایک زیادہ مصادر میں سے احادیث شریفہ کی روشنی میں اِس مسئلہ کا مُطالعہ کیا، تو الحمد للہ یہ واضح ہو گیا کہ کُتوں کو قتل کرنے کا حکم تین مراحل سے گذر کر اس حتمی صُورت میں پہنچا کہ **، صِرف دو قِسم کے کُتوں کو قتل کرنے کا حکم برقرار رہا، ایک تو درندگی کرنے والا کوئی سا بھی خونخوار کتا، اور دُوسرے وہ خونخوار کتے جن کے چہرے پر دو کالے نقطے ہوں۔**

اِس کے بعد اِن شاء اللہ، ہم کُتوں کو قتل کیے جانے والے اِس حکم پر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے عمل کے بارے میں صحیح ثابت شُدہ احادیث مُبارکہ کا مُطالعہ کریں گے،

اور اِن شاء اللہ اب میں جو صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ اور آثار ذِکر کروں گا اُن میں اعتراض کرنے والے کے اِس سوال کا جواب بھی ہو گا، جو سوال اُس نے فیس بک پر میرے مراسلات کے جواب میں ظاہر کیا، کہ """کیا صحابہ کرامؓ اور خلفا راشدین میں سے کسی نے اپنے اپنے ادوار میں ان احکامات پہ عمل کرتے ہوئے ان جانوروں کا قتلِ عام کیا تھا؟؟ اگر ایسا کچھ ہوا تھا تو ثابت کیا جائے۔۔ کیونکہ ایسا کچھ ہوا ہوتا تو آج بلادِ عرب میں نہ کتا موجود ہوتا نہ گرگٹ، نہ سانپ نہ چوہا۔ نہ کوا نہ چیل """،

اور ایک دفعہ یہ لکھ مارا کہ """کمال کی بات ہے کہ جس روایت پہ نہ کبھی صحابہ کرام کا عمل ثابت کیا جاسکا، نہ برِ صغیر کے یہ وہابی خود کبھی عمل کرتے ہیں، اسی روایت کو لے کر "سنتِ شریفہ" کا ڈھنڈورا کیسے پیٹا جاتا ہے۔۔ حیرت ہے۔ بھئی کیا یہ روایت صرف باتوں کی حد تک ہی ہے؟ عمل تو آپ نہ خود کرتے ہو نہ صحابہ کرامؓ کا عمل ثابت کر سکتے ہو اس پہ۔۔۔ یہی دلیل کافی ہے اس روایت کے جھوٹا ہونے کے لیے۔۔ کبھی کسی صحابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نے کوئی کتا نہیں مارا """،

اور ایک دفعہ پھر حدیث شریف کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھا کہ """دُوسرا سوال میں نے یہ پوچھا تھا کہ جس سنتِ شریفہ کا بار بار ذکر کر رہے ہو، اس ''سنتِ شریفہ'' پہ صحابہ کرام میں سے کس کس نے عمل کیا تھا؟؟؟ اثباتِ امر درکار ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کتنے کتے اور گرگٹ مارے تھے؟ حضرت فاروق اعظم، عثمانؓ، علی معاویہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کتنے جانور اپنے ہاتھوں مار کر مسجد نبوی میں قربانی کی کھالوں کی طرح جمع کروائے تھے؟؟؟؟ کیونکہ ایک روایت آپ کی یہ بھی کہتی ہے کہ ان جانوروں کو پہلی ضرب سے مارنے کا ثواب دُوسری ضرب سے مارنے سے زیادہ ہے۔۔ یعنی حکم میں شدت اس قدر زیادہ ہے کہ انہیں زندہ چھوڑ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔ لیکن حیران کن طور پہ آج بلاد عرب میں کتے بھی موجود ہیں، گرگٹ اور سانپ بھی۔۔ چیل اور کوے بھی۔۔۔ تو یہ ان کی نسلیں کس طرح باقی بچی رہ گئیں؟؟؟؟ سوال کا جواب دیا جائے۔۔ اس سنتِ شریفہ پہ صحابہ کرامؓ کا عمل ثابت کیا جائے۔ """،

اعتراض کرنے والے سے گذارش ہے کہ اپنی لکھی ہوئی بات """کیونکہ ایک روایت آپ کی یہ بھی کہتی ہے کہ ان جانوروں کو پہلی ضرب سے مارنے کا ثواب دُوسری ضرب سے مارنے سے زیادہ ہے۔۔ """، **کا کوئی ثبوت سامنے لائے، اِن شاءاللہ اُس کی حقیقت بھی واضح کر دی جائے گی ،**

قارئین کرام، میں کہہ رہا تھا کہ اِن شاءاللہ اب میں جو صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ اور آثار ذِکر کروں گا اُن میں اعتراض کرنے والے کے اِس سوال کا جواب بھی ہو گا، جو سوال اُس نے فیس بک پر میرے مراسلات کے جواب میں ظاہر کیا،

وہ سوالات میں نے ابھی ابھی نقل کیے ہیں، ذرا اُنہیں ذہن میں رکھتے ہوئے آگے پڑھتے چلیے،

اِن درج ذیل احادیث شریفہ اور آثار کو بغور پڑھیے،

::: صحابہ رضی اللہ عنہم کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے اِس حکم پر عمل کرنا :::

:::::::: (1) :::::::: سب سے پہلے اِس حکم کی روایت بیان کرنے والوں میں سے ایک صحابی عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہما و اَرضاہُما کی ہی بات سنیے، فرمایا ((((أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عليه وسلم بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ ::: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے کُتوں کو قتل کرنے کا حکم دِیا اور مدینہ کی بیرونی حدود تک لوگوں کو بھیجا کہ کُتوں کو قتل کیا جائے))))) صحیح مُسلم شریف/حدیث 4100/کتاب المساقاۃ/باب 10،

اِس حدیث شریف سے یہ پتہ بھی چل گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے کُتوں کو قتل کرنے لیے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کچھ لوگوں کو مدینہ المنورہ کے بیرونی حدود تک بھی ارسال فرمایا،

اب دیکھتے ہیں کہ وہ کون تھے ؟؟؟ اور کیا واقعتاً اُنہوں نے کُتوں کو قتل کیا ؟؟؟

:::::(2)::::: اور انہی عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہما وأرضاہُما نے ایک اور مرتبہ میں یہ فرمایا

((((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَنَنْبَعِثُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتَّى إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا ::: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کُتوں کو قتل کرنے کا حکم فرماتے ، اور ہم لوگوں کو مدینہ اور اس کے اِرد گرد روانہ فرماتے ، حتیٰ کہ ہم لوگ ہر ایک کتے کو مار دیتے ، یہاں تک کہ (ایک دفعہ) دیہاتیوں کی ایک عورت کے ساتھ آنے والے کتے کو بھی ہم نے مار ڈالا)))) صحیح مُسلم/حدیث/4101/کتاب المساقاۃ/باب 10،

:::::(3)::::: اِس کے بعد یہ پڑھیے ، یہ روایت دُوسرے صحابی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی ہے ((((أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ ، عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ ::: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ہمیں حکم دِیا کہ کُتوں کو قتل کر دِیا جائے ، یہاں تک کہ مضافات کی طرف سے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عورت اپنے کتے کے ساتھ آتی تو ہم اُس کتے کو بھی کر دیتے ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے کُتوں کو قتل کرنے سے منع فرمادِیا اور اِرشاد فرمایا """ تُم لوگ اُس خونخوار کالے کتے کو قتل کرو جِس (کے چہرے) پر دو نقطے ہوتے ہیں ، کیونکہ وہ شیطان ہوتا ہے))))) صحیح مُسلم/حدیث/4101/کتاب المساقاۃ/ باب 10،

ان دومذکورہ بالا حدیثوں میں ، دو مختلف صحابیوں نے کُتوں کو قتل کرنے کے حکم پر عمل کرنے کی خبر دی ہے ، اور غور فرمایے کہ دونوں نے جمع کے صیغے میں اس کام کے کیے جانے کی خبر دی ہے ، اور استمرار کے کیفیت کی موجودگی کے ساتھ خبر دی ہے ،

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے اِس حکم پر عمل صِرف ان دو صحابہ رضی اللہ عنہما نے ہی نہیں کیا تھا ، بلکہ کافی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ، اور صِرف ایک دفعہ نہیں کیا ، بلکہ اُس وقت تک کرتے رہے جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے کُتوں کو قتل کرنے کے عام حکم سے منع فرما کر اُسے چند قسم کے کُتوں تک محدود و مُقیّد فرما دِیا۔

یہاں تک کُتوں کے بارے میں تو مکمل ہوئی ، اور الحمد للہ معاملہ بالکل واضح ہو گیا کہ اعتراض کرنے والے کا اعتراض اُس کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے ، یا پھر اُس کی حدیث شریف سے دُشمنی کا ،

اور اُس کے داغے ہوئے سوال کا جواب بھی میسر ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس حکم پر عمل کیا اور اس وقت تک کیا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اس حکم کو تبدیل نہیں فرمایا ،

اب اِن شاء اللہ حسب عادت اعتراض کرنے والا راہ فرار اختیار کرتے ہوئے ، وہی پرانا جاھلانہ راگ الاپے گا کہ یہ تو ایرانی حدیث سازوں کی کتابوں کی روایات ہیں ،

چلتے چلتے تھوڑی سی بات اعتراض کرنے والے کے اس ایک جاھلانہ ڈائیلاگ کے بارے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بھی کرتا چلوں کہ یہ جو أمیر المؤمنین فی الحدیث اِمام محمد بن اِسماعیل البخاری رحمہ ُ اللہ و رفع درجاتہ ُ کو اور کتب ستہ کے مؤلفین ہمارے اِماموں رحمہم اللہ جمعیاً کو ایرانی کہتا ہے ، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی جہالت کا ایک واشگاف ثبوت ہے جو اللہ تعالیٰ اسی کے اِلفاظ میں بار بار دِکھا چکا ہے ،

محترم قارئین ، أمیر المؤمنین فی الحدیث اِمام محمد بن اِسماعیل البخاری رحمہ ُ اللہ و رفع درجاتہ ُ اور کتب ستہ کے مؤلفین ہمارے اِمام رحمہم اللہ جمعیاً میں کوئی بھی ایرانی نہیں تھا، اگر اس بندے میں کچھ تھوڑی سی بھی علم رمق ہے اور اخلاقی جرأت ہے تو اپنے اس بے بنیاد دعوے کا کوئی ثبوت تو سامنے لائے۔

""" صحیح سُنّت شریفہ کے اِنکاریوں کے اعتراضات کی ٹارگٹ کلنگ، دُوسرا فائر """

::: حدیث شریف میں """گرگٹ """ کو نہیں بلکہ """چھپکلی """ کو قتل کرنے کا حکم ہے :::

کُتوں کو قتل کیے جانے کے حکم کی تفصیل ، اور اس مسئلے میں آنے والے آخری اور حتمی حکم کے مطالعے کے بعد ، اب اِن شاء اللہ ، ہم اعتراض کرنے والے کی طرف سے لگائی گئی دُوسری حدیث شریف کا مُطالعہ کرتے ہیں ،

یہ حدیث شریف بھی اُس نے عربی متن کے بغیر کِسی ترجمے میں سے دیکھ کر لگا دی ہے، اور حوالہ بھی غلط دِیا ہے، اللہ ہی جانے حوالے کی غلطی اُس کی اپنی بد دیانتی پر مبنی ہے ، یا اُس کی جہالت پر ، یا جس ترجمے کو پڑھ کر اُس نے ایک صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف کا مذاق اُڑانے کی بد تمیزی کی ہے اُس ترجمے کی غلطی ہے ، بہر حال جو کچھ بھی رہا ہو، حتمی بات یہ ہے کہ اعتراض کرنے والے نے بالکل غلط بیانی کا مظاہرہ کیا ہے ، جو کِسی بھی طور قُران کریم میں دی گئی تعلیمات کے موافق نہیں ، پس ، الحمد للہ کہ جس نے اِس اعتراض کرنے والے کی اپنی ہی حرکتوں میں ایک دفعہ پھر یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دِکھادِیا کہ اللہ کا یہ بندہ اللہ کی عملی بندگی سے کس قدر دُور ہے،

قارئین کرام، آیے اِس دُوسری حدیث شریف کا مُطالعہ کرتے ہیں، جِسے اعتراض کرنے والے نے اپنے مضمون کے دُوسرے صفحے میں دُوسری حدیث شریف کے طور پر نقل کیا ہے، اور یوں لکھا ہے کہ:::

"""ام شریک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا۔اس لیے کہ یہ پھونکوں سے اس آگ کو بڑھاتا تھا جس میں ابراہیمؑ کو پھینکا گیا۔ (بخاری شریف۔جلد دوم۔کتاب بدا الخلق۔حدیث نمبر 534)"""

محترم قارئین، اب اصل حدیث شریف کا مُطالعہ فرمایے اور اس اعتراض کرنے والے کی جہالت یا دھوکہ دہی اور بد دیانتی کا اندازہ لگاتے چلیے، میں اس حدیث شریف کو صحیح البخاری میں سے اس کی مکمل سند کے ساتھ یہاں نقل کر رہا ہوں، پہلے عربی اور پھر اس کا ترجمہ،

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَوِ ابْنُ سَلاَمٍ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ - رضى الله عنها أَنَّ (((رَسُولَ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ، كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ)))

ہمیں بتایا عبید اللہ بن موسیٰ نے، یا ابن سلام نے ان کے ذریعے سے بتایا، انہیں خبر کی ابن جریج نے، عبدلاحمید بن جبیر کے ذریعے، انہوں نے سعید بن المسیب کے ذریعے، انہوں نے ام شریک رضی اللہ عنہا کے ذریعے کہ ((((رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو قتل کرنے کا حکم دِیا، اور فرمایا، چھپکلی ابراہیم علیہ السلام پر پھونکیں مارتی تھی)))) صحیح البخاری /حدیث 3359/کتاب الانبیاء/باب 8،

مختصر طور یہ حدیث شریف اس صحیح بخاری میں کتاب بدءِ الخلق، باب 15، میں بھی مروی ہے،

اور اس ایک حدیث کے علاوہ ام شریک رضی اللہ عنہا سے کوئی اور حدیث مُبارک صحیح بخاری شریف میں نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☜☜☜ سب تو پہلے تو آپ صاحبان یہ دیکھیے کہ حدیث شریف میں کِسی """ گرگٹ """ کا ذِکر نہیں ، بلکہ """چھپکلی """ کو مارنے کا حکم فرمایا گیا ہے ، جسے انگریزی میں """Salamanders""" کہا جاتا ہے ، اور عربی میں """سام أبرص """ بھی کہا جاتا ہے ، جو انگلش میں """Gecko""" کہلاتی ہے ، اور اس اعتراض کرنے والے نے اپنے مضمون میں چھپکلی بی کے وکالت کرنے کی بجائے میاں گرگٹ کی وکالت میں اپنا وقت ضائع کر ڈالا ،

☜☜☜ دُوسرا یہ کہ یہ حدیث شریف """کتاب بدء الخلق """ میں نہیں بلکہ """کتاب الانبیاء""" میں ہے ، اور """کتاب بدء الخلق """کی آخری حدیث سے آٹھ ابواب اور 34احادیث کی دُوری پر ہے ، """کتاب بدء الخلق """ میں ام شریک رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مختصر طور پر مروی ہے جس میں صِرف """ چھپکلی """ کو قتل کرنے کا حکم بیان ہوا ہے ، اس کا سبب نہیں ،

اعتراض کرنے والے کی علمیت اور ذہنی ابتری کا اندازہ کرنے کے لیے حوالہ کی اتنی بڑی غلطی ہی کافی ہے اور اِن شاء اللہ ، ابھی اور بھی بہت کچھ سامنے آئے گا ،

اعتراض کرنے والے نے اپنی عقل کو دانائی کل جانتے ہوئے صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف کا اِنکار کیا ، کیونکہ ان کی عقل میں یہ حدیث نہیں آ پاتی لہذا """ یہ کیسے ممکن ہے ؟""" کی خود ساختہ کسوٹی کی بنا پر صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف کا اِنکار کر ڈالا ، لیکن اللہ جلّ وعلانے اُس شخص کو ایسا لاچار کیا کہ اپنی بات کو سچ دکھانے کے لیے اُسی صحیح بخاری کی ایک روایت کا سہارا لینے پر مجبور کیا ، لہذا اعتراض کرنے والا لکھتا ہے """ بخاری کی ہی ایک اور روایت آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو ابوہریرہؓ ہی سے منسوب ہے ۔ کہتے ہیں کہ :

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک چیونٹی نے کسی نبی (عزیز یا موسیٰ) کو کاٹا تو انہوں نے حکم دِیا کر چیونٹیوں کا سارا جتھہ ہی نذرِ آتش کروا دیا ۔ اس پر اللہ نے وحی بھیجی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا تھا ، لیکن تم نے اتنی مخلوق زندہ جلا ڈالی جو اللہ کی تسبیح کیا کرتی تھی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(بخاری شریف۔ جلد دوم۔ کتاب الجہاد والسیر۔ باب 196)
قارئین کرام ! اب وہ گرگٹ والی روایت سامنے رکھیں اور ٹھنڈے دِل سے سوچیں کہ اس بخاری میں اندرونی تضادات ہیں۔ایک طرف رسول ﷺ کی جانب یہ حدیث منسوب کی گئی ہے کہ کسِی نبی نے ایک چیونٹی کے کاٹنے پر جب انکا تمام جتھہ جلوادیا تو اللہ نے اسی وقت تنبیہہ فرمائی کہ تم نے ایک چیونٹی کے "جرم" پہ سب چیونٹیوں کو کس بات کی سزادی؟
اور دُوسری ہی جانب معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کی زبانی یہ حکم صادر ہوتا دکھایا جارہا ہے کہ ابراہیمؑ پہ آگ بھڑکانے والے گرگٹ کے جرم کی پاداش میں گرگٹوں کی ایک پوری نسل ختم کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ ذراسوچیے ! """،
محترم قارئین، منقولہ بالا اقتباس میں سرخ کیے گئے اِلفاظ پر خصوصی توجہ رکھیے گا، سب سے پہلے تو اعتراض کرنے والے کی ایک اور جہالت، یا، بدحواسی، یا بددیانتی دیکھیے کہ لکھتا ہے """ جو ابو ہریرہؓ ہی سے منسوب ہے """، جبکہ اس نے جو چار عدد احادیث شریفہ اپنے گمراہ افکار کا تختہء مشق بنانے کے لیے نقل کی ہیں اُن میں سے کوئی بھی حدیث شریف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہُ کی روایت نہیں ہے تو پھر چہ معنیٰ دارد ! ! !
اعتراض کرنے والے نے جس حدیث شریف کو اپنی خود ساختہ کسوٹی """ یہ کیسے ممکن ہے ؟""" کی، اور اپنے اعتراض کی، اور اپنی جہالت زدہ سمجھ یا حدیث دشمنی کی بناپر، صحیح بخاری میں تضاد ہونے کی دلیل بنانے کے لیے اسی صحیح بخاری میں سے جو چیونٹیوں کو مارنے والی حدیث شریف نقل کی ہے، یہ حدیث شریف صحیح البخاری کی اسی کتاب """بدء الخلق """ میں بھی ہے جس میں سے اعتراض کرنے والے نے دُوسری احادیث شریفہ نقل کی ہیں، لیکن قربان جایے اللہ کی حِکمت پر، کہ اللہ نے اس شخص جو وہ حدیث شریف نقل کرنے پر مجبور کر دِیا جو اس شخص کے خِلاف حجت ہے،
جی ہاں، اس حدیث شریف میں اللہ کے طرف سے اپنے کسی نبی کو سرزنش کرنے کا سبب یہ بتایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

گیا کہ انہوں نے ایک ایسی مخلوق، جو کہ اللہ کی تسبیح کرنے والی تھی، اُس مخلوق کے ایک فرد کی طرف سے تکلیف ملنے پر اس مخلوق کے اس پورے گروہ کو ختم کر دیا جس گروہ کا وہ فرد تھا،

جبکہ چھپکلی کو مارنے کا سبب اس کا ایسا جرم بیان فرمایا گیا جو اللہ کے ہاں نا قابل معافی رہا، اور اللہ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی زبان مُبارک سے اس مجرم کی ساری ہی جنس کو سزا دیے رکھنے کا حکم کروا دِیا، اور ہمیں یہ خبر بھی دی گئی کہ چھپکلی ان جانوروں میں سے ہے جو اللہ کی تابع فرمانی کرنے والے نہیں بلکہ فاسق جانور ہیں، تو کہاں سے ہوا تضاد !!!؟؟؟

ایک طرف اللہ کی تسبیح کرنے والی مخلوق کا ذکر ہے، اور دُوسری طرف اللہ کی نافرمانی کرنے والی فاسق مخلوق کا،،،

اور بلا شک و شبہ اللہ کی تسبیح کرنے والی عباد گذار مخلوق اور فاسق مخلوق اللہ کے ہاں ایک جیسی نہیں ہیں، اور اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ اپنی مخلوق پر حاکم ہے، کوئی اُس کے حکموں پر نظر ثانی کرنے والا نہیں، وہ سُبحانہُ و تعالیٰ جس طرح چاہے اور جس کے لیے جو چاہے حکم فرماتا ہے، اور اس کے علاوہ کِسی کا حکم اور فیصلہ حتمی نہیں، اور بلا شک وہی سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے،

اور اپنے احکام کی خبر اپنے بندوں تک اپنے رسولوں کے ذریعے پہنچا چکا ہے، اور مکمل طور پر پہنچا چکا ہے کہ لوگوں کے لیے اللہ کے سامنے کوئی بہانہ نہیں رہا،

اور اس کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی زبان مُبارک سے شرعی امور سے متعلق جو کچھ ادا ہوا، وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحی کے مطابق ہی ہوا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے فیصلوں کو ماننا اِیمان کی لازمی شرط قرار دِیا ہے، پس جو کوئی اُن صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے احکام اور فیصلوں کو نہیں مانتا وہ اللہ کے ہاں اِیمان والوں میں نہیں ہے،

::::: مذکورہ بالا عبارات کے قُران کریم میں سے دلائل :::::

اور بلا شک و شبہ اللہ کی تسبیح کرنے والی عباد گذار مخلوق اور فاسق مخلوق اللہ کے ہاں ایک جیسی نہیں ہیں، ((((أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ::: تو کیا جو اِیمان والا ہے، وہ فاسق کی طرح ہے؟ (ہر گز نہیں) ایک جیسے نہیں ہیں)))) سُورت السجدہ (32)/آیت 18،

اگر اعتراض کرنے والا، یا اس کے ہم خیالوں میں سے کوئی یہ سوچے کہ یہ آیت صِرف اِنسانوں کے لیے تو اسے چاہیے کہ اس آیت مُبارکہ کے سیاق و سباق کو دیکھ لے، اور اعتراض کرنے والا شخص اپنی اس بات کو بھی یاد کر لے کہ """یہ آیت مُبارکہ میں جو وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي یعنی"نفس"کا ذکر ہے۔۔ اس میں آپ نے جانور نکال کر صرف اِنسان کیسے ٹھونس دیے؟؟؟ کیا جانور نفس یعنی جان نہیں ہوتی؟؟؟ کیسے ثابت کر سکتے ہو کہ لاتقتلوا النفس التی کے حکم میں اِنسان ہی شامل ہیں، جانور نہیں۔۔""" پس جس قاعدے قانون کے مطابق وہ ((((وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ)))) میں مذکور نفس کو نفسِ اِنسانی، اور نفسِ حیوانی کے لیے برابر سمجھتا ہے اسی قاعدے قانون کے مطابق ((((أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ)))) میں ایمان والے اور فاسق اِنسان اور حیوان دونوں ہی داخل ہیں،

اور اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ اپنی مخلوق پر حاکم ہے، کوئی اُس کے حکموں پر نظر ثانی کرنے والا نہیں، وہ سُبحانہُ و تعالیٰ جس طرح چاہے اور جس کے لیے جو چاہے حکم فرماتا ہے، اور اس کے علاوہ کِسی کا حکم اور فیصلہ حتمی نہیں، اور بلا شک وہی سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے،

((((وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ::: اور اللہ ہی فیصلہ کرتا ہے اور کوئی اُس کے فیصلوں پر نظر ثانی کرنے والا نہیں ہے، اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے)))) سُورت الرعد (13)/آیت 41،

((((إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ::: یقیناً اللہ جو چاہتا ہے وہ فیصلہ فرماتا ہے)))) سُورت المائدہ (5)/پہلی آیت،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

((((إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ:::اور اللہ ہی فیصلہ کرتا ہے اور کوئی اُس کے فیصلوں پر نظر ثانی کرنے والا نہیں ہے، اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے))))سُورت الرعد(13)/آیت 41،

اور اپنے احکام کی خبر اپنے بندوں تک اپنے رسولوں کے ذریعے پہنچا چکا ہے، اور مکمل طور پر پہنچا چکا ہے کہ لوگوں کے لیے اللہ کے سامنے کوئی بہانہ نہیں رہا،

((((رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللهُ عَزِيزًا حَكِيمًا:::(ہم نے بھیجے)خوش خبریاں سنانے والے اور خوف زدہ کرنے والے رسول، تاکہ ان رسولوں کے (آنے اور تبلیغ کر دینے کے) بعد لوگوں کے لیے اللہ کے سامنے کوئی حجت نہ رہے، اور اللہ بہت زبردست، حِکمت والا ہے))))سُورت النِساء(4)/آیت 165،

اور اس کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی زبان مُبارک سے شرعی امور سے متعلق جو کچھ ادا ہوا، وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحی کے مطابق ہی ہوا ہے،

((((وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى O إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى O عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى:::(ہم نے بھیجے) اور وہ (محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم) اپنی خواہش کے مطابق بات نہیں فرماتے O اُن کی بات تو صِرف اُن کی طرف کی گئی وحی ہے O جو وحی انہیں بہت زیادہ قوت والے (فرشتے جبریل) نے سکھائی))))سُورت النجم(53)/آیات 3،4،5،

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے فیصلوں کو ماننا اِیمان کی لازمی شرط قرار دِیا ہے، پس جو کوئی اُن صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے احکام اور فیصلوں کو نہیں مانتا وہ اللہ کے ہاں اِیمان والوں میں نہیں ہے،

((((فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا:::اور آپ کے رب کی قسم، یہ لوگ ہر گز اُس وقت تک اِیمان والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اِختلافات میں آپ کو حاکم نہ بنائیں اور پھر آپ کے فرمائے ہوئے فیصلے اور حکم کے بارے میں اپنے اندر کوئی پریشانی محسوس نہ کریں اور خود کو مکمل طور پر (آپ کے فیصلوں کے) سُپرد کر نہ دیں))))سُورت النِساء (4)/آیت 65،

[[[اس موضوع کی کچھ تفصیل ۔http://bit.ly/14UEiyS۔پر پڑھنا مت بھولیے گا [[[

اب کِسی کی گمراہ عقل """یہ کیسے ممکن ہے ؟""" کی کسوئی پر عمل پیرا رہے تو یہ اس کی عقل میں فتور کی نشانی ہے، نہ کہ معاذاللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اس کے انبیاء علیہم السلام میں سے کِسی کو دی گئی کِسی خبر یا کِسی حکم کے غلط ہونے کی،

اپنی ذاتی عقل کو قُران کریم اور سنت شریفہ کو سمجھنے اور قبُول یا رد کرنے کا معیار بنا کر قُران کریم کی آیات مُبارکہ کی تاویلات کرنے والے، اور صحیح ثابت شُدہ سنت مُبارکہ کو رد کرنے والے، اور ان کی سوچ و فِکر سے متاثر ہونے والوں کو یہ اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیے کہ اُن کی عقلیں اللہ اور اس کے خلیل محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے فرامین مُبارکہ اور افعال شریفہ کی پرکھ نہیں ہیں،

گو کہ اعتراض کرنے والے کی طرف سے نقل کی گئی دُوسری حدیث کا مسئلہ یہاں تک کی بات چیت میں بھی بالکل واضح ہو جاتا ہے، لیکن پھر بھی مزید تسلی کے لیے، اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا، اور اب ایک دفعہ پھر دہراتا ہوں کہ """قاعدے قانون اور اصول کی بات ہے کہ جب کِسی ایک مسئلے کو سمجھا جانا ہو تو اُس کے بارے میں صِرف کِسی ایک ہی جگہ میں مذکورہ کِسی ایک روایت یا چند ایک روایات کو دیکھ کر اُس پر حکم صادر کر دینا سوائے جہالت اور گمراہی کے کچھ اور نہیں ہوتا، جیسا کہ اعتراض کرنے والے کی کاروائی ہے """

اِن شاءاللہ ہم اس قاعدے اور قانون کے مطابق """چھپکلی """ کو قتل کیے جانے کے حکم والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

احادیث شریفہ کا کچھ اور جگہوں سے بھی مُطالعہ کرتے ہیں،

::: چھپکلی کو قتل کیے جانے کے حکم کا بیان، صحیح ثابت شُدہ احادیث مُبارکہ کی روشنی میں :::

::::: (1) ::::: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہُ و اَرضاہُ کے صاحبزادے عامر رحمہُ اللہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ((((أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا::: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے چھپکلیوں کو قتل کرنے کا حکم دِیا اور چھپکلی کو فاسق قرار دِیا)))) صحیح مُسلم/حدیث 5981/کتاب السلام/باب 38، سنن ابو داؤد /حدیث 5264/کتاب الادب/باب 176 فِي قَتْلِ الأَوْزَاغِ، اِمام الالبانی رحمہُ اللہ نے صحیح قرار دِیا،

::::: (2) ::::: اِیمان والوں کی امی جان عائشہ رضی اللہ عنہا و اَرضاھا نے کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ((((الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ::: چھپکلی فاسق ہے)))) سنن النسائی/حدیث 2899/کتاب الحج/باب 85 میں بھی ہے، اور امام الالبانی رحمہُ نے صحیح قرار دِیا ہے۔

::::: (3) ::::: سائبہ رحمہا اللہ، جو کہ الفاکہ بن المغیرہ رحمہُ اللہ کی باندی تھیں، کا کہنا ہے کہ وہ ایک دفعہ اِیمان والوں کی امی جان عائشہ رضی اللہ عنہا و اَرضاھا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے امی جان عائشہ کے گھر میں ایک (نیزہ یا) برچھی رکھی ہوئی دیکھی، تو سائبہ نے عرض کی """اے اِیمان والوں کی امی جان، اس کے ساتھ آپ کیا کرتی ہیں؟"""،

تو امی جان عائشہ رضی اللہ عنہا و اَرضاھا نے فرمایا """ہم اس کے ساتھ چھپکلیوں کو قتل کرتے ہیں""" (اور مزید فرمایا)،

((((فَإِنَّ نَبِىَّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا أُلْقِىَ فِى النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِى الأَرْضِ دَابَّةٌ إِلاَّ أَطْفَأَتِ النَّارَ غَيْرَ الْوَزَغِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بِقَتْلِهِ::: کیونکہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ہمیں یہ خبر فرمائی کہ جب ابراہیم (علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

السلام) کو آگ میں ڈالا گیا تو (جائے وقوع کے قریب) زمین میں پر چلنے والا (رینگنے والا) کوئی ایسا جانور نہ تھا جس نے آگ بجھائی (کی کوشش) نہ (کی) ہو، سوائے چھپکلی کے، یہ ابراہیم علیہ السلام پر آگ (کو تیز کرنے کے لیے) پھونکتی رہی، لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم فرمایا)))) سنن ابن ماجہ ۔حدیث 3353/کتاب الصید/باب 12، امام الالبانی رحمہُ اللہ نے صحیح قرار دِیا،

یہ حدیث شریف کچھ اور اِلفاظ کے اضافے کے ساتھ سنن النسائی/کتاب الحج/باب 85 میں بھی ہے، اور امام الالبانی رحمہُ نے صحیح قرار دِیا ہے، ان شاء اللہ اِس کا مکمل ذِکر، اعتراض کرنے والے کی نقل کی ہوئی تیسری حدیث شریف کے مطالعے میں کروں گا،

:::::(4)::::: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہُ وأرضاہُ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ((((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِى أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِى الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِى الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ ::: جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں قتل کیا اُس کے لیے سو نیکیاں لکھی دی جاتی ہیں، اور دُوسری ضرب میں قتل کرنے سے اُس سے کم، اور تیسری ضرب میں قتل کرنے پر اُس سے بھی کم)))) صحیح مُسلم/حدیث 5984/کتاب السلام/باب 38،

:::: مذکورہ بالا، صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ میں مذکور خبروں اور احکام کا خلاصہ :::::

⇦⇦⇦ ابھی تک کے مطالعے سے یہ سامنے آیا کہ تین مختلف صحابہ، اُم شریک، سعد بن ابی وقاص، اور اِیمان والوں کی امی جان عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے """ چھپکلیوں """ کو قتل کرنے کا حکم دِیا،

اور، ☜ امی جان عائشہ رضی اللہ عنہا وأرضاھا اِس حکم مُبارک پر عمل پیرا رہتی تھیں،

⇦⇦⇦ دو صحابہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہُ وأرضاہُ، اور اِیمان والوں کی امی جان عائشہ رضی اللہ عنہا وأرضاھا نے یہ خبر دی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے " چھپکلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

" کو " فاسق " قرار دِیا، اور اسے قتل کرنے کا حکم دِیا،

⇦⇦⇦ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہُ نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے چھپکلی کو پہلے ہی وار میں قتل کرنے کے بدلے میں سو نیکیاں ملنے کی خوشخبری سنائی،

]]]]] اعتراض کرنے والے کے کُتوں کو قتل کرنے کے حکم پر اعتراض کے جواب میں، میں نے لکھا تھا کہ :::

""""" اعتراض کرنے والے سے گذارش ہے کہ اپنی لکھی ہوئی بات """کیونکہ ایک روایت آپ کی یہ بھی کہتی ہے کہ ان جانوروں کو پہلی ضرب سے مارنے کا ثواب دُوسری ضرب سے مارنے سے زیادہ ہے۔""" ، کا کوئی ثبوت سامنے لائے، اِن شاء اللہ اُس کی حقیقت بھی واضح کر دی جائے گی ۔"""""،

پہلی دفعہ میرا یہ پیغام 7 فروری 2013 کی رات میں نشر کیا گیا،

جس کے دو دِن بعد، بتاریخ 9 فروری 2013 کی دوپہر میں اعتراض کرنے والے نام نہاد قُرانی قوت صاحب کی طرف سے بہانہ کیا گیا کہ ان سے فائل ڈاون لوڈ نہیں ہو پا رہی،

لہذا نئی جگہ پر فائل چڑھا کر میں نے، اُسی دِن کی شام کی ابتداء میں اس نئی جگہ کا ربط بھی مہیا کر دِیا،

اور اب یہ تحریر لکھتے وقت تقریباً 6 دن گذر چکے ہیں، اور اس شخص کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں، اور اِن شاء اللہ اِسلامی علوم کے مطابق کوئی جواب آنے والا بھی نہیں،

آپ صاحبان دیکھ لیجیے کہ، میری طرف سے مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں سے چوتھے نمبر پر مذکورہ حدیث شریف وہ حدیث شریف ہے جس میں ایک جانور """چھپکلی """ کو پہلے وار میں قتل کرنے کا ثواب دُوسرے وار میں قتل کرنے سے زیادہ بیان فرمایا گیا ہے،

اور اعتراض کرنے والے نے اس حدیث شریف کے بارے میں بد دیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے اُن سب جانوروں کے بارے میں بتایا جن کے قتل کے حکم والی احادیث مُبارکہ پر اس نے اعتراض کیے، جبکہ اِس مذکورہ بالا حدیث شریف میں اِن جانوروں میں سے کہیں کِسی کا کوئی ذِکر

نہیں،،،لہذا،،،،،میرا سوال اب بھی باقی ہے [[[[

الحمد للہ ، یہاں تک اعتراض کرنے والے کی طرف نقل کردہ پہلی اور چوتھی ، اور پھر دُوسری حدیث شریف پر کیے گئے اعتراضات کی ٹارگٹ کلنگ مکمل ہوئی ،اس کے بعد اِن شاء اللہ ہم اس کی نقل کردہ تیسری حدیث شریف ، اور اس میں دے گئے حکم کا مُطالعہ کریں گے ، اور اس پر کیے گئے اعتراض کی ٹارگٹ کلنگ ، باذن اللہ۔

"""صحیح سُنّت شریفہ کے اِنکاریوں کے اعتراضات کی ٹارگٹ کلنگ ، تیسرا فائر"""

اب ہم اُس حدیث شریف کا مُطالعہ کریں گے جو اعتراض کرنے والے نے اپنے مضمون کے سرورق کے بعد پہلے صفحے میں تیسرے نمبر پر نقل کی ہے ، اور جس میں سانپوں کو قتل کرنے کا حکم ہے ، حدیث شریف درج ذیل ہے:::

سالم رحمہُ اللہ ، عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہُ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہما وأرضاہُما نے فرمایا کہ ، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو منبر پر خطاب فرماتے ہوئے سُنا کہ (((((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ ، فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ:::سانپوں کو قتل کردو ، اور دو دھاری والے اور چھوٹی دُم والے سانپ کو بھی قتل کردو کیونکہ یہ دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں))))) صحیح البُخاری/حدیث 3297/کتاب بدء الخلق/باب 14،

اعتراض کرنے والے نے حسبِ معمول اس حدیث شریف کا بھی صِرف ترجمہ ہی لکھا ہے ، اور ترجمے کے آخر میں اپنی جہالت کے اعتراف کو دو قوسوں میں نمایاں کرتے ہوئے یوں لکھا ہے (نہ جانے کیسے)،

الحمد للہ ، جس نے ایک اور دفعہ اُس شخص کی عقل پرستی ، اور پھر اُسی عقل کی جہالت کا اعتراف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اُسی شخص کے اِلفاظ میں کروا کر اُس کی عقل کی کم مائگی کو پھر سے واضح فرمایا،

محترم قارئین، اگر یہ اعتراض کرنے والا شخص، خود سے مُطالعہ کرنے والا ہوتا، یا حق کی تلاش میں ہوتا، تو صحیح بخاری شریف کے ان ابواب کا مُطالعہ کرتا جن کے حوالے دیے ہیں تو اسے اعتراض کرنے کی حاجت نہ رہتی،،، یا،،، پھر وہی بات،،، کہ یہ شخص یا جن کی یہ پیروی کر رہا ہے، وہ لوگ جان بوجھ کر، اللہ کے دِین کے دُوسرے مصدر، اللہ کی طرف سے مقرر کردہ مفسر ءِ قُران، شارحِ ءِ قران، اور قران کا بیان فرمانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی سُنّت مُبارکہ کے بارے میں شکوک و شبہات پھیلاتے ہیں، تاکہ جس طرح چاہیں قُران کریم کی معنی تحریف کرتے چلیں، اور قُران مجید کا نام لے کر مسلمانوں کو راہءِ حق سے دُور لے جائیں اور وہ مسلمان یہ ہی سمجھتا رہے کہ وہ تو اللہ کی کتاب پر عمل کر رہا ہے،

قارئین کرام، اسی حدیث کے بعد والی حدیث سارے معاملے کو واضح کر دینے والی ہے،

1427 ہجری یعنی 2006 عیسوئی میں، میں نے ایک کتاب بعنوان """وہ ہم میں سے نہیں """ شروع کی تھی، جو ابھی تک تکمیل کے آخری مراحل میں سے گذرنے کے انتظار میں ہے، الحمد للہ، اس کتاب میں، اس کے عنوان کے مطابق مطالعے کی فہرست میں آنے والی حدیث شریف رقم 9 کے ضمن میں وہ تمام معلومات میسر تھیں جو اس شخص کے اعتراض کے جواب میں اِن شاءاللہ کافی و شافی ہوں گی،

لہٰذا، اُسی کتاب میں سے اس موضوع سے متعلق مواد میں یہاں پیش کرتا ہوں، جو کہ اِن شاءاللہ کافی، بلکہ اِن شاءاللہ کافی سے بھی زیادہ رہے گا، ملاحظہ فرمایے، اور خصوصی گذارش ہے کہ بہت توجہ سے پڑھیے اور بار بار پڑھیے، یہاں تک کہ ہر ایک بات کی سمجھ آجائے، اور اگر، اپنی ذاتی سوچوں اور اپنی عقل پرستی سے ہٹ کر اِسلامی علوم میں مقرر شُدہ قوانین کی روشنی میں کوئی اشکال ہو تو براہ مہربانی کِسی جھجھک کے بغیر سامنے لایے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نواں کام 9

::::: سانپوں کو اُن کی طرف سے انتقام لیے جانے کے خوف سے قتل نہ کرنا :::::

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ُ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿ إِقتلوا الحيَّات كلّهُن ، فَمَن خافَ ثأرَهُنَّ فَلَيس مِنّا ::: سب سانپوں (چھپکلیوں وغیرہ) کو قتل کرو اور جو اُنکے انتقام سے ڈرا (اور اِس ڈر کی وجہ سے اُنکو قتل نہ کیا) تو وہ ہم میں سے نہیں ﴾ سنن أبو داؤد/حدیث 5238/أبواب السلام/باب 33 باب فی قتل الحیات، سُنن النسائی/حدیث 3193/ کتاب الجھاد/باب 48، صحیح الجامع الصغیر و زیادتہ/ حدیث 1149/المشکاۃ 4140،

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا ::: جب سے ہم نے اُن (یعنی سانپوں) کے ساتھ لڑائی شروع کی ہے ہم نے اُنہیں سلامتی نہیں دی جس نے اُن (سانپوں) کو (اُنکے انتقام کے) ڈر کی وجہ سے قتل نہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ﴾ سنن أبی داؤد/ حدیث 5237/کتاب الادب/أبواب السلام/ باب باب فی قتل الحیات ، اور امام ابو داؤد رحمہُ اللہ کی اس روایت کو امام الالبانی رحمہُ اللہ نے صحیح قرار دِیا،

أبو ھُریرہ رضی اللہ عنہُ و أرضاہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا ::: جب سے ہم نے اُن (یعنی سانپوں) کے ساتھ لڑائی شروع کی ہے ہم نے اُنہیں سلامتی نہیں دی جس نے اُن (سانپوں) کو (اُنکے انتقام کے) ڈر کی وجہ سے قتل نہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ﴾ تعلیقات الحسان علیٰ صحیح ابن حبان/حدیث 5615/کتاب الحظر و الإباحۃ / باب 4 ، سنن أبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داؤد/حدیث 5250/کتاب الادب/أبواب السلام/ باب باب فی قتل الحیات، امام الالبانی رحمہُ اللہ نے امام ابو دواد رحمہُ اللہ کی روایت کو حسن صحیح قرار دِیا، اور اِمام ابن حبان رحمہُ اللہ کی اِس روایت کو حسن اور گواہ کے طورپر صحیح کہا ہے،

فقہ الحدیث ::: حدیث کی تشریح اور أحکام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی ہر بات اُن صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی اُمت کے لیے سبق رکھتی ہے اور خاص طور پر عقیدے کی اِصلاح کے لیے خاص مفہوم رکھتی ہے، اُوپر بیان کی گئی دونوں اَحادیث شریفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے ایک شرکیہ عقیدے کا اِنکار فرمایا، اور اُس کو رَد فرماتے ہوئے اپنی اُمت کے عقیدے کی درستگی کے لیے یہ اِرشاد فرمایا ہے ﴿فَمَن خَافَ ثَأرهُنَّ فَلَیس مِنّا ::: اور جو اُن کے انتقام سے ڈرا (اور اِس ڈر کی وجہ سے اُن کو قتل نہ کیا) تو وہ ہم میں سے نہیں﴾ اور ﴿مَن تَرَكَ قَتل شیء مِنهُنَّ خِیفَةً فَلیس مِنا ::: جِس نے اُن (سانپوں) کو (اُنکے انتقام کے) ڈر کی وجہ سے قتل نہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں﴾،

یہ وضاحتیں اِس لیے بیان فرمائیں کہ اُس وقت کے معاشرے میں یہ عقیدہ پایا جاتا تھا کہ سانپ کو مارنے سے اُس سانپ کے رشتہ دار مارنے والے سے انتقام لیتے ہیں، اور اِس عقیدے کی وجہ سے لوگ سانپوں کو مارنے سے ڈرتے تھے، اور یہ بات آج بھی ہے، ہمارے معاشرے میں اکثر زبانوں، اور کتابوں میں اِس قِسم کی کہانیاں ملتی ہیں جو اِس عقیدے کی غماز ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق جاننے اُسے قُبول کرنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور اُسی پر ہمارا خاتمہ فرمائے،

اوپر بیان کی گئی أحادیث میں ہر قِسم کے سانپوں کو قتل کرنے کا حُکم ملتا ہے، اور چند دُوسری اَحادیث میں دو قسم کے سانپوں کے لیے الگ حُکم ملتا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

:::::(1)::::: جِن میں سے ایک قِسم کے سانپ کو مارنے سے منع کیا گیا، لہذا اِس معاملے میں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ہر قِسم کے سانپوں میں سے ایک قِسم کے سانپوں کو نہیں مارا نہیں جائے گا،

:::::(2)::::: اور ایک قِسم کے سانپوں کو مارنے سے پہلے اُن سانپوں کو تنبیہ (warning) کی جائے گی،

:::::کِس قِسم کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت ہے:::::

:::::(1)::::: اِیمان والوں کی والدہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ((((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- نَهَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ إِلاَّ الأَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَخْطَفَانِ - أَوْ قَالَ يَطْمِسَانِ - الأَبْصَارَ وَيَطْرَحَانِ الْحَمْلَ مِنْ بُطُونِ النِّسَاءِ وَمَنْ تَرَكَهُمَا فَلَيْسَ مِنَّا::: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے گھروں میں پائے جانے والے جِنّان کو قتل کرنے سے منع فرمایا، سوائے اُس کے جس کی دُم بہت چھوٹی سی ہوتی ہے اور وہ جِس کی کمر پر دو دھاریاں بنی ہوتی ہیں، کیونکہ یہ (دونوں) بینائی کو چھین لیتے ہیں، یا فرمایا کہ، مٹا دیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹ سے حمل گرا دیتے ہیں اور بینائی ختم کر دیتے ہیں)))) مُسند أبي يعلى الموصلي/حدیث ۴۳۴۱/مُسند عائشہ رضی اللہ عنہا کی دُوسری حدیث، مُسند أحمد/حدیث ۲۴۵۱۱/حدیث عائشہ رضی اللہ عنھا کی پہلی حدیث، اِس حدیث کے بارے میں إِمام أبو بکر الھیثمی نے کہا"""أحمد کی روایت کے راوی صحیح روایات والے ہیں"""، بحوالہ المجمع الزوائد/کتاب الصید والذبائح/باب النھی عن قتل عوامر البیوت/باب ۳۲۔

:::::(2)::::: سعید ابن المسیب رحمہُ اللہ کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت ()اِیمان والوں کی والدہ محترمہ امی جان عائشہ رضی اللہ عنہا و أرضاھا کے پاس حاضر ہوئی تو ان کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا، اُس نے پوچھا، اے ایمان والوں کی امی جان، آپ اِس سے کیا کرتی ہیں، تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

انہوں نے اِرشاد فرمایا""" یہ چھپکلیوں (کو قتل کرنے) کے لیے ہے """،

کیونکہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا ((((أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَىْءٌ إِلاَّ يُطْفِئُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلاَّ هَذِهِ الدَّابَّةُ، فَأَمَرَنَا بِقَتْلِهَا ، وَنَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ إِلاَّ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يُطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ::: کہ جب ابراہیم (علیہ السلام) کو آگ میں ڈالا گیا تو (جائے وقوع کے قریب) زمین میں پر چلنے والا (رینگنے والا) کوئی ایسا جانور نہ تھا جس نے آگ بجھائی (کی کوشش)نہ (کی) ہو ، سوائے چھپکلی کے، یہ ابراہیم علیہ السلام پر آگ (کو تیز کرنے کے لیے) پھونکتی رہی، لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم فرمایا، اور ہمیں جِنّان کو قتل کرنے سے منع فرمایا، سوائے دو دھاری والے کے، اور چھوٹی دُم والے کے کیونکہ یہ دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں اور جو کچھ عورتوں کے پیٹ میں ہوتا ہے وہ گرا دیتے ہیں))))سُنن النسائی /حدیث 2844/کتاب الحج/باب 85،امام الالبانی رحمہُ اللہ نے صحیح قرار دِیا،

:::::(3)::::: ابن ابی مُلیکہ رحمہُ اللہ کا کہنا ہے کہ ، عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہما و اَرضاھُما سب ہی سانپوں کو قتل کر دِیا کرتے تھے، پھر انہوں نے ایسا کرنے سے منع کر دِیا اور (منع کرنے کا سبب بتاتے ہوئے)فرمایا ((((إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ::: نبی صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اُن کے باغ کی دیوار گرائی تو اُس (دیوار) میں ایک سانپ کی اتاری ہوئی کھال دیکھی ، تو اِرشاد فرمایا، دیکھو کہ سانپ کہاں ہے ؟ ، صحابہ نے سانپ دیکھ لیا، تو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے)اِرشاد فرمایا، اُسے قتل کر دو))))،

اس لیے میں سانپوں کو قتل کیا کرتا تھا، پھر (ایک دفعہ) میری ملاقات ابو لبابہ (البدری رضی اللہ عنہُ) سے ہوئی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اِرشاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

فرمایا ((((لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ ::: جِنّان کو قتل مت کرو، سوائے اس کے جس کی دُم کٹی ہوتی ہے، (یا اتنی چھوٹی ہوتی ہے گویا کہ کٹی ہوئی ہو)، اور سوائے اُس کے جِس کی کمر پر دو دھاریاں نبی ہوتی ہیں، کیونکہ یہ (دونوں قِسم کے سانپ) حمل ضائع کر دیتے ہیں ، اور بینائی ختم کر دیتے ہیں)))) صحیح البُخاری/حدیث 3311/کتاب بدء الخلق/باب 15، صحیح مُسلم/ حدیث 2233/کتاب قتل الحیات و غیرہ/پہلا باب، اُوپر لکھے ہوئے اِلفاظ صحیح البُخاری کی روایت کے ہیں،

اور سُنن ابی داؤد میں اس کے یہ اِلفاظ ہیں کہ ((((نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ ::: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم) نے جِنّان جو کہ گھروں میں ہوتے ہیں، انہیں قتل کرنے سے منع فرمایا، سوائے اس کے کہ وہ جِنّان دو دھاری والوں میں سے ہو، اور چھوٹی دُم والا ہو، کیونکہ یہ دونوں (قِسم کے سانپ) بینائی چھین لیتے ہیں، اور جو کچھ عورتوں کے پیٹ میں ہوتا ہے نکال دیتے ہیں)))) سُنن ابو داؤد/حدیث 5255/کتاب الادب/باب 175،

اِس حدیث شریف سے ہمیں یہ بھی پتہ چلا کہ پہلے ہر قِسم کے سانپوں کو مارنے کا عام حکم فرمایا گیا تھا، پھر اُس حکم میں تبدیلی فرما کر اُسے مُقیّد فرما دِیا گیا،

اِمام ابن حجر العسقلانی رحمہُ اللہ نے فتح الباری شرح صحیح البُخاری میں لکھا:::

""" جِنّان ::: جان کی جمع ہے، اور جان چھوٹے سے باریک ہلکے وزن والے سانپ کو کہتے ہیں ، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جان وہ سانپ ہوتا ہے جو باریک اور سفید رنگ کا ہوتا ہے """،

اِمام الترمذی رحمہُ اللہ نے ابن المُبارک رحمہُ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ """ جان وہ سانپ ہے جو چاندی کے طرح (چمکدار رنگت والا) ہوتا ہے، اور اُسکی چال سیدھی ہوتی ہے """،

عام طور پر """ جِنّان """ سے مُراد چھوٹے سانپ ہوتے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبتَر ::: اُس سانپ کو کہا جاتا ہے جِس کی دُم چھوٹی سی ہوتی ہے، اور عموماً اُس کی رنگت نیلی سی ہوتی ہے،

ذی طفیتین ::: وہ سانپ جِس کی پُشت پر دو سُفید یا سُفیدی مائل دھاریاں ہوتی ہیں،

مذکورہ بالا سب احادیث شریفہ کے مُطالعہ سے یہ مسئلہ واضح ہوا کہ گھروں میں دِکھائی دینے والے سانپوں میں سے دو دھاری والے، اور چھوٹی دُم والے سانپوں کو فوراً قتل کر دیا جانا چاہیے کیونکہ یہ سانپ دو خوفناک کام کرتے ہیں،

:::::(1)::::::: بینائی ختم کر دیتے ہیں، اور،

:::::(2)::::::: حاملہ عورتوں کا حمل گِرا دیتے ہیں،

اس کے بعد گھروں میں دِکھائی دینے والے سانپوں کو قتل کرنے کے حکم میں سے ایک احتیاطی کاروائی، کے حکم کے بارے میں مُطالعہ کریں گے، وہ احتیاطی کاروائی گھروں میں دِکھائی دینے والے سانپوں کو قتل کرنے سے پہلے انہیں تنبیہ کرنے کی ہے،

:::::کِن سانپوں کو تنبیہ کی جائے گی:::::

یہاں سے آگے چلنے سے پہلے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ کچھ ایسے لوگوں کے شبہات کا جواب دیا جائے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم، اور بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے فرامین مُبارکہ کو اپنی ناقص اور جہالت زدہ عقلوں کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اور اس میں علمیت کا رنگ بھرنے کے لیے انہیں جدید سائنسی علوم کی معلومات کے مطابق پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں،

اور اگر اپنی جہالت کی وجہ سے ایسی کوئی معلومات حاصل نہ کر سکیں تو معاذ اللہ صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ کا تو اِنکار ہی کر ڈالتے ہیں اور قُران کریم کی آیات مُبارکہ کی باطل تاویلات کرنے لگتے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جبکہ قُرآن کریم اور صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ سائنسی معلومات کا ذریعہ نہیں ہیں، اور ان پر """ایمان بالغیب"""رکھنے کا حکم ہے، لیکن اس کی توفیق ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی، خاص طور پر کسی ایسے کو تو نہیں ہوتی جو اپنی عقل، ذاتی سوچ و فکر اور مادی علوم کو اللہ اور اس کی خلیل محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اقوال اور افعال کی جانچ کی کسوٹی بناتا ہے،

ایسے ہی جاھلوں میں سے کچھ اِن صحیح ثابت شُدہ احادیث پر بھی اعتراض کرتے ہیں، کیونکہ ان کی عقلوں میں یہ بات نہیں آ پاتی کہ کوئی سانپ کس طرح کسی کی بینائی ضائع کر سکتا ہے؟؟؟ اور کس طرح کسی حاملہ عورت کا حمل گرا سکتا ہے؟؟؟

میں یہاں کچھ زیادہ تفصیلات ذِکر نہیں کروں گا، بس اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ جدید علوم میں سے جانوروں کی صِفات اور عادات سے متعلق علم میں یہ چیز معروف ہے کہ سانپوں میں ایسے بھی ہیں جو کافی فاصلے سے اپنا زہر فوارے کی صُورت میں پھینکتے ہیں، اور اگر وہ زہر کِسی کی آنکھ میں داخل ہو جائے، اور مناسب وقت کے اندر اندر اس کا کوئی علاج نہ کیا جائے تو اُس آنکھ کی بینائی ہمیشہ کے لیے جاری رہتی ہے،

ایسے سانپوں کو عام طور پر """Spitting Snakes,Rinkhals cobra, Ringhals cobra""" وغیرہ کہا جاتا ہے، اور ان کی کئی مختلف اقسام بتائی جاتی ہیں،

ان معلومات کو انٹرنیٹ پر بھی بڑی آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے، مثال کے طور پر درج ذیل لنکس:::

http://www.helium.com/items/2272293-snake-facts-rinkhals-cobra

http://www.britannica.com/EBchecked/topic/504089/ringhals

http://www.tigerhomes.org/animal/spitting-cobra.cfm

http://en.wikipedia.org/wiki/Snakebite

http://www.ajtmh.org/content/25/3/525.full.pdf

http://informahealthcare.com/doi/abs/10.3109/15563659309000372

اور عورتوں کا حمل گر جانے کے بارے میں درج ذیل لنکس دیکھیے:::

http://www.supplements.annemergmed.com/PDF/Pregnancy.pdf

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عربی سمجھنے والوں کے لیے درج ذیل لنک پر بہت شاندار اور مدلل معلومات میسر ہیں، جس میں اس قسم کے سانپوں کا حجاز کے علاقوں میں پائے جانے اور ان کے زہر کے ساتھ سائنسی طور پر تجربات کرنے کا ذِکر ہے۔

http://www.ebnmaryam.com/vb/t122787-2.html

عقل پرستوں کی جہالت اگر اس کا علم نہیں رکھتی تو یہ ان کی بد عقلی اور جہالت کی ایک اور کھلی نشانی ہے، نہ کہ صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ میں کِسی کمی کی، اور اگر وہ معلومات رکھتے ہیں تو پھر اس بات کی دلیل ہے کہ وہ لوگ جان بوجھ کر اللہ کے رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے خِلاف کام کر رہے ہیں، اور اپنے خبث باطن کو چھپانے کے لیے اللہ کی کتاب قُران مجید کا نام استعمال کرتے ہیں،

محترم قارئین، صحیح ثابت شُدہ احادیث مُبارکہ میں ایسی باتوں کا علم عطا فرمانا جن کا علم اس وقت کے اِنسانی معاشرے میں نہ تھا، اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ اس علم کے لیے جدید علوم میں سے گواہیوں کا میسر ہونا اس بات کے دلائل میں سے ہے کہ احادیث شریفہ اللہ کی طرف سے وحی کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی زبان مُبارک پر جاری ہوتی تھیں، اور یہ ہی وہ وحی ہے، جسے ہمارے عُلماء """وحی غیر متلو، یعنی تلاوت نہ کی جانے والی وحی """ کہتے ہیں، اور جِس کی گواہی خود اللہ جلّ وعلا نے یہ فرما کر دی کہ (((((وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى O إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى O عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى::: (ہم نے بھیجے) اور وہ (محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم) اپنی خواہش کے مطابق بات نہیں فرماتے O اُن کی بات تو صِرف اُن کی طرف کی گئی وحی ہےO جو وحی انہیں بہت زیادہ قوت والے (فرشتے جبریل) نے سکھائی)))) سُورت النجم (53)/آیات 3،4،5،

پس جو اپنی بد دماغی کو حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی پرکھ کی کسوٹی بناتا ہے وہ عملی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

طور پر اللہ کے اس فرمان کا اِنکار کرنے والا ہے، اور قُران کا مخالف ہے،

اِن احادیث شریفہ کی شرح کرنے والے ہمارے اِماموں رحمھم اللہ نے اِن کے بارے میں بہت صدیوں سے بہت شاندار قِسم کی علمی معلومات مہیا کر رکھی ہیں، اگر میں اُن سب کا ذِکر یہاں کرنے لگوں تو بات کافی لمبی ہو جائے گی، صِرف ایک امام ربانی، اِمام ابن القیم الجوزیہ رحمہُ اللہ کی پیش کردہ شرح میں سے ایک اقتباس پڑھتے ہیں:::

"""" وَلَا رَيْبَ أَنّ اللّهَ سُبْحَانَهُ خَلَقَ فِي الْأَجْسَامِ وَالْأَرْوَاحِ قُوًى وَطَبَائِعَ مُخْتَلِفَةً وَجَعَلَ فِي كَثِيرٍ مِنْهَا خَوَاصّ وَكَيْفِيّاتٍ مُؤَثّرَةً وَلَا يُمْكِنُ لِعَاقِلٍ إنْكَارُ تَأْثِيرِ الْأَرْوَاحِ فِي الْأَجْسَامِ فَإِنّهُ أَمْرٌ مُشَاهَدٌ مَحْسُوسٌ وَأَنْتَ تَرَى الْوَجْهَ كَيْفَ يَحْمَرّ حُمْرَةً شَدِيدَةً إذَا نَظَرَ إلَيْهِ مَنْ يَحْتَشِمُهُ وَيَسْتَحِي مِنْهُ وَيَصْفَرّ صُفْرَةً شَدِيدَةً عِنْدَ نَظَرِ مَنْ يَخَافُهُ إلَيْهِ وَقَدْ شَاهَدَ النّاسُ مَنْ يَسْقَمُ مِنْ النّظَرِ وَتَضْعُفُ قُوَاهُ وَهَذَا كُلّهُ بِوَاسِطَةِ تَأْثِيرِ الْأَرْوَاحِ وَلِشِدّةِ ارْتِبَاطِهَا بِالْعَيْنِ يُنْسَبُ الْفِعْلُ إلَيْهَا وَلَيْسَتْ هِيَ الْفَاعِلَةَ وَإِنّمَا التّأْثِيرُ لِلرّوحِ وَالْأَرْوَاحُ مُخْتَلِفَةٌ فِي طَبَائِعِهَا وَقُوَاهَا وَكَيْفِيّاتِهَا وَخَوَاصّهَا فَرُوحُ الْحَاسِدِ مُؤْذِيَةٌ لِلْمَحْسُودِ أَذًى بَيّنًا وَلِهَذَا أَمَرَ اللّهُ - سُبْحَانَهُ - رَسُولَهُ أَنْ يَسْتَعِيذَ بِهِ مِنْ شَرّهِ وَتَأْثِيرُ الْحَاسِدِ فِي أَذَى الْمَحْسُودِ أَمْرٌ لَا يُنْكِرُهُ إلّا مَنْ هُوَ خَارِجٌ عَنْ حَقِيقَةِ الْإِنْسَانِيّةِ وَهُوَ أَصْلُ الْإِصَابَةِ بِالْعَيْنِ فَإِنّ النّفْسَ الْخَبِيثَةَ الْحَاسِدَةَ

تَتَكَيّفُ بِكَيْفِيّةٍ خَبِيثَةٍ وَتُقَابِلُ الْمَحْسُودَ فَتُؤَثّرُ فِيهِ بِتِلْكَ الْخَاصّيّةِ وَأَشْبَهُ الْأَشْيَاءِ بِهَذَا الْأَفْعَى فَإِنّ السّمّ كَامِنٌ فِيهَا بِالْقُوّةِ فَإِذَا قَابَلَتْ عَدُوّهَا انْبَعَثَتْ مِنْهَا قُوّةٌ غَضَبِيّةٌ وَتَكَيّفَتْ بِكَيْفِيّةٍ خَبِيثَةٍ مُؤْذِيَةٍ فَمِنْهَا مَا تَشْتَدّ كَيْفِيّتُهَا وَتَقْوَى حَتّى تُؤَثّرَ فِي إسْقَاطِ الْجَنِينِ وَمِنْهَا مَا تُؤَثّرُ فِي طَمْسِ الْبَصَرِ كَمَا قَالَ النّبِيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فِي الْأَبْتَرِ وَذِي الطّفْيَتَيْنِ مِنْ الْحَيّاتِ إنّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْهَا مَا تُؤَثِّرُ فِي الْإنسانِ كَيْفِيَّتُهَا بِمُجَرَّدِ الرُّؤْيَةِ مِنْ غَيْرِ اتِّصَالٍ بِهِ لِشِدَّةِ خُبْثِ تِلْكَ النَّفْسِ وَكَيْفِيَّتِهَا الْخَبِيثَةِ الْمُؤَثِّرَةِ وَالتَّأْثِيرُ غَيْرُ مَوْقُوفٍ عَلَى الِاتِّصَالَاتِ الْجِسْمِيَّةِ كَمَا يَظُنُّهُ مَنْ قَلَّ عِلْمُهُ وَمَعْرِفَتُهُ بِالطَّبِيعَةِ وَالشَّرِيعَةِ بَلْ التَّأْثِيرُ يَكُونُ تَارَةً بِالِاتِّصَالِ وَتَارَةً بِالْمُقَابَلَةِ وَتَارَةً بِالرُّؤْيَةِ وَتَارَةً بِتَوَجُّهِ الرُّوحِ نَحْوَ مَنْ يُؤَثِّرُ فِيهِ وَتَارَةً بِالْأَدْعِيَةِ وَالرُّقَى وَالتَّعَوُّذَاتِ وَتَارَةً بِالْوَهْمِ وَالتَّخَيُّلِ ، وَنَفْسُ الْعَائِنِ لَا يَتَوَقَّفُ أَعْمَى فَيُوصَفُ لَهُ الشَّيْءُ فَتُؤَثِّرُ نَفْسُهُ فِيهِ وَإِنْ لَمْ يَرَهُ وَكَثِيرٌ مِنْ الْعَائِنِينَ يُؤَثِّرُ فِي الْمَعِينِ بِالْوَصْفِ مِنْ غَيْرِ رُؤْيَةٍ وَقَدْ قَالَ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ { وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ } [الْقَلَمُ/آيۃ51]

وَقَالَ { قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ } ،

فَكُلُّ عَائِنٍ حَاسِدٌ وَلَيْسَ كُلُّ حَاسِدٍ عَائِنًا فَلَمَّا كَانَ الْحَاسِدُ أَعَمَّ مِنْ الْعَائِنِ كَانَتْ الِاسْتِعَاذَةُ مِنْهُ اسْتِعَاذَةً مِنْ الْعَائِنِ وَهِيَ سِهَامٌ تَخْرُجُ مِنْ نَفْسِ الْحَاسِدِ وَالْعَائِنِ نَحْوَ الْمَحْسُودِ وَالْمَعِينِ تُصِيبُهُ تَارَةً وَتُخْطِئُهُ تَارَةً ::: اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ سبحانہُ وتعالیٰ نے (مخلوق کے) جسموں اور روحوں میں مختلف طبیعتیں اور قوتیں بنائی ہیں،اور ان میں سے بہت سی (طبیعتیں اور قوتیں عام معمول سے دُور رکھتے ہوئے) خاص اور اثر کرنے والی بنائی ہیں،کسی (دُرُست) عقل والے کے لیے اس بات کا امکان نہیں ہے کہ وہ روح کے (کسی دُوسرے)اجسام میں اثر ہونے کا اِنکار کرے کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جو مشاھدہ میں ہے اور احساس کی حدود میں ہے ، پس تم دیکھتے ہو کہ جب (کوئی) کسی ایسے شخص جو دیکھے جس سے وہ شرم کرتا ہو،جس کی حیاء کرتا ہو تو دیکھنے والا کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے (خاص طور پر مؤنث کے چہرے پر یہ اثر زیادہ نمایاں ہوتا ہے ، بشرطیکہ وہ حیاء والی ہو،فطرت کی اس خوبصورت دل نشین صِفت سے خود کو آزاد کرنے والی نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو) اور کہ جب (کوئی) کِسی ایسے شخص جو دیکھے جِس سے وہ ڈرتا ہو، تو دیکھنے والا کا چہرہ پیلا ہو جاتا ہے، اور یہ بھی لوگوں کے مشاھدے میں ہے کہ لوگ نظر کی وجہ سے بیمار پڑ جاتے ہیں، اور کمزور ہو جاتے ہیں، یہ سب کچھ روح کی تاثیر کے ذریعے ہوتا ہے،

اور رُوح کا ربط آنکھ کے ساتھ بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے رُوح کی تاثیر کو آنکھ سے منسوب کیا گیا، جب کہ (در حقیقت) آنکھ بذات خود اس قسم کی تاثیر کرنے والی چیز نہیں، بلکہ تاثیر رُوح کی ہوتی ہے، اور رُوحیں اپنی طبعیتوں، قوتوں، کیفیات اور خصوصیات میں (ایک دُوسرے سے) مختلف ہوتی ہیں، پس حسد کرنے والی رُوح محسود (جس سے حسد کیا جاتا ہے) کے لیے واضح طور پر نقصان پہنچانے والی ہوتی ہے، اِسی لیے اللہ سُبحانہُ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم) کو یہ حکم فرمایا کہ وہ (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم) حسد کرنے والوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کریں،

حسد کرنے والے کی محسود پر نقصان دہ تاثیر ایسا معاملہ ہے جس سے صِرف وہی اِنکار کر سکتا ہے جو اِنسانیت کی حقیقت (سمجھنے کی عقل و فراست) سے خارج ہو،

اور یہی (رُوحوں کی تاثیر) نظر لگنے کی اصلیت ہے،

برے نفس، حسد کرنے والے ہوتے ہیں ایسے نفوس بری کیفیات کے ہی حامل ہوتے ہیں، اور (جب) یہ محسود کے سامنے آتے ہیں تو اس بری کیفیت کا محسود پر اثر ہوتا ہے، اور ایسے نفوس کے جیسی چیزوں میں سب سے زیادہ قریبی چیز سانپ ہے، اس کا زہر اس میں قوت کے ساتھ خفیہ رہتا ہے، اور جب یہ سانپ اپنے دشمن کے سامنے آتا ہے تو اس کے غصے کی طاقت پھٹ پڑتی ہے، اور یہ بری اور نقصان دینے والی صِفت سے مغلوب ہو جاتا ہے، پس ان سانپوں میں سے کچھ تو ایسے ہوتے ہیں جِس کی یہ بری صِفت اس قدر طاقتور ہو جاتی ہے کہ وہ حمل تک گرا دیتے ہیں، اور ان سانپوں میں سے ایسے بھی ہیں جو بینائی ختم کر دیتے ہیں، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

وسلم نے اِرشاد فرمایا ہے، اور ان سانپوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنے نفس کی برائی کی قوت کی وجہ سے اِنسانوں پر کِسی مادی تعلق (ربط، اتصال) کے بغیر ہی اپنا اثر کر دیتے ہیں، اور (یاد رکھیے کہ ایسی) اثر پذیری کے لیے جسمانی ربط ضروری نہیں ہوتا، جیسا کہ طبعی اور شرعی علوم سے جاھلوں کا خیال ہے، بلکہ نفوس کا اثر بعض اوقات جسمانی تعلق ہونے سے ہوتا ہے، تو بعض اوقات صِرف آپنے سامنے ہو جانے سے ہوتا ہے، اور بعض اوقات صِرف نظر ملنے سے ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات کِسی روح کی دُوسرے کی طرف توجہ سے (جس کی طرف توجہ کی جائے) اثر ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات دعاؤں سے، اور بعض اوقات جھاڑ پھونک (دم وغیرہ) کرنے سے، اور بعض اوقات (شر اور شریر سے) پناہ طلب کرنے والے کلمات سے اثر ہو جاتا ہے، اور (تو اور) بعض اوقات تو صِرف (اپنے خود ساختہ، یا لاشعور کے بنائے ہوئے) وھم اور تخیل سے اثر ہو جاتا ہے،

اور نظر لگانے والا نفس کو اندھا پن (بھی) نہیں روکتا، کہ اگر کِسی (ایسے نفس والے) اندھے کو بھی کِسی چیز کے بارے میں بتایا جائے (جس چیز سے وہ حسد کرے) تو اُس کا (برا، نظر لگانے والا) نفس اُس چیز میں اثر کرتا، اور وہ اُس چیز کو دیکھ نہیں رہا ہوتا، اور (یہ معاملہ بھی مشاھدے میں ہے کہ) بہت سے نظر لگانے والے، کِسی کو دیکھے بغیر صِرف اُس کے بارے میں کچھ معلومات پا کر ہی اسے نظر کا شکار کر لیتے ہیں، اور (اسی لیے، اور اسی چیز کو سمجھاتے ہوئے) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے اِرشاد فرمایا ((((وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ ::: اور بالکل قریب تھا کہ کافر آپ کو اُن کی نظروں کے ساتھ پِھسلا دیں، جب انہوں نے (یہ) ذِکر (قُرآن کریم) سُنا)))) سُورت القلم / آیت 51،

اور اِرشاد فرمایا ہے ((((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ O وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ O وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ O وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ::: (اے محمد) کہیے میں صُبح کے رب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پناہ طلب طلب کرتا ہوں O اُس شر سے جو اُس نے تخلیق فرمایا O اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے O اور گانٹھوں (گرہوں) پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے O اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے)))) سُورت الفلق ،

پس (اللہ کے اس کلام کی روشنی میں بھی یہ ثابت ہوا کہ) ہر حاسد نظر لگانے والا ہوتا ہے ، اسی لیے نظر لگانے والا حاسدوں کی گنتی میں ہوتا ہے ، لہذا حاسد سے پناہ طلب کرنا ، نظر لگانے والے سے پناہ طلب کرنے کو شامل کر لیتا ہے ، اور نظر ایسا تیر ہوتی ہے جو حسد کرنے والے نفس میں سے محسود اور نظر کا شکار ہونے والے کی طرف نکلتا ہے ، جو تیر کبھی تو نشانے پر لگتا ہے اور کبھی نشانہ چُوک جاتا ہے """"""، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد/ فصل الرّدّ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ الْإِصَابَةَ بِالْعَيْنِ اور فصل الْحَاسِدُ أَعَمّ مِنَ الْعَائِنِ۔

پس واضح ہوا کہ کِسی مخلوق کا کِسی دُوسری مخلوق پر مختلف طور پر اثر انداز ہونا اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرامین سے ثابت شُدہ ہے ، اور ایسی ہی کچھ تاثیر کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی اِن مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں دی گئی ہے ،

جس کی تائید اللہ تبارک و تعالیٰ نے جدید علوم کے ذریعے بھی مہیا فرما دی ، اب اس کے بعد بھی اگر کوئی اِن صحیح ثابت شُدہ احادیث مُبارکہ کا انکار کرے ، یا ان پر اعتراض کرے تو میں یہی دُعا کرتا ہوں کہ اللہ جلّ وعلا اُن لوگوں کو ہدایت دے ، اور اگر اللہ تعالیٰ کی مشیئت میں اُن کے لیے ہدایت نہیں ہے تو اللہ جلّ جلالہُ اپنی ساری ہی مخلوق کو اُن لوگوں کے شر سے محفوظ فرما دے ،

::::: کن سانپوں کو تنبیہ کی جائے گی :::::

:::::(1)::::: عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہما و أرضاہُما کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ میں ایک سانپ کو قتل کرنے کی کوشش میں تھا کہ أبو لبابہ (رضی اللہ عنہُ) نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا ، تو میں نے کہا کہ ((((رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے سانپوں کو قتل کرنے کا حکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

فرمایا ہے))))،

تو اَبو لُبابہ (رضی اللہ عنہ ُ) نے کہا ((((إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، وَهِيَ الْعَوَامِرُ::: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے (تمام سانپوں کو مارنے کے حکم کے) بعد میں گھروں میں رہنے والے عوامر (یعنی گھروں میں رہنے والے جِنّات جو سانپوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں) کو قتل کرنے سے منع فرما دیا تھا)))) صحیح البُخاری/حدیث 3298/کتاب بدء الخلق/باب 14،

⇦⇦⇦ ایک اضافی فائدہ ::: اس حدیث شریف یہ بھی پتہ چلا کہ ہر صحابی رضی اللہ عنہ ُ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ہر بات کا پتہ نہیں ہوا کرتا تھا، جو کچھ اُس نے خود سے نہ سنا، اُس کے بارے میں تب ہی جانتا تھا جب اُسے اپنے کِسی دُوسری صحابی بھائی سے کوئی خبر ملتی، رضی اللہ عنہم اجمعین،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے جنّات کو قتل کرنے سے منع کرنے کا سبب بھی بیان فرمایا اور اپنی عادتِ مُبارک کے مُطابق اپنی اُمت پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے اُس کی مکمل وضاحت فرمائی، ملاحظہ فرمایے:::

اَبی سعید الخُدری رضی اللہ عنہ ُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ((((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلاَثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ::: مدینہ میں کچھ جن مُسلمان ہو چکے ہیں، لہذا جب تم لوگ گھروں میں کوئی سانپ دیکھو تو اُنہیں تین دفعہ تنبیہ کرو، اگر اس کے بعد بھی وہ نظر آئے تو اُسے قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ہے)))) صحیح مُسلم حدیث 2236، کتاب السلام/باب 37/قتل الحیات و غیرھا کی آخری حدیث،

اِن اَحادیث کی شرح میں لکھا گیا"""""اگر تین دفعہ تنبیہ کرنے اور گھر سے نکل جانے یا ظاہر نہ ہونے اور نُقصان نہ پہنچانے کا کہہ دینے کے بعد بھی وہ سانپ نظر آئے تو اُسے قتل کیا جائے گا، کیونکہ یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ وہ مسلمان جنوں میں سے نہیں، لہذا اُس کو قتل کرنا حرام نہیں

www.KitaboSunnat.com

، کیونکہ اس کو قتل کرنے کا حق مل گیا، اِس لیے اللہ تعالیٰ اُس کے رشتہ داروں میں سے کِسی کو بھی ہرگز یہ موقع نہیں دے گا کہ وہ قتل کرنے والے سے اِنتقام لے،

اِن اَحادیث شریفہ کے مفہوم کے بارے میں علماء کی دو رائے ہیں:::

:::::(1)::::: گھروں میں رہنے یا نظر آنے والے سانپوں کو قتل کرنے سے پہلے تنبیہ کرنے کا معاملہ صرف مدینہ کے گھروں کے لیے خاص ہے،

:::::(2)::::: اَحادیث کے عام اِلفاظ کے مطابق یہ حکم تمام دُنیا کے گھروں کے لیے ہے، رہا معاملہ گھروں سے باہر والے سانپوں کو تو اُن کو فوراً اور ہر حال میں قتل کرنے کا حکم واضح ہے اور اُس کی شرح میں سب کا اتفاق ہے """""، شرح إمام النووی علیٰ صحیح مُسلم، فتح الباری شرح صحیح البُخاری، التمھید لأبن عبدالبر۔

☜☜☜ یہاں ایک بات کی طرف توجہ دلانا ضروری خیال کرتا ہوں کہ سانپوں کو تنبیہ کرنے کے لیے کوئی خاص اِلفاظ کِسی صحیح حدیث میں نہیں ملتے، ایک ضعیف یعنی کمزور، نا قابل روایت ہے جِس کے اِلفاظ کو عام طور پر سانپوں کو تنبیہ کرنے کے لیے بطورِ سُنّت استعمال کیا جاتا ہے لیکن ایسا کرنا دُرست نہیں کیونکہ یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیٰ آلہ وسلم کے اِلفاظ کے طور پر ثابت شُدہ نہیں، لہٰذا ان اِلفاظ کو سُنّت سمجھنا اور سُنّت سمجھ کر استعمال کرنا دُرُست نہیں، وہ ضعیف (کمزور، نا قابل حُجت) درج ذیل ہے،

((((إذا ظهرت الحية في المسكن فقولوا لها:: إنا نسألكِ بعهد نوحٍ وبعهد سليمان بن داؤد أن لا تؤذينا، فإن عادت فأقتلوها::: اگر کِسی گھر میں سانپ نظر آئے تو اُسے کہو""" ہم تمہیں نوح اور سلیمان بن داؤد کے ساتھ کیے ہوئے عہد کے واسطے سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں نقصان مت پہنچانا"""، اگر یہ کہنے کے بعد بھی وہ واپس نظر آئے تو اُسے قتل کر دو)))) سُنن الترمذی حدیث 1483 / کتاب الأحکام و الفوائد / باب 2 ما جاء فی قتل الحیات، سُنن أبو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

داؤد حدیث 5249/أبواب السلام/باب 33 فی قتل الحیات، تفصیلات کے لیے إِمام الالبانی رحمہُ اللہ کی کتاب سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ 1507، ملاحظہ فرمایئے۔

الحمد للہ، یہاں تک کی معلومات کی روشنی میں یہ بالکل واضح ہو گیا کہ گھروں میں پائے جانے والے سانپوں کو قتل کرنے کا حکم مُقید ہے، اور گھروں سے باہر پائے جانے والے سانپوں کو قتل کرنے کا حکم عام ہے، اور جو دو قِسم کے سانپوں کے بارے میں یہ خبر دی گئی ہے کہ وہ بینائی ختم کر دیتے ہیں، اور حاملہ عورتوں کا حمل گرا دیتے ہیں، وہ خبر بالکل حق ہے، جس کا ثبوت قُرآن کریم میں سے بھی میسر ہوا، اور جدید علوم کی """جدید تحقیقات""" سے بھی، جن پر کچھ مسلمان، عملی طور پر، اللہ کے قُرآن اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے فرامین سے زیادہ اِیمان رکھتے ہیں۔ولا حول ولا قوۃ اِلا باللہ۔

قارئین کرام، اِن شاء اللہ یہ مذکورہ بالا معلومات، اعتراض کرنے والے کی طرف سے کیے گئے تمام اعتراضات کی حقیقت واضح کرتے ہوئے انہیں دور کرنے کا سبب ہوں گی، و للہ الحمد والمنۃ،

اس کے بعد ہم اس اعتراض کرنے والے کے مضمون میں لکھی گئی دیگر جاہلانہ باتوں کی طرف چلیں گے۔

"""صحیح سُنّت شریفہ کے اِنکاریوں کے اعتراضات کی ٹارگٹ کلنگ، چوتھا فائر"""

اعتراض کرنے والے نے اپنے اعتراضات کو تقویت پہنچانے کی کوشش میں، پہلے مُطالعہ کی جا چکی احادیث مُبارکہ کے علاوہ ایک اور صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف پر بھی محض اپنی ناقص اور جہالت زدہ گمراہ عقل، یا اللہ کے دِین کے دُوسرے مصدر، یعنی صحیح ثابت شُدہ سُنّت مُبارکہ سے دُشمنی جو کہ اللہ سے دُشمنی بنتی ہے، اُس دُشمنی کی بناء پر اعتراضات وارد کیے، اور لکھا:::

"""ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک فاحشہ عورت کا گزر ایک پیاسے کتے کے قریب سے ہوا جو کنویں کے کنارے بیٹھا ہانپ رہا تھا۔ قریب تھا کہ وہ پیاس کی شدت سے مر جاتا۔ اس عورت نے کیا کیا کہ اپنا موزہ اپنے دوپٹے میں باندھ کر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی مدد سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا۔اس نیکی کی بدولت اس کے بدکاری کے پیشے کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔ قارئین سوچنے کی بات ہے کہ یہ واقعہ آخر کِسی مقام اور کس زمانے کا ہے؟اور رسول اللہ ﷺ کو یہ واقعہ کس نے سنایا؟ اگر وحی نازل ہوئی تو وہ قُران میں کیوں موجود نہیں؟اور اگر کسی اور ہستی نے سنایا تو اسے کیسے علم ہوا کہ فاحشہ عورت کے سات گناہ معاف کر دیئے گئے۔۔۔؟؟؟ یا للعجب ! """،

اوراس کے علاوہ بھی اسی قسم کی بدعقلی والی قلا بازیاں لگائی ہیں، جو اس کے اعتراض نامے میں دیکھی جاسکتی ہیں،میں اِن شاء اللہ یہاں اُن سب کی حقیقت واضح کرتا ہوں،

سب سے پہلے تو آپ یہ ہی دیکھیے کہ اعتراض کرنے والے کی جہالت یا اندھے تعصب کی انتہاء ہے کہ اُس نے ایک حدیث شریف کے کسی ایسے ترجمے کو استعمال یا ہے ہے جِس میں مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا، اور پھر اِسی ترجمے کو لے کر اُس پر اعتراضات وارد کرتے ہوئے، اور پھر اپنے اعتراضات کو درست دکھانے کی کوشش میں اللہ جلّ وعلا کے کلام پاک کو اپنے مذموم مقصد کے لیے بے جا استعمال کرتے ہوئے، اور پھر ایسے مسلمانوں پر جو کہ بلا شک و شبہ اس اعتراض کرنے والے سے کہیں زیادہ سچے ، پکے ایمان والے ، صالح اور متقی تھے ، ایسے مسلمانوں پر جھوٹے خودساختہ الزامات لاگاتے ہوئے اپنے گناہوں میں اضافہ ہی اضافہ ہی کیا،

صحیح بخاری شریف کی جس حدیث شریف کا اس نے یہ مذکورہ بالا ترجمہ نقل کیا ہے وہ حدیث درج ذیل ہے:::

((((غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ ، قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ العَطَشُ ، فَنَزَعَتْ خُفَّهَا ، فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا ، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ المَاءِ ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ:::ایک زانیہ عورت کی بخشش کر دی گئی، (وہ عورت)ایک کتے کے پاس سے گذری جو ایک کنویں کے پاس (پیاس کے مارے)ہانپ رہا تھا،قریب تھا کہ پیاس اُس کتے کو مار ہی دیتی،تو اُس عورت نے اپنا (چمڑے کی جُراب نُما)جُوتا اُتار اور اُس جُوتے کو اپنی چادر کے ساتھ باندھا،اور (اُس جُوتے میں کنویں میں سے)اُس کتے کے لیے پانی نکالا،تو (اِس کام کی وجہ سے)اُس عورت کی بخشش کر دی گئی)))) صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بخاری شریف/حدیث 3321/کتاب بدء الخلق/آخری باب،

اعتراض کرنے والا اگر واقعتاً کچھ حق جاننے کا طلبگار ہوتا تو کم از کم اسی صحیح بخاری شریف کا تو مُطالعہ کرتا ، تو اُس کے لیے منقولہ بالا اعتراضات میں سے کم از کم پہلے اعتراض کی تو کوئی گنجائش نہ رہتی،

لہٰذا اِس طرح سابقہ تحقیق میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے ایک دفعہ پھر یہ ثابت ہوا کہ یہ شخص یا تو جاھل ہے اور یا پھر جان بوجھ کر رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی سُنّت شریفہ کے خِلاف کام کرتا ہے قارئین کرام، یہ واقعہ اِسی صحیح بخاری شریف میں، ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہُ سے ہی ایک اور جگہ بھی مذکور ہے اور اعتراض کرنے والے منقولہ بالا اعتراضات کا منہ ُتوڑنے والا ہے ، ملاحظہ فرمایے:::((((بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ ، إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ ، فَغُفِرَ لَهَا بِهِ::: ایک دفعہ ایک کتا ایک کنویں کے اِرد گِرد گھوم رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس اُس کتے کو مار ہی دیتی، کہ اُسے بنی اِسرائیل کی بدکار عورتوں میں سے ایک بدکار عورت نے دیکھا، تو اپنا (چمڑے کی جُراب نُما) جُوتا اُتار کر اُس کُتے کو پانی پلایا ، تو (اِس کام کی وجہ سے) اُس عورت کی بخشش کر دی گئی)))) صحیح بخاری شریف /حدیث 3467/کتاب الأنبیاء/آخری باب،

دیکھ لیجیے قارئین کرام، یہ واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ یہ واقعہ بنی اِسرائیل کا ہے، لہٰذا اعتراض کرنے والے کے درج ذیل اعتراضات سوائے دیوانے کی بَڑ کے اور کچھ نہیں کہ:::

""""" قارئین سوچنے کی بات ہے کہ یہ واقعہ آخر کِسی مقام اور کس زمانے کا ہے """""،

""""" جغرافیائی اعتبار سے اگر تو یہ واقعہ سرزمین حجاز کا ہے تو یہ تو ٹھہرا پتھریلا علاقہ۔ اس میں واقعہ کنوؤں سے سب واقف ہیں۔ ان میں پانی کی سطح اتنی نیچے ہوتی ہے کہ اگر دوپٹے میں جوتا یا موزہ جراب وغیرہ باندھ کر پانی نکالنے کی کوشش بھی کی جائے تو پانی کی سطح تک اس کا پہنچنا ہی محال ہے۔ایسی ہر کوشش ناکام رہتی ہے۔اور پھر دوپٹہ بھی ایک فاحشہ عورت کو ہو جو ہوتا ہے برائے نام ہے۔آخر ایک فاحشہ عورت لمبا چوڑا دوپٹا پہنے بھی کیوں؟ وہ بھی شدید گرمی میں۔

فرض کیجیے کہ وہ عورت کسی لمبی چادر میں لپٹی ہوئی بھی تھی تو اس کی لمبائی تو زیادہ سے زیادہ آٹھ یا نو فُٹ ہی ہو سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو جس خطۂ زمین کے کنوؤں کا پانی آٹھ نو فٹ کے فاصلہ پہ ہو، ایسے علاقہ میں کُتوں کا پیاس کی شدت سے موت کے کنارے پہنچ جانا ایرانی راویوں اور محدثین کا جھوٹ ہی ہو سکتا ہے، حقیقت نہیں۔ ہر ایرا غیرا ایسے جھوٹ بنا بھی نہیں سکتا۔ """"""

یہ سب منقولہ بالا باتیں اعتراض کرنے والی کی اپنی ذاتی سوچوں پر مبنی ہیں، جن کی تصدیق کے لیے کوئی علمی دلیل میسر نہیں، بلکہ اِس شخص نے اپنے ارد گرد کے حالات، واقعات اور معاملات کو ہی صدیوں پہلے کے واقعہ کو سمجھنے کا ذریعہ بنایا ہے،

گو کہ میری طرف سے نقل کردہ دُوسری روایت کے ذریعے ان سب ہی اعتراضات کا دم نکل جاتا ہے، پھر بھی مزید تاکید کے لیے، اور اعتراض کرنے والی کی بد عقلی اور گمراہ سمجھ کو مزید نمایاں کرنے کے لیے اس کے اعتراضات کے کچھ عقلی اور منطقی جوابات بھی دیتا ہوں، اِن شاء اللہ،

قارئین کرام، سب سے پہلے تو اس اعتراض کرنے والے کی جہالت یا حق کے خِلاف تعصب تو اس بات سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سر زمین حجاز کو پتھریلا علاقہ قرار دے رہا ہے، اللہ ہی جانے اعتراض کرنے والا کس بنیاد پر حجاز کو صِرف پتھریلا علاقہ قرار دے رہا ہے، جب کہ حجاز میں پتھریلے، ریتلے اور ملے جلے پہاڑ، ریگستان اور سر سبز و شاداب نخلستان سب ہی پائے جاتے تھے اور پائے جاتے ہیں، اِن مختلف قِسم کے علاقوں میں سے آبادی صِرف اور صِرف وہیں ہوتی تھی جہاں پانی آسانی سے دستیاب ہوتا رہا، حجاز کے ایسے علاقوں میں آج بھی ایسے کنوؤں موجود ہیں جن میں پانی کی سطح کافی قریب ہے،

میں یہ سب معلومات اس لیے مہیا نہیں کر رہا ہوں کہ حدیث شریف میں بیان کردہ یہ واقعہ حجاز کے علاقے کا ہی ہے، جی نہیں، اس واقعے کے وقوع کا جغرافیائی محل و وقوع ہمارے لیے نا معلوم ہے، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ یہ واقعہ بنی اِسرائیل کا ہے،

اور قبل از اِسلام حجاز کے آباد علاقوں میں سے بنی اِسرائیل (یعنی یہودیوں) میں سے کچھ مدینہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المنورہ اور خیبر وغیرہ کے علاقوں میں آباد تھے، اب اگر اس واقعہ کو حجاز سے ہی متعلق مانا جائے تو بھی یہ کسی پتھریلے علاقے کا واقعہ نہیں ہے، کیونکہ اُس وقت بھی اِنسان صِرف ایسی ہی جگہوں پر رہائش رکھتے تھے جہاں پانی کے حصول میں زیادہ مشقت نہ کرنی پڑے،

محترم قارئین، یہ بات تو تقریباً ہر کوئی جانتا ہے کہ مختلف زمانوں میں بنی اِسرائیل موجودہ شام، اُردن، فلسطین، عراق، مصر، مدینہ المنورہ، خیبر، نجران اور یمن اور سعودیہ کے کے کچھ سرحدی علاقوں میں آباد رہے ہیں، اور اِن علاقوں میں سے اکثر مقامات، خاص طور پر جہاں اِنسانوں کی آبادیاں تھیں اور ہیں وہ مقامات، وعلاقے سرسبز وشاداب تھے، اور ہیں، ان علاقوں میں پائے جانے والے کنوؤں کا پانی قریب ہی ہوا کرتا تھا، اور اب تک ہے، **اب اس اعتراض کرنے والے کو ان تاریخی اور علمی حقائق کی خبر نہیں یا اس نے جان بوجھ کر جھوٹ پھیلانے کی کوشش کی ہے، اللہ ہی اس کا حساب لے گا،**

اعتراض کرنے والے کو اپنے تجربے اور علم کے مطابق فاحشہ عورتوں کے دوپٹوں کا سائز اور انداز کو بھی اپنی خرافات کی ایک دلیل بنایا ہے، اسے چونکہ یہ پتہ ہی نہیں، یا اُس نے جان بوجھ کر دُوسری حدیث شریف سے نظریں چُرائی ہیں، بہر حال جو بھی سبب رہا ہو، چونکہ یہ واقع صدیوں پرانا ہے، اور یہ بات تاریخی طور پر معروف ہے کہ اس وقت فاحشہ یا نیک عورتوں کے لباس میں ایسا کچھ نمایاں فرق نہ ہوتا تھا جیسا کہ اب ہے،

مجھے اس سے کچھ لینا دینا نہیں کہ اعتراضی کو فاحشہ عورتوں کے دوپٹوں کے سائز اور انداز کی اتنی خبر گیری کیوں ہے ؟؟؟ میں صِرف یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ واقعہ بنی اِسرائیل کا ہے جن کی اکثریت ایسے علاقوں میں آباد تھی جو نہ صرف سرسبز وشاداب تھے، بلکہ کافی زیادہ ٹھنڈک والے تھے اور ہیں،

اعتراض کرنے والے نے اِس واقعہ کو حجاز سے متعلق خیال کر کے حدیث شریف سے دُشمنی پر مبنی اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطن کا غبار نکالا ہے، اور جو کچھ جھوٹ اور الزام لکھ سکا لکھ مارے،

یا حدیث شریف، اور محدثین کرام رحمہم اللہ پر الزام تراشی کرنے کے لیے خیانت کرتے ہوئے اس واقعہ کو حجاز سے متعلق بنانے کی کوشش کی ہے،

اب اگر میں یہ کہوں کہ یہ واقعہ شام، فلسطین یا اُردن وغیرہ میں سے کِسی ایسے علاقے کا ہے جو سر سبز اور ٹھنڈے موسم والا تھا، پس اسی لیے اُس فاحشہ عورت نے نودس فُٹ، تقریباً تین چار گز لمبی چادر لپیٹ رکھی ہو گی، تو اس بات کو رد کرنے کی بھی اعتراضی کے پاس کوئی علمی دلیل نہ ہو گی اِن شاء اللہ،

رہا معاملہ کِسی علاقے کے کنوؤں میں پانی کی سطح (لیول) قریب ہونے کی وجہ سے اُس علاقے کے کُتوں (یا اسی قِسم کے دُوسرے جانوروں) کا پیاس کی شدت میں مبتلا ہونے کا تو یہ قطعاً غیر عقلی اور غیر حقیقی نہیں کیونکہ کتے یا اسی قسم کے چوپائے کنوؤں میں اتر کر پانی نہیں پی سکتے، اعتراض کرنے والے کے تخیلاتی دیس میں شاید پی ہو سکتے ہوں، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا تھا، اور نہ ہوتا ہے، ایسے جانوروں کو پانی پلایا جاتا تھا، اور پلایا جاتا ہے، یا ایسے جانور صِرف ایسے جگہوں سے پانی پی سکتے ہیں جہاں اُن کے منہُ پانی تک پہنچ سکیں،

پس، الحمد للہ، ثابت ہوا کہ اعتراض کرنے والی کی وہ سب باتیں جو اُوپر نقل کی گئی وہ سب ہی باتیں اعتراض کرنے والے کے بنائے ہوئے جھوٹ ہیں، حقیقت نہیں، ہر ایرا غیرا ایسے جھوٹ بنا بھی نہیں سکتا، ایسے جھوٹ وہی بناتے ہیں جن کی عقلیں راہ حق سے بھٹک چکی ہوتی ہیں اور اپنے تخیلات کو ہی حق بنانے کی کوشش میں مشغول کر دی گئی ہوتی ہیں،

قارئین کرام، یہ سب کچھ میں نے صِرف اعتراض کرنے والے کی بد عقلی اور اُس کی سمجھ کے گمراہ معیار کو نمایاں کرنے کے لیے لکھی ہیں، جیسا کہ میں نے ان باتوں کے آغاز میں کہا تھا کہ """گو کہ میری طرف سے نقل کردہ دُوسری روایت کے ذریعے ان سب ہی اعتراضات کا دم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکل جاتا ہے، پھر بھی مزید تاکید کے لیے، اور اعتراض کرنے والی کی بد عقلی اور گمراہ سمجھ کو مزید نمایاں کرنے کے لیے اس کے اعتراضات کے کچھ عقلی اور منطقی جوابات بھی دیتا ہوں """۔

اعتراضی نے یہ بھی لکھا مارا کہ :::

"""""" اور رسول اللہ ﷺ کو یہ واقعہ کس نے سنایا؟ اگر وحی نازل ہوئی تو وہ قرآن میں کیوں موجود نہیں؟ اور اگر کِسی اور ہستی نے سنایا تو اسے کیسے علم ہوا کہ فاحشہ عورت کے سات گناہ معاف کر دئے گئے۔۔۔؟؟؟ یا للعجب ! """""" اس کی یہ منقولہ باتوں پر واقعتاً یا للعجب کہنا چاہیے، کوئی اس سے پوچھے کہ اللہ کے دین کے بیسیوں معاملات اور احکام ایسے ہیں جن کے بغیر اللہ کی ذات و صِفات، حلال و حرام، عبادات کی کیفیات اور طریقے سیکھے نہیں جا سکتے، اور یہ معاملات اور احکام اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذِکر نہیں فرمائے، بلکہ اپنے مقرر کردہ مفسر اور شارح قُرآن، اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی زبان پاک اور عمل شریف کے ذریعے اپنے بندوں تک پہنچائے ہیں، اور وہ سب کچھ اللہ کی وحی کے مطابق ہی ہے، وہ وحی جسے قُرآن کریم میں اللہ کے کلام کے طور پر شامل نہیں فرمایا گیا،

اعتراض کرنے والے کے ہم مسلکوں کو جب اس قسم کے معاملات اور احکام کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ ان کے بھی مُنکر ہو جاتے ہیں، یا ایسی بے ڈھنگی تاویلات کرنے لگتے ہیں جنہیں ایک عام فہم رکھنے والا شخص بھی قُبول نہیں کرتا،

اس کے بعد فاحشہ عورت کی مغفرت والی خبر پر مشتمل صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف کا اِنکار کرنے والے کی طرف سے، اُس کی خود ساختہ سوچوں کی دلیل کے طور پر پیش کی گئی آیات مُبارکہ کا مُطالعہ کرتے ہیں، اور اِن شاء اللہ دیکھتے اور سمجھتے ہیں کہ اُس شخص نے اِن آیات شریفہ کو بھی اپنے مذموم مقصد کے لیے اُن کی جگہ سے ہٹا کر کہیں اور """فِٹ""" کرنے کی کوشش کی ہے،

پس اس صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف پر اعتراض رکھتے ہوئے، اللہ کے کلام پاک کو اُس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقام سے ہٹا کر اپنی خرافاتی عقل کے کرشموں کی دلیل بنانے کی کوشش میں لکھتا ہے :::

""""" پھر اس روایت میں بیان کردہ بخشش کا فلسفہ قرآن کریم کے جزا و سزا کے قانون کے یکسر منافی ہے۔قرآن کریم تو بتلاتا ہے کہ اِنسان کی نیکیوں اور برائیوں کا الگ الگ وزن کیا جائیگا اور جو ذرہ بھر بھی کوئی عمل کرے گا، وہ اس کا بدلہ پائے گا۔

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ (6) فَهُوَفِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ (7) وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ (8) فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ (سورہ القارعہ) یعنی جس کی نیکیوں کا پلڑہ بھاری ہوا، اس کے مزے ہی مزے، اور جس کی نیکیاں کم پڑ گئیں اور پلڑہ ہلکا ہو گیا، وہ ذلت کی گہرائیوں میں پھنس گیا۔یعنی نیکی و بدی کے میزان میں Plus,Minus کے بعد ہی جزا و سزا کا دارومدار ہو گا۔ """""

محترم قارئین، اعتراض کرنے والے کی مذکورہ بالا خرافات کی حقیقت یہ ہے کہ :::

اعتراضی کی قُرآن فہمی اس قدر گمراہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے کلام قُرآن کریم کو، معاذ اللہ جزا و سزا کا قانون بنانے والا سمجھتا ہے، جب کہ مخلوق کی جزا و سزا کے قوانین بنانے والا صِرف اور صِرف اکیلا اور لا شریک خالق اللہ تعالیٰ ہے، اور قُرآن کریم اللہ کی مخلوقات میں سے بھی نہیں کہ یہ تاویل کی جائے کہ اللہ نے اس مخلوق کو یہ سزا و جزا کے قانون بنانے کی صلاحیت دی،

اعتراض کرنے والا قُرآن کریم کو اللہ کی صفات میں سے ایک صِفت، یعنی اللہ کا کلام نہیں سمجھتا، بلکہ کوئی ایسی مخلوق سمجھتا ہے جو خود سے کچھ بتا سکتی ہے، جبکہ حق یہی ہے کہ قُرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور اس میں جو کچھ بتا گیا ہے وہ سب ہی کچھ بتانے والا اللہ جلّ وعلا ہے،

الحمد للہ، اللہ جلّ وعلا کی کرم فرمائی ہے کہ وہ ایک عرصہ سے مجھ جیسے بندے سے، اللہ کے دِین کے دُوسرے بنیادی مصدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی قولی اور عملی سُنّت مُبارکہ پر، اللہ کی کتاب قُرآن کریم کو آڑ بنا کر اعتراض کرنے والوں کی """ خِلافِ قُرآن، قُرآن فہمی """ کو واضح کروانے کی کوششوں میں حصہ ڈالنے کا کام لے رہا ہے، کافی عرصے پہلے قُرآن کریم کی آیات مُبارکہ کی معنوی تحریف کرتے ہوئے انہیں اپنی """خِلاف قُرآن، قُرآن فہمی """ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تائید میں اِستعمال کرنے والوں میں سے ایک اور شخص کی باطل تاویلات کے جواب میں کچھ معلومات ایک ویب سائٹ پر نشر کی تھیں، وہی معلومات چند ایک اِلفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہاں اس نام نہاد قُرانی قوت کے اعتراض کے جواب میں بھی پیش کرتا ہوں:::۔

""""""لوگوں کو اپنی جہالت جسے وہ قُران فہمی تصور کرتے ہیں، کے زعم میں صرف دُوسروں پر الزام تراشی کرنا آتا ہے، اور اس الزام تراشی کی زد میں مخلوق تو کیا خالق بھی آ جائے تو بھی ان کے کان پر جُوں تک نہیں رینگتی، اور وہ ڈھاک کے تین پات ہی پکارے چلے جاتے ہیں،

صحیح ثابت شُدہ احادیث مُبارکہ پر اعتراض کرنے والے اور ان کے پیروکار جان رکھیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کِسی کا پابند نہیں جس کے لیے جو چاہے کر سکتا ہے اور کرتا ہے، جی اس اِنسانوں کے جنت میں داخل ہونے کا ایک عام طریقہ یہی بیان فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حساب ہونے کے بعد لوگ اپنے اپنے آخری ٹھکانے میں جا بسیں گے،

لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نہ تو کِسی کا پابند ہے اور نہ ہی کِسی کو جواب دہ، پس وہ جب جو چاہتا ہے کرتا ہے، جسے چاہے وہ قیامت سے پہلے جنت میں داخل فرما دے اور جسے چاہے جہنم میں،

ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے واقعے والی حدیث پر جو اعتراض یہاں ذکر کیا گیا ہے بظاہر تو بڑا مضبوط ہے لیکن اس کی حقیقت بھی سنت مُبارکہ کے بارے میں شکوک پھیلانے والوں، سنت مُبارکہ کا اِنکار کرنے والوں، سنت مُبارکہ کا مذاق اڑانے والوں، سنت مُبارکہ کی توھین کرنے والوں، کی طرف سے وارد ہونے والے تمام تر اعتراضات کی طرح دو میں سے ایک سبب رکھتی ہے، ان کی جہالت یا دین محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم سے ان کی دشمنی،

سنت رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم پر اپنی ترجموں کی محتاج قُران فہمی اور اِدھر اُدھر سے مختلف زبانوں میں احادیث کے ترجمے اور مترجمین کی خود ساختہ ترتیب دیکھ دیکھ اعتراض کرنے والوں کو شاید پتہ نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے """سُورت یٰس""" میں ایک بستی کا واقعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بیان فرمایا ہے کہ اللہ نے وہاں یکے بعد دیگرے تین نبی بھیجے، لوگوں نے ان کا اِنکار کیا، مذاق اڑایا ، توہین کی، لیکن ایک شخص نے اپنی قوم کو نصیحت کی کہ رسولوں کی تابع فرمانی کرو، اور اپنی قوم کو بتایا کہ میرے پاس کوئی سبب نہیں کہ میں اپنے خالق اور رب کی عبادت نہ کروں جس کی طرف تم سب نے واپس پلٹنا ہے، اور رسولوں کی تابع فرمانی نہ کروں، اور اپنے ایمان کا اعلان کیا ، اس کی قوم نے اسے مار ڈالا، جب وہ اللہ کے سامنے پہنچا تو اللہ کی طرف سے (((((قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ::: کہا گیا جنت میں داخل ہو جاؤ، اس نے کہا کاش میری قوم کے لوگ جان لیتے {26} بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ :::جو میرے رب نے میری بخشش کی ہے اور جو میرے رب نے مجھے عِزت والوں میں سے بنا دیا ہے)))))

صحیح ثابت شُدہ سنت مُبارک کہ میں اپنی فلسفہ زدہ نام نہاد عقل کے بل بوتے پر دیکھیں اور غور سے دیکھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس مؤمن کو قیامت سے پہلے ہی جنت میں داخل فرما دیا اور ہمیں اس کی خبر اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی زبان مُبارک سے ہم تک پہنچائی، پس اللہ جو چاہے جیسے چاہے جب چاہے کرتا ہے (((((إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ:::بے شک اللہ جو ارادہ فرماتا ہے وہ (پورا) کرتا ہے)))))

اور انتہائی تیزی سے اور مکمل ترین طور پر کرتا ہے (((((إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ:::بے شک آپ کا رب قوت اور پھرتی سے اپنے ارادے پورے کر کے رہنے والا ہے))))سُورت ھود /آیت 107،

اور یہ اسی کی شان ہے اسی کا حق ہے اور صرف وہی ہے جس سے اس کے کِسی کام کے بارے میں پوچھا نہیں جا سکتا کہ تم نے ایسا کیوں کیا یا کہا،،،،،،،،،،،،،،،،

(((((لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ::: اللہ جو کچھ کرتا ہے اس کو پوچھا نہیں جائے گا اور (بلکہ) لوگوں سے (اُن کے کاموں کے بارے میں) پوچھا جائے گا))))سُورت الأنبیاء/

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

آیت 23،

اللہ سبحانہُ و تعالیٰ سے دُعا ہے کہ سُنّت مُبارکہ کو """صرف زیر ناف مسائل کا حل""" کہنے والوں کو میرا یہ جواب سمجھنے کی توفیق عطا فرما دے گا،

اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی کی بنا پر امید کرتا ہوں کہ وہ سُنّت مُبارکہ کی توھین کرنے والے اور میری یہ باتیں پڑھنے والے ہر قاری کو توہین کرنے والے کے اس مذکورہ بالا اعتراض کی حقیقت دکھا دے گا،

اللہ کرے کہ اپنی قُران فہمی کے زعم میں مبتلا لوگ اب کہیں اللہ تعالیٰ سے یہ پوچھنے کی کوشش نہیں کرنے لگیں کہ آپ نے ماعز بن مالک کو قیامت سے پہلے جنت میں داخل کیوں کر دیا، اور اگر کر ہی دیا تھا تو اس کی خبر کیوں کی یہ تو آپ کے اپنے ہی فرامین کی خِلاف ورزی ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

خیال رہے کہ میں نے کِسی شخص کا نام نہیں لیا،،،، اور سنت مُبارکہ کی توہین کرنے والے کے اعتراض کا جواب اللہ کے کلام پاک میں سے پیش کیا ہے۔ و للہ الحمد المِنۃ۔"""""

قارئین کرام، آپ سب سے گذارش ہے کہ درج ذیل لنک پر موجود تھریڈ کا بھی ضرور مُطالعہ کیجیے، اللہ کے دِین کی دشمنی میں دانستہ یا نا دانستہ طور پر ملوث لوگوں کی سوچ و فکر اور صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ پر قُران کریم کی آڑ میں کیے گئے اعتراضات واِنکار کی حقیقت سمجھنے میں اِن شاء اللہ ضرور کافی مدد ملے گی،

شادی شُدہ زانی کی سزا سنگساری ہے http://bit.ly/WPmLCR

اس کے بعد اعتراض کرنے والے اعتراض """"" پھر اس روایت میں بیان کردہ بخشش کا فلسفہ قُران کریم کے جزا و سزا کے قانون کے یکسر منافی ہے۔ قُران کریم تو بتلاتا ہے کہ اِنسان کی نیکیوں اور برائیوں کا الگ الگ وزن کیا جائیگا اور جو ذرہ بھر بھی کوئی عمل کرے گا، وہ اس کا بدلہ پائے گا۔

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ (6) فَهُوَفِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ (7) وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ (8) فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ (سورہ القارعہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

یعنی جس کی نیکیوں کا پلڑہ بھاری ہوا، اس کے مزے ہی مزے، اور جس کی نیکیاں کم پڑ گئیں اور پلڑہ ہلکا ہو گیا، وہ ذلت کی گہرائیوں میں پھنس گیا۔ یعنی نیکی و بدی کے میزان میں Plus,Minus کے بعد ہی جزا و سزا کا دار و مدار ہو گا۔"""""

کی حقیقت اللہ جلّ و عزّ کے اِن فرامین مُبارکہ کی روشنی میں بھی سمجھتے چلیے کہ ((((مَنۡ جَاءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهُ عَشۡرُ أَمۡثَالِهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزَىٰٓ إِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُونَ::: جو کوئی ایک نیک لے کر آئے گا تو اُس کے لیے اُس نیکی کے برابر دس (نیکیوں کے ثواب) ہیں، اور جو کوئی ایک گناہ لے کر آئے گا تو اُسے صرف اُس ایک گناہ کے مطابق ہی بدلہ دیا جائے گا، اور اُن (لوگوں) پر ظلم نہ کیا جائے گا)))) سُورت الانعام(6)/آیت 160،

اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک نیکی کے بدلے صِرف دس نیکیوں کا بدلہ تک بڑھاوا دینے تک ہی معاملہ قید نہر کرھا بلکہ اُس بڑھاوے کو لا محدود فرماتے ہوئے یہ خوشخبری بھی عطاء فرمائی ہے کہ ((((مَن جَاءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهُ خَيۡرٌ مِّنۡهَا وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوۡمَئِذٍ آمِنُونَ::: جو کوئی ایک نیکی لے کر آئے گا تو اُس کے لیے اُس نیکی سے بڑھ کر خیر ہے، اور وہ لوگ (یعنی نیکیاں کرنے والے) قیامت والے دِن کی خوفناکی سے محفوظ ہوں گے)))) سُورت النمل(27)/آیت 89،

یعنی اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ کی طرف سے ایک نیکی کے بدلے میں لا محدود، بے شمار ثواب عطاء کیا جانا حق ہے ، پس اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اس کی کِسی کی ایک ہی نیکی کے بدلے میں اسے اتنا ثواب دے سکتا ہے ، اور دیتا ہے ، اور دے گا کہ جو اس بندے کے سارے ہی گناہوں پر بھاری ہو جائے

،

اب آپ خود ہی فیصلہ کر لیجیے قارئین کرام ، کہ اعتراض کرنے والا قُران کریم سے بھی جاھل ہے یا جان بوجھ کر صِرف ان ہی آیات شریفہ کا ذِکر کرتا ہے جنہیں وہ کِسی طور اپنی خرافاتی باتوں کی تائید میں استعمال کر سکتا ہو۔

اس کے علاوہ اعتراضی نے اپنی باطل باتوں کی تائید میں یہ فلسفہ بھی جھاڑا ہے کہ """"""اس روایت میں امام بخاری نے ایک پیشہ ور فاحشہ عورت کے گناہ بخشوا دیے ۔ وہ بھی یوم المیزان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہزاروں لاکھوں برس پہلے۔ چھوٹے چھوٹے کاموں پہ بڑے بڑے گناہوں معاف ہو جانے کے واقعات پر مبنی روایات ہماری ایرانی کتبِ روایات میں عام ہیں۔ یہ مسلم معاشرے میں بے حیائی اور فحاشی عام کرنے کے لیے مردوں اور عورتوں کو نجات و بخشش کے جعلی گر بتائے جا رہے ہیں، بلکہ سرٹیفیکیٹ دیئے جا رہے ہیں کہ زندگی بھر جو مرضی کرتے پھرو، زنا کرو، چوری کرو، ڈاکے ڈالو، دُوسروں کے حقوق غصب کرو، غرض کہ ہر طرح کی بدکاری میں مشغول رہو اور ساتھ ہی کسی مناسب موقع کی تلاش میں رہو، کوئی پیاسا کتا ڈھونڈو اور اسے پانی پلا دو تو تمہارے سب گناہ، بدکاریاں ایک دم Ctrl A اور پھر Delete کر دی جائیں گی۔ اور تم جنتی ہو جاؤ گے """"""،

قارئین کرام، قیامت سے ہزاروں برس پہلے ہی کِسی کو جنت میں داخل کر دیے جانے کا ثبوت اللہ کے کلام میں سے ہی پیش کر چکا ہوں، لہٰذا یہ مذکورہ بالا اعتراض بھی قُران کریم کی آیت کے دلیل سے مردُود ہوا،

رہا معاملہ چھوٹے چھوٹے کاموں کے بدلے میں بڑے بڑے گناہ معاف ہونے کی اُن خبروں کا جو صحیح احادیث شریفہ میں ہیں، تو وہ سب ہی صحیح احادیث شریفہ ابھی ابھی ذِکر کردہ دو آیات شریفہ کے عین مطابق ہیں، کہ اللہ جس کے چاہے ایک نیکی کے بدلے میں بے شمار و بے حساب ثواب دیتا ہے، اور اللہ جلّ وعلا کے اِس فرمان کے عین مطابق ہیں کہ ((((وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ::: اور دِن کے دونوں کناروں کے وقت میں اور رات کا کچھ وقت گزر جانے کے بعد والے وقت میں نماز پڑھا کیجیے، یقیناً نیکیاں، گناہوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے)))) سُورت ھُود (11)/آیت 114،

پس اللہ تبارک و تعالیٰ بلا شک و شبہ اس پر قادر ہے کہ وہ جس بھی اِیمان والے بندے کے لیے چاہے اُس بندے کی نیکیوں کو سبب بنا کر اُس بندے کے گناہوں کو مٹا دے،

کیا اعتراض کرنے والے کو قُران پاک میں ہی یہ آیت شریفہ دکھائی نہیں دیتی، یا اس سے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جان بوجھ کر صَرفِ نظر کرتا ہے کہ ((((قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ::: (اے رسول میری طرف سے) فرما دیجیے کہ (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والے میرے بندو، اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، یقیناً اللہ سارے کے سارے گناہ بخشتا ہے ، بے شک اللہ بہت زیادہ بخشش کرنے والا، (اور) بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے)))) سُورت الزُمر (39)/آیت 53،

اعتراض کرنے والے کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت بھی کمپیوٹر کی طرح کمانڈز کی محتاج لگتی ہے ، اسے اپنی خود ساختہ ، ہوائے نفس کی ماری ہوئی """خِلافِ قُران ، قُران فہمی""" کے زعم میں اللہ القوی القدیر کا یہ فرمان یاد نہیں رہا ((((إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ::: جب ہم کِسی چیز کے لیے اِردہ فرمالیں تو اُس چیز کے لیے ہمارا فرمان اتنا ہی ہوتا ہے کہ ، ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے)))) سُورت النحل (16)/آیت 40،

پس اگر اللہ تعالیٰ کِسی کے گناہ معاف فرمانے کا اردہ فرماتا ہے تو صرف اس کے کہنے پر ہی وہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں، یہ صِرف اور صِرف اور صِرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی مرضی ہے جس کے جتنے گناہ چاہے معاف فرما دے ، اور وہ کِسی کام کی تکمیل کے لیے مخلوق کی طرح ایک دوسرے کی طرف سے کِسی قِسم کی کمانڈز کی ایگزیکیوشن کا پابند نہیں، بلکہ ہر ایک چیز اُس کی کمانڈ """کُن """ پر ایگزیکیوٹ ہونے کی پابند ہے، اور یہ اس کی بے عیب حکمت اور مشیئت کے مطابق وہی جانتا ہے کہ اُس نے اپنے """کُن """ کی ایگزیکیوشن کے لیے کیا کیا ایکٹیویٹ کر رکھا ہے اللہ جلّ و عزّ کی ذات پاک کے افعال مُبارکہ کو مادی چیزوں ، اور معایر اور مختلف آلات کی حرکات کے مطابق سمجھ کر بے تکے اعتراض کرنے والے ، اور اُس کے ہم خیال ذرا سوچیں کہ ((((أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ::: کیا وہ لوگ آپ کے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں)))) سُورت الزُخرُف (43)/آیت 32۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اللہ ہی جانے اعتراض کرنے والے کو ایرانیوں سے اتنا لگاؤ کیوں ہے کہ وہ بالکل ہی بد دیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بار بار احادیث مُبارکہ کی ساری ہی کتابوں کو، اور سارے ہی محدثین کو بلا استثناء ایرانی کہتا ہے ، اور اس کی کوئی دلیل نہیں بتاتا ، اور اِن شاء اللہ کبھی بتا بھی نہیں سکے گا ، کیونکہ یہ بھی اُس کی جہالت یا تعصب پر مبنی تخیلات میں سے ایک خیال ہی ہے ،

الحمد للہ ، یہاں تک اعتراض کرنے والے سارے اعتراضات کا بطلان ثابت ہوا، اس کی طرف سے کیے گئے دُوسرے اعتراضات کا بھی حال کچھ مختلف نہیں ،

قُران کریم کی آیات شریفہ کو اپنی ہوائے نفس سے پھوٹنے والے خیالات کی تائید میں استعمال کرتے ہوئے اعتراض کرنے والے نے یہ بھی لکھ مارا کہ :::

""""" قارئین قُران کریم ہی سے ثابت ہے کہ زبان باہر نکال کر ہانپتے رہنا کتے کی فطرت ہے۔ پیاس ہو یا نہ ہو۔ یہ جانور کسی مشقت اور بوجھ اٹھائے بغیر بھی بیٹھا بیٹھا خوا مخواہ ہانپتا رہتا ہے، ملاحظہ فرمایے :

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ (سورہ الاعراف۔آیت 176)

اسکی مثال اس کتے کی سی ہوگئی کہ اگر اسے دوڑائیں ، مسقت کروائیں ، تب بھی وہ ہانپتا اور زبان لٹکاتا ہے ،اور اگر یونہی فارغ چھوڑ دو تب بھی ہانپتا اور زبان لٹکائے رکھتا ہے۔

حدیث ساز راویوں نے کتے کے لیے "یلھث "استعمال کر کے کتے کی فطری جبلت کی غلط ترجمانی کی ہے۔ درج بالا آیت میں بتایا گیا ہے کہ ہانپنا کتے کی فطری عادت ہے جسے حدیث کی روایوں اور محدثین کی کارگیری نے اپنی لاعلمی اور جہالت کی بنا پہ بوجہ پیاس ظاہر کیا ہے۔""""" ،

قارئین کرام ، اعتراض کرنے والے کی جہالت یا سُنّت رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے عناد بار بار ظاہر ہو رہا ہے ، محدثین کو لاعلم اور جاھل کہنے والے کا اپنا مبلغ علم شاید کچھ ترجموں کی ورق گردانی سے زیادہ نہیں ، اوپر نقل کیے گئے اس کے اِلفاظ میں لکھا ہوا ترجمہ بھی درست نہیں ، کیونکہ اس آیت شریفہ میں کتے کو دوڑانے یا مشقت میں ڈالنے کا ذِکر نہیں ہے ، اور نہ ہی اُس کے ہانپنے کا ذِکر ہے ، بلکہ اُس پر حملہ کرنے یا نہ کرنے کا ذِکر ہے ، کیونکہ عام طور پر کُتوں کو بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برادری، یعنی بوجھ اٹھانے کے لیے اِستعمال نہیں کیا جاتا تھا، اور نہ ہی کیا جاتا ہے،

اور یوں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سابقہ امتوں میں سے ایک شخص کے بارے میں ہے لہذا اس سیاق کی روشنی میں، یہاں کتے کا بہر حال زبان نکالے رکھنا اس شخص کے واقعے کے مطابق ہدایت قُبول نہ کرنا ہے، لیکن اس اعتراضی شخص نے اپنی ہوائے نفس کی اتباع میں اللہ کے اس کلام کو بھی کہیں سے کہیں ذِکر کر ڈالا،

ذرا یہ اعتراضی شخص بتائے تو، اور صِرف قُران کریم میں سے ہی بتائے کہ کتے کے زبان لٹکائے رکھنے کی عادت کے بیان والی اس آیت شریفہ میں جس شخص کا واقعہ ہے، وہ شخص کون تھا؟؟؟ اور اُس کا واقعہ کیا تھا؟؟؟ صِرف قُران کریم میں سے اس آیت کی تفسیر بتائے؟؟؟

قارئین کرام، لُغت میں """ لھث، یلھث، الھاثا """ سے مُراد کتے کا زبان لٹکانا ہے، اور اِسی آیت کریمہ سے یہ پتہ چل رہا ہے کہ کتے کا زبان لٹکانا کسی سبب سے ہو یا بلا سبب اُسے عربی میں """ لھث، یلھث، الھاثا """ ہی کہا جاتا ہے،

پس جہالت محدثین کرام رحمھم اللہ کے ہاں نہ تھی بلکہ اِس اعتراض کرنے والے کے ہاں ہے، اور یہ اللہ جلّ جلالہُ کے کلام پاک کی معنوی تحریف کر کے اسے اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرنے کا گُناہ کما رہا ہے۔

اس کے بعد اعتراض کرنے والا اپنی جہالت یا تعصب کے مزید مظاہرے کے طور پر لکھتا ہے:::

"""""" آگے ایک روایت ہے جس میں رسول ﷺ کی جانب یہ حکم منسوب کیا جا رہا ہے کہ جس نے بھی کتا پالا، اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا جائے گا۔ سوائے کھیتی اور مویشیوں کے محافظ کُتوں کے۔ """"""،

محترم قارئین، اعتراض کرنے والا کا یہ منقولہ بالا کلام بھی (سوائے اللہ کے کلام کے) اس شخص کی جہالت یا جھوٹ اور بد دیانتی پر ہی مشتمل ہے، اور اللہ جلّ وعلا کے کلام میں سے جو کچھ ذِکر کیا ہے اسے بھی اپنی بد دیانتی کی حمایت بنانے کے لیے ہی غلط طور پر استعمال کرنے کی بد حرکت کی ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سب سے پہلے تو اس نے کِسی حدیث شریف کا مجھول سے انداز میں نامکمل ذِکر کیا ہے، صِرف اتنا سا ذِکر جس سے یہ شخص اپنی حدیث دشمنی کی کاروائی کر سکے،

قارئین کرام، اس بددیانت شخص نے صحیح بخاری شریف کی جس حدیث شریف کا مجھول انداز میں ذِکر کیا ہے وہ حدیث شریف درج ذیل ہے:::

(((((مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ::: جس نے کھیتی باڑی، یا مویشیوں (کی حفاظت کرنے والے کتے) کے علاوہ کتا پالا تو اس کے (نیک) عمل میں روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی ہو گی))))) صحیح بخاری/حدیث 2322/کتاب المزارعۃ/باب 3،

صحیح بخاری شریف کے اسی مقام پر، اور اس حدیث شریف سے بالکل بعد، سُفیان بن ابی زھیر رضی اللہ عنہُ سے مروی یہ حدیث شریف بھی موجود ہے کہ (((((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لاَ يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلاَ ضَرْعًا، نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ::: جس نے ایسا کتا پالا جو اُس کے لیے کھیتی باڑی (کی حفاظت) نہ کرنے والا ہو، اور نہ ہی مویشیوں (کی حفاظت) کرنے والا ہو، تو پالنے والے کے (نیک) عمل میں روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی ہو گی))))) صحیح بخاری/حدیث 2323/کتاب المزارعۃ/باب 3،

اور اسی صحیح بخاری شریف میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی یہ حدیث پاک بھی موجود ہے کہ (((((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبٌ ضَارٍ لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ::: جس نے شکار کے لیے سِکھائے (سِدھائے) ہوئے، یا مویشیوں (کی حفاظت کرنے والے) کتے کے علاوہ کتا، تو پالنے والے کے (نیک) عمل میں روزانہ دو قیراط کے برابر کمی ہو گی))))) صحیح بخاری/حدیث 5481/کتاب الذبائح/باب 6،

دیکھ لیجیے، محترم قارئین، اسی صحیح بخاری شریف میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی طرف سے شکار کے لیے سکھائے ہوئے کتے رکھنے کی بھی اجازت منقول ہے،

الحمد للہ، ایک دفعہ پھر واضح ہو گیا کہ محدثین کرام رحمہم اللہ قُران کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ تعلیمات سے بے خبر نہ تھے، بلکہ اعتراض کرنے والا اس بیماری کا شکار ہے، اللہ اُسے شِفاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عطاء فرمائے،

اور اللہ تعالیٰ اعتراض کرنے والے کو ہدایت دے، اور اسے یہ توفیق دے کہ وہ کسی بھی معاملے میں بات کرنے سے پہلے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی کِسی بھی صحیح ثابت شُدہ سُنّت شریفہ پر کوئی اعتراض کرنے سے پہلے اس میں مذکور مسئلے یا معاملے کے بارے میں مکمل مُطالعہ کرے، اور اللہ کے کلام پاک کو اپنی ذاتی آراء کی بھینٹ چڑھانے کے گناہ سے بچنے کی کوشش کرے۔

اللہ جلّ جلالہ کے کلام پاک کو اپنی جہالت کی بھینٹ چڑھاتے ہوئے اس شخص نے لکھا ہے:::

""""""لگتا یوں ہے یہ ایرانی امام اور ان کے راویوں کی ٹیم قُران کریم کی تعلیمات سے یکسر بے خبر تھی ورنہ انہیں قُران کریم میں کتے کے متعلق درج ذیل احکامات نظر آجاتے جہاں شکار وغیرہ کے لیے کُتوں کو تعلیم و تربیت دینے کا ذِکر ہے، ملاحظہ فرمایے

وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللهُ (سورہ المائدہ۔آیت 4)

اور جو تم شکاری جانوروں، شکاری کُتوں کو تعلیم دیتے ہوئے سکھاؤ۔ تم اس علم کی رو سے انہیں سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔

(کلب ہر چیز پھاڑ دینے والے درندے کے لیے استعمال ہو سکتا ہے، لیکن خصوصی طور پہ یہ لفظ کے کے لیے مخصوص ہے جیساکہ سورہ اعراف کی آیت 176 میں اصحابِ کہف کے ساتھی کتے کے لیے کلب کا لفظ استعمال ہوا ہے)""""""،

لگتا نہیں، بلکہ ہے ہی ایسا کہ اعتراض کرنے والا جہالت کی اتھاہ گہرائیوں کے گھپ اندھیروں میں جا پڑا ہے جہاں اسے امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہُ اللہ و رفع درجاتہُ اور دیگر محدثین اور ان کے راوی صاحبان صرف ایرانی ہی سنائے پڑھائے جاتے ہیں، یا اسے ایرانیوں سے کوئی ایسا ذاتی تجربہ حاصل ہوا ہے کہ اسے اپنے ناپسندیدہ ہر کام کے ذمہ دار ایرانی ہی سوجھتے ہیں،

اور نہ ہی ان لوگوں کو یہ سمجھ آتا ہے کہ محدثین کرام رحمھم اللہ، مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کی کوشش کرنے والے نہیں، بلکہ وہ لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے والوں میں سے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو الگ الگ کر رکھنا چاہتے ہیں، قُران کریم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی صحیح ثابت شُدہ سُنّت شریفہ کے مطابق سمجھنے کی روش ختم کر کے اپنی ہوائے نفس کے مطابق سمجھنے کی روش رائج کرنا چاہتے ہیں تا کہ اُس روش کو اپنانے والا مسلمان بے چارہ یہ سمجھتا رہے کہ وہ قُران کریم کی اتباع کر رہا ہے اور در حقیقت وہ اُس کی مخالفت کر رہا ہو، جیسا کہ یہ لوگ نماز پڑھنے کے مُنکر ہو چکے ہیں، مرد و عورت کے باہمی اِختلاط کے داعی ہیں، عورت کے پردے کو بوسیدہ عورتوں کی تجارت کہتے ہیں، زکوۃ کی ادائیگی کے نصاب اپنی خواہشات کے مطابق بناتے ہیں، اور، اور، اور،،،،

محترم قارئین، آپ یہ دیکھیے کہ اعتراضی کے اس منقولہ بالا کلام میں بھی اس شخص نے سوائے اپنی جہالت یا اللہ کے دِین سے دُشمنی کے کچھ اور پیش نہیں کیا،

آیت شریفہ کا ترجمہ سراسر غلط کیا ہے، اور کُتوں کا ذِکر صِرف کُتوں کی وکالت کرتے ہوئے اپنی خرافات کی تائید کے لیے داخل کیا ہے، یہ کاروائی اِس شخص کی بد دیانتی اور اللہ کے دِین کے دُوسرے مصدر سّنّت رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے دُشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے، جو کہ در حقیقت صاحب سُنّت محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے دُشمنی ہے، جس کا لا محالہ نتیجہ اللہ تبارک و تعالی سے دُشمنی ہے،

مذکورہ بالا آیت شریفہ کے ذکر کردہ حصہ لازمی طور پر اس کے پہلے والے حصے کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے ہی صحیح مفہوم مہیا کرتا ہے، پوری آیت مُبارکہ درج ذیل ہے:::

((((يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ::: (اے محمد) لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ اُن کے لیے کیا حلال کیا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے ؟آپ فرمایے ، تُم لوگوں کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں ، اور جو تمہارے سکھائے ہوئے شکاری جانور جنہیں تم اُس میں سے سکھاتے ہو جو تمہیں اللہ نے سکھایا (وہ جانور جو شکار کرتے ہیں وہ شکار حلال کیا گیا)، لہٰذا وہ جانور جو کچھ تمہارے لیے پکڑ لیں اُس میں سے کھاؤ اور (جانور چھوڑنے سے پہلے)اُس پر اللہ کا نام لو اور اللہ (کی نافرمانی اور عذاب) سے بچو ، بے شک اللہ بہت ہی تیزی سے حساب کرنے والا ہے))))سُورت المائدہ(5)/آیت 4،

محترم قارئین، اس آیت کریمہ میں وہ نہیں کہا گیا جو کچھ اعتراض کرنے والے نے اپنی بد دیانتی چھپانے کیے ترجمہ کیا کہ """"وَمَا عَلَّمۡتُم مِّنَ ٱلۡجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ ٱللَّهُ ،،، اور جو تم شکاری جانوروں ، شکاری کُتوں کو تعلیم دیتے ہوئے سکھاؤ۔ تم اس علم کی رو سے انہیں سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔""""،

بلکہ اس آیت کریمہ میں کھانے کے لیے حلال کی گئی چیزوں کے ذِکر کے ساتھ ، شکار کے لیے سکھائے ہوئے جانوروں کے ذریعے شکار کیے ہوئے جانوروں کو کھانا حلال کیے جانے کا ذِکر ہے ، کیونکہ """ وَمَا عَلَّمۡتُم مِّنَ ٱلۡجَوَارِحِ """ معطوف ہے """ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ """ پر ،

لیکن اعتراض کرنے والے نے صرف کُتوں کی وکالت میں اللہ کے کلام کو کچھ کا کچھ بنا ڈالا، اور اللہ جلّ جلالہُ کے اس کلام پاک میں تحریف کرتے ہوئے خصوصی طور پر کُتوں کا ذِکر بھی شامل کر دِیا،

جبکہ """ الجوارح """ جانوروں اور پرندوں میں سے شکار کرنے والے ایسے سب ہی جانوروں کا کہا جاتا ہے جو شِکار کو زخمی کرتے ہوئے شِکار کرتے ہیں ، جیسا کہ شیر ، چیتا، بھیڑیا، کتا، وغیرہ، اور عُقاب ، باز، شاھین ، وغیرہ، اور """ الجوارح """ کمائی کرنے والے کو کہتے ہیں، جو اپنے علاوہ کِسی دُوسرے کے لیے کمائی کرے، اس لیے اِنسان کے کچھ اعضاء کو بھی """ جوارح """ کہا جاتا ہے،

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں """ الجوارح """ میں یہ دونوں ہی مفہوم پائے جاتے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

""" مکلِّبین """، """ مکلِّب """ کی جمع ہے، اور """مکلِّب """(ل کے نیچے زیر کے ساتھ) جانوروں کو شِکار کی تربیت دینے والے کو کہا جاتا ہے،

اِنسان سے تربیت پا کر اُس تربیت کے مطابق شِکار کرنے والے جانور صِرف کتے ہی نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اب تک یہ معاملہ صِرف کُتوں تک محدود ہے ، اِنسان دیگر جانوروں کو شکار کرنے کے لیے دیگر جانوروں کو بھی استعمال کرتا چلا آ رہا ہے ، جن میں چوپایے بھی ہیں اور مختلف پرندے بھی جیسا کہ عُقاب ، باز، شاھین وغیرہ، شِکار کرنے کے لیے تربیت پائے ہوئے سب ہی جانور اِس آیت کریمہ میں مذکور """ الجوارح """ کہا جاتا ہے،

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِن سب ہی جانوروں کے ذریعے شکار کیے ہوئے جانوروں کے حلال ہونے کا حکم فرمایا ہے، جو سارے ہی اِنسانی معاشرے میں قیامت تک شِکار کے لیے اِستعمال ہونے والے جانوروں کے لیے ہے، صِرف کِسی ایک معاشرے یا کِسی خاص وقت تک کے لیے محدود نہیں،

اگر ایسا سمجھا جائے تو دُوسرے جانوروں کے ذریعے کیا ہوا شِکار تو حرام ہو گیا !!!

کیا اعتراض کرنے والا یہ فتویٰ دے سکتا ہے کہ کتے کے علاوہ کِسی بھی اور جانور کے ذریعے کیا گیا شکار کھانا حرام ہے ؟؟؟

اور اسی طرح """مکلِّبین """ سے مُراد صِرف کُتوں کو تربیت دینے والے ہی نہیں ہیں ، بلکہ شِکار کرنے والے پالتو جانوروں کو شِکار کی تربیت دینے والوں کا ذِکر ہے،

چونکہ اس کام کے لیے قدیم سے ہی عام طور پر کُتوں کو استعمال کیا جاتا تھا ، اس لیے شکاری جانوروں کو شکار کی تربیت دینے والوں کا یہ نام لفظ """کلب """ سے مشتق ہو کر معروف ہو گیا،

پس یہ بات تفسیر ، حدیث اور لُغت سے ثابت شُدہ ہے کہ آیت کریمہ میں استعمال کردہ لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

"""مکلِّبین""" کا معنی یا مفہوم کتے نہیں ، بلکہ شِکار کرنے والے جانوروں کو تربیت دینے والے لوگ ہیں، اور وہ تربیت بھی صِرف کُتوں کی تربیت نہیں ہے،

ملاحظہ کیجیے قارئین کرام کہ اعتراض کرنے والے نے اپنی خود ساختہ """خِلافِ قُران، قُران فہمی""" کے زعم میں اللہ کے کلام کے معنی اور مفہوم کو بالکل ہی بدل کر رکھ دِیا اور پھر اپنی کی ہوئی اس معنوی تحریف کی تائید کے لیے یہ بھی لکھ مارا کہ :::

"""""" (کلب ہر چیز پھاڑ دینے والے درندے کے لیے استعمال ہو سکتا ہے، لیکن خصوصی طور پہ یہ لفظ کتے کے لیے مخصوص ہے جیسا کہ سورہ اعراف کی آیت 176 میں اصحابِ کہف کے ساتھی کتے کے لیے کلب کا لفظ استعمال ہوا ہے) """""""،

اِن شاء اللہ ، یہاں تک کی معلومات سے یہ حقیقت مزید کُھل کر سامنے آ چکی ہو گی کہ اعتراض کرنے والا یا تو جاھل مطلق ہے اور یا پھر جان بوجھ کر اللہ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی صحیح ثابت شُدہ سُنّت شریفہ ، جو کہ اللہ کے دِین کی دُوسری بنیاد ہے ، کے خِلاف کام کرتا ہے،

اِن شاء اللہ ، اگلی فرصت میں اس شخص کے باقی شُدہ اعتراضات اور خرافات کا علمی جائزہ پیش کروں گا۔

""" صحیح سُنّت شریفہ کے اِنکاریوں کے اعتراضات کی ٹارگٹ کلنگ، پانچواں فائر """

اعتراض کرنے والے نے اپنی جہالت یا اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے دُشمنی کے غُبار میں سوائے کلام اللہ ، صحیح احادیث کے اپنی طرف سے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ خرافات سے زیادہ کچھ اور نہیں ہے ، الحمد للہ سابقہ چار حصوں میں قُران کریم ، صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ اور اِسلامی علوم کے قوانین و قواعد کے دلائل کے ساتھ اعتراضی کی کاروائیوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

حقیقت ظاہر ہو چکی ہے،

اب اِس پانچویں حصے میں کچھ مزید ملاحظہ فرمایے:

اعتراضی نے اپنے اعتراضات کی تائید میں، اور کُتوں کی وکالت میں اللہ کے کلام پاک میں معنوی تحریف جاری رکھتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ """"قُران کریم میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ چند انقلابی ذہنیت کے حامل نوجوان اپنے زمانہ کے جاگیر داروں، بادشاہ اور ظالم سرمایہ داروں سے کچھ عرصہ کے لیے Walk out کر کے ایک پوشیدہ غار میں جا کر رہائش رکھ بیٹھے تھے تو ان کے ساتھ ان کا ایک کتا بھی تھا۔ اس کتے کی حفاظتی تدابیر کی تعریف قرآن نے ان الفاظ میں کی ہے:

وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ (سورہ کہف۔آیت 18)

یعنی ان کا کتا بھی ان کی حفاظت کے لیے اپنے بازو پھیلائے ہوئے غار کے منہ پر بیٹھا رہتا تھا۔ اور یہ انداز ایسا ہوتا تھا کہ جو انقلابی پیچھے سوئے ہوتے تھے، تو کتا سامنے Attention بیٹھا ہوتا تھا۔اور قُران پھر فرماتا ہے کہ:

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ (سورہ کہف۔آیت 18)

اگر اسے اس انداز میں کوئی دیکھتا تو ڈر کے مارے بھاگ ہی کھڑا ہوتا

المختصر کتا شکار وغیرہ کے علاوہ اِنسانوں کی فوجی، دفاعی اور انوسٹی گیشن ضروریات کے لیے ایک بہت ہی مفید جانور ہے۔""""،

قارئین کرام،،،، اس منقولہ بالا اقتباس میں اعتراضی نے سوائے اللہ کے کلام کے جو کچھ بھی لکھا ہے سراسر جھوٹ ہے، اور اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ پر جھوٹ ہے، ترجمہ بھی بالکل غلط طور پر اس انداز میں کیا گیا ہے جو اس خائن شخص کی حمایت کرنے والا ہو سکے، یہ سب کاروائیاں اعتراض کرنے والے کی بد دیانتی کا ایک اور مُنہ بولتا ثبوت ہے،

قارئین کرام۔ اعتراضی کی منقولہ بالا خرافاتی باتوں کا جواب پیش کرنے سے پہلے یاد کرواتا چلوں کہ یہ شخص قُران کریم کو اللہ کا کلام نہیں بلکہ کوئی ایسی مخلوق سمجھتا ہے جسے اللہ نے بات کرنے کی صلاحیت دی ہو، اور اس کا ایسا سمجھنا بھی اس شخص کی """خِلافِ قُران، قُران فہمی """ کے بہت سے دلائل میں سے ایک ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

محترم قارئین، اللہ جلّ وعلانے سُورت کہف میں جن اصحاب کہف کا ذِکر کیا وہ یقیناً جوان عمر کے تھے ، لیکن اعتراضی نے انہیں جس طرح کے انقلابی بناکر دکھانے کی کوشش کی ہے وہ لوگ ویسے تو نہ تھے ،

پڑنے والوں کو متاثر کرنے کے لیے ، """ زمانے کے جاگیرداروں ، بادشاہ ، سرمایہ داروں کے خِلاف انقلاب """ جیسے اِلفاظ لکھ کر جو انقلابی صفات اعتراضی نے لکھی ہیں ، یہ تو قُرآن کریم میں مذکور نہیں ہیں ، کیا انقلابی کو کسی ایرانی نے بھاڑہ دے کر یہ صِفات اس سے لکھوائی ہیں !!! ؟؟؟

یا اس پر وحی نازل ہوئی ہے !!! ؟؟؟

آیے سُورت کہف میں اس واقعہ کے اُتنے حصے کا مُطالعہ کرتے ہیں جسے جھوٹے اور خائن اعتراضی نے اپنی """ خِلافِ قُران ، قُرانی فہمی """ اور """ رسول دُشمنی """ کو ہی درست دکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کے لیے استعمال کر ڈالا ہے، اور اس کا انجام اللہ تعالیٰ نے اسی سُورت الکھف میں اسی اصحابِ کہف کے واقعے میں بھی ذِکر فرما رکھا ہے ، لیکن اس اعتراضی کو اس کی بھی سمجھ نہیں آئی ،،، یا سمجھ کر بھی نا سمجھ بن گیا ،،، یا وہ اس پر اِیمان ہی نہیں رکھتا !!! ؟؟؟

اور نہ ہی اسے اصحابِ کہف کے اس واقعے کے بیان میں سے یہ سمجھ آیا کہ اِس واقعہ میں اس کے اور اس کے ہم مسلکوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اور بھی کچھ خبریں عطا کر رکھی ہیں ، ان شاءاللہ ابھی ہم ان سب کا مُطالعہ کرتے ہیں ،

محترم قارئین ، بغور مُطالعہ کیجیے گا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے ، اور اس بد دیانت اعتراضی نے کس طرح اللہ کے کلام کے معنیٰ کو تبدیل کر کے ، اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے دُشمنی کی تپش نکالنے کی گندی اور بدبودار کوشش کی ہے ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سُورت الکہف میں اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ نے اصحاب ِ کہف کا واقعہ اِس طرح بیان فرمایا:::

(((((نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَأَهُم بِٱلۡحَقِّۚ إِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ ءَامَنُواْ بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنَٰهُمۡ هُدًى O وَرَبَطۡنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمۡ إِذۡ قَامُواْ فَقَالُواْ رَبُّنَا رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ لَن نَّدۡعُوَاْ مِن دُونِهِۦٓ إِلَٰهٗاۖ لَّقَدۡ قُلۡنَآ إِذٗا شَطَطًا O هَٰٓؤُلَآءِ قَوۡمُنَا ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةٗۖ لَّوۡلَا يَأۡتُونَ عَلَيۡهِم بِسُلۡطَٰنِۭ بَيِّنٖۖ فَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبٗا O وَإِذِ ٱعۡتَزَلۡتُمُوهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ فَأۡوُۥٓاْ إِلَى ٱلۡكَهۡفِ يَنشُرۡ لَكُمۡ رَبُّكُم مِّن رَّحۡمَتِهِۦ وَيُهَيِّئۡ لَكُم مِّنۡ أَمۡرِكُم مِّرۡفَقٗا O وَتَرَى ٱلشَّمۡسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَٰوَرُ عَن كَهۡفِهِمۡ ذَاتَ ٱلۡيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقۡرِضُهُمۡ ذَاتَ ٱلشِّمَالِ وَهُمۡ فِي فَجۡوَةٖ مِّنۡهُۚ ذَٰلِكَ مِنۡ ءَايَٰتِ ٱللَّهِۗ مَن يَهۡدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلۡمُهۡتَدِۖ وَمَن يُضۡلِلۡ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ وَلِيّٗا مُّرۡشِدٗا Oوَتَحۡسَبُهُمۡ أَيۡقَاظٗا وَهُمۡ رُقُودٞۚ وَنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ ٱلۡيَمِينِ وَذَاتَ ٱلشِّمَالِۖ وَكَلۡبُهُم بَٰسِطٞ ذِرَاعَيۡهِ بِٱلۡوَصِيدِۚ لَوِ ٱطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارٗا وَلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبٗا::: ہم (اے محمد) آپ پر اُن لوگوں کا واقعہ حق کے ساتھ بیان کرتے ہیں، وہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے رب پر اِیمان لائے اور ہم نے انہیں ہدایت میں بڑھاوا عطاء فرمایا Oاور ہم نے اُن کے دِلوں کو مضبوط کیا، جب وہ لوگ (کفر اور شرک کے خِلاف) کھڑے ہو گے اور انہوں نے کہا، ہمارا رب تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اُس کے علاوہ کِسی بھی اور کو معبود (کے طور پر) نہیں پکاریں گے، (اور) اگر ہم نے ایسا کیا تو یقیناً ہم بہت بڑی بات کہیں گے Oیہ جو ہماری قوم ہے انہوں نے تو اس (آسمانوں اور زمین کے رب) کے علاوہ اور معبود اپنا رکھے ہیں، یہ (ہماری قوم کے) لوگ (اپنے اُن جھوٹے خود ساختہ) معبودوں (کے حق ہونے) کی کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتے؟ پس (اپنی جان پر) اُس سے بڑا ظلم کرنے والا اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے Oاور اب جبکہ تم نے ان (کافروں اور مشرکوں) سے، اور جس جس کی بھی یہ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں (ان سب سے) کنارہ کشی کر لی ہے تو غار میں چل کر پناہ لے لو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تم لوگوں کا رب اُس کی رحمت کو تم لوگوں کے لیے وسیع کر دے گا، اور تُم لوگوں کے کام کے لیے آسانی مہیا فرما دے گا O اور اگر آپ ان لوگوں کو غار میں دیکھتے (تو آپ کو یہ منظر آتا) کہ جب سورج نکلتا تھا تو ان کے غار سے (دھوپ ڈالے بغیر) دائیں طرف چلا جاتا تھا، اور جب غروب ہوتا تھا تواُن (لوگوں پر شعاعیں ڈالنے) سے بچ کر بائیں طرف نکل جاتا تھا، اور وہ لوگ غار کے اندر ایک کھلی جگہ میں پڑے ہوئے ہیں، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے، جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے، اور جسے اللہ گمراہ کر دے آپ اُس کے لیے کوئی بھی (ہدایت کا) راستہ دکھانے والا مددگار نہیں پا سکتے O اور آپ انہیں (دیکھ کر) جاگتا ہوئے سمجھتے، لیکن وہ سو رہے ہیں، اور ہم انہیں دائیں اور بائیں کروٹیں پلٹاتے ہیں، اور انکا کتا اپنی دونوں کلائیاں بچھائے ہوئے (غار کے) دھانے پر (سویا ہوا) تھا، اگر آپ انہیں جھانک کر دیکھ لیتے تو اُن سے فرار ہو جاتے، اور ان (کے منظر) سے خوف زدہ ہو جاتے))))

☜☜☜ قارئین کرام، اللہ جلّ جلالہُ کے اس مذکورہ بالا کلام میں بڑی ہی وضاحت سے یہ بتایا گیا ہے کہ اصحاب ِکہف """ زمانے کے جاگیر داروں، بادشاہ، سرمایہ داروں کے خِلاف انقلاب """ برپا کرنے والے انقلابی نہیں تھے، بلکہ اپنی ساری ہی قوم کے شِرک اور کفر کے خِلاف اللہ کی توحید پر ایمان لانے والے تھے، اور اپنی قوم کے سامنے مادی طور پر کمزور تھے لہذا اپنا ایمان بچاتے ہوئے اور اپنی قوم کے شر سے بچنے کے لیے کِسی غار میں جا کر پناہ گزیں ہوئے، اُن کا انقلاب ان کی اپنی ذاتوں تک محدود تھا، """ زمانے کے جاگیر داروں، بادشاہ، سرمایہ داروں کے خِلاف """ نہیں،

☜☜☜ محترم قارئین، جس طرح کتے کی فطری عادات میں سے ہے کہ وہ مشقت، پیاس، یا تکلیف وغیرہ میں ہو یا آرام کی حالت میں، عموماً اپنی زبان لٹکائے رکھتا ہے، جسے بنیاد بنا کر اعتراضی نے بہت سے خرافات لکھ ماری تھیں، (جن کی اصلیت پچھلے حصے میں واضح ہو چکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہے) اِسی طرح کتے کی فطری عادات میں سے ہے کہ جب وہ بیٹھتا ہے تو اپنی دونوں کلائیاں بچھا کر بیٹھتا ہے، خواہ وہ کسی کی چوکیداری کرنے بیٹھا ہو یا یُوں ہی بیٹھا ہو، **اور عموماً اسی انداز میں سویا بھی رہتا ہے**، یہ سب کچھ آج بھی مشاہدے سے ثابت ہے،

☜☜☜ **قارئین کرام**، اِن شاءاللہ آپ صاحبان کو یاد ہو گا کہ اعتراضی نے ایک صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف میں پیاسے کتے کے کنویں کے اِرد گرد زبان لٹکائے ہوئے چکر لگانے کے ذِکر کے لیے فرمائے گئے لفظ """یلھث""" کو کتے کی فطری عادت کہہ کر محدثین کرام رحمہم اللہ پر جھوٹے الزامات لگائے تھے، الحمد للہ اعتراضی کی اُن ساری خرافات کا بطلان ثابت ہو چکا، اور سبحان اللہ، قربان جاؤں اللہ کی قدرت پر جس نے چند ہی صفحات کے بعد اعتراضی کے عمل میں وہ کچھ ظاہر کروا دِیا جس کا جھوٹا الزام اُس نے محدثین کرام رحمہم اللہ نے پر لگایا تھا،

کہ کتے کے بیٹھنے کے فطری انداز کو صِرف اور صِرف اپنی تخلیلاتی دُھند میں بنائے ہوئے انقلابیوں کی حفاظت کرنے والا Attention چوکیدار بنا دِکھانے کی کوشش میں اللہ کے کلام پاک کو اپنی """خِلاف ِقُران، قُران فہمی""" کی سیاہی سے داغدار کرنے کی بھرپور کوشش کی، جی ہاں دیکھیے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے تو یہ ہی فرمایا ہے کہ ((((وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ:::**اور ان کا کتا اپنی دونوں کلائیاں بچھائے ہوئے (غار کے) دھانے پر (سویا ہوا) تھا**)))) جس میں سے کِسی بھی طور صِرف یہ معنی اور مفہوم نہیں نکالا جا سکتا کہ وہ کتا Attention چوکیدار بنے ہوئے اصحاب ِکہف کی حفاظت کرتا رہا، جیسا کہ بد دیانت اعتراضی نے لکھا:::

"""""قُران کریم میں اصحابِ کہف کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ چند انقلابی ذہنیت کے حامل نوجوان اپنے زمانہ کے جاگیرداروں، بادشاہ اور ظالم سرمایہ داروں سے کچھ عرصہ کے لیے Walk out کر کے ایک پوشیدہ غار میں جا کر رہائش رکھ بیٹھے تھے تو ان کے ساتھ ان کا ایک کتا بھی تھا۔ اس کتے کی حفاظتی تدابیر کی تعریف قرآن نے ان اِلفاظ میں کی ہے:

وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ (سورہ کہف۔آیت 18)

یعنی ان کا کتا بھی ان کی حفاظت کے لیے اپنے بازو پھیلائے ہوئے غار کے منہ پر بیٹھا رہتا تھا۔اور یہ انداز ایسا ہوتا تھا کہ جو انقلابی پیچھے سوئے ہوتے تھے، تو کتا سامنے Attention بیٹھا ہوتا تھا۔""""""،

ان شاء اللہ سب ہی قارئین آسانی سے یہ سمجھ چکے ہوں گے کہ ((((وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ)))) وہ ترجمہ اور مفہوم کسی بھی طور نہیں بنتا جو جھوٹی باتیں اور الزامات گھڑنے والے اعتراضی نے بناڈالا،

جی ہاں ، محترم قارئین ، اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان شریف ((((وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ)))) کا معنی اور مفہوم وہی بنتا ہے جو میں نے ترجمہ میں بیان کیا ہے کہ ((((اور ان کا کتا اپنی دونوں کلائیاں بچھائے ہوئے (غار کے) دھانے پر (سویا ہوا) تھا))))،

اور یہ مفہوم اس لیے کہ اللہ جلّ وعلا کی طرف سے ایسی کوئی خبر نہیں دی گئی کہ اصحاب ءکہف کا کتا تین سو نو سال تک جاگ کر ان کی چوکیداری کرتا رہا، بلکہ سیاق و سباق اور تسلسل کلام کے مطابق یہ ہی سمجھ آتا ہے کہ وہ کتا بھی غار کے دھانے پر اپنی دونوں کلائیاں بچھائے ہوئے سو رہا تھا،

☜☜☜ اعتراض کرنے والا قُران کریم میں سے ہی کوئی ایسی خبر دکھائے جس سے وہ کچھ ثابت ہو سکے جو کچھ اس نے لکھا ورنہ بلا شک و شبہ اُس نے وہی کچھ کیا ہے جِس کا جھوٹا الزام وہ محدثین کرام رحمھم اللہ پر لگاتا ہے ، اور یقیناً اس نے اپنی ہوائے نفس ، اور اپنے مرشدوں کی گمراہی کی اتباع کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے،

قارئین کرام، چلتے چلتےیُوں ہی قُران فہمی کے دعوے داروں سے سُورت الکھف کی انہی آیات مُبارکہ کے بارے میں دو سوال کرتا چلوں، جس کا جواب یقیناً وہ نہیں دے سکتے اِن شاء اللہ،

✷✷✷ اعتراض کرنے والا، یا اُس کا کوئی بھی ہم مسلک یہ بتائے، اور صِرف قُران کریم میں سے بتائے ، کِسی روایت کے بل بوتے پر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کریم ((((وَتَحْسَبُهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ:::اور آپ انہیں (دیکھ کر) جاگتا ہوئے سمجھتے، لیکن وہ سو رہے ہیں، اور ہم انہیں دائیں اور بائیں کروٹیں پلٹاتے ہیں)))) میں جو کیفیت ذِکر فرمائی گئی ہے اس کی تشریح تو کردیں کہ اصحابِ کہف کی ایسی کونسی حالت تھی کہ جس کی بنا پر انہیں دیکھنے والا انہیں سوئے ہوئے ہونے کے باجود جاگا ہوا سمجھتا؟؟؟؟؟

✷✷✷ اور دُوسرا سوال یہ کہ اللہ جلّ و عزّ کے فرمان شریف (((وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ:::اور ہم انہیں دائیں اور بائیں کروٹیں پلٹاتے ہیں)))) کے بارے میں بھی کچھ بتائیں کہ کیا اللہ تعالیٰ ان کی کروٹیں کس طرح پلٹاتے تھے؟؟؟؟؟ اور کب کب پلٹاتے تھے؟؟؟؟؟

کب کب چلیے قارئین کرام، اب اعتراضی کی طرف سے اللہ سُبحانہُ وتعالیٰ کے کلام پاک میں کی گئی اگلی معنوی تحریف کی طرف، اس کی منقولہ بالا خرافات کے اختتام میں لکھتا ہے:::

"""""اور قُران پھر فرماتا ہے کہ:

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ (سورہ کہف۔آیت 18)

اگر اسے اس انداز میں کوئی دیکھتا تو ڈر کے مارے بھاگ ہی کھڑا ہوتا

المختصر کتا شکار وغیرہ کے علاوہ اِنسانوں کی فوجی، دفاعی اور انوسٹی گیشن ضروریات کے لیے ایک بہت ہی مفید جانور ہے۔"""""،

محترم قارئین، ایک دفعہ پھر یاد کرواتا چلوں کہ یہ شخص قُران کریم کو اللہ کا کلام نہیں بلکہ کوئی ایسی مخلوق سمجھتا ہے جسے اللہ نے بات کرنے کی صلاحیت دی ہو، اور اس کا ایسا سمجھنا بھی اس شخص کی """خِلافِ قُران، قُران فہمی""" کے بہت سے دلائل میں سے ایک ہے،

☜☜☜ اس کے بعد آپ اس اعتراضی کا لکھا ہوا ترجمہ دیکھیے، اور اس کا موازنہ کِسی بھی ترجمے کے ساتھ کیجیے، آپ کو بالکل وضاحت سے سمجھ آ جائے گا کہ اس نے کس قدر بد دیانتی اور خیانت سے کام لے کر اپنی گمراہی کو اللہ کے کلام کی آڑ میں چھپانے کی گندی گناہ آلود کوشش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کرتے ہوئے اللہ کے کلام کی معنی تحریف کی ہے،

☜☜☜ اعتراض کرنے والے نے آیت شریفہ کا یہ حصہ لکھا ہے کہ ((((لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ)))) اور اس حصے میں """عَلَيْهِمْ""" اور """مِنْهُمْ""" میں """هُم""" جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے، یعنی یہ کِسی ایک کا ذِکر نہیں، یقینی طور پر دو سے زیادہ کا ذِکر ہے، اور اس خائن اعتراضی نے ترجمے میں صِرف اکیلے کتے کا ذِکر کیا،

اس آیت مُبارکہ کے اگلے حصے میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی انداز اور تسلسل میں جمع کی ضمیر استعمال فرماتے ہوئے ((((فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا)))) سب کا ہی ذِکر کیا ہے، اور سیاق و سباق کی رُو سے جمع کی ضمیر اصحاب ِکہف کا ذِکر لیے ہوئے ہے،

اعتراضی کِسی طور قُرآن کریم میں سے اس کا ہی ثبوت پیش نہیں کر سکتا کہ جمع کی اِس ضمیر میں کتے کا ذِکر بھی شامل ہے، لیکن اس نے اس ضمیر کو اکیلے کتے کا ہی ذِکر بنا ڈالا،

محترم قارئین، آپ نے دیکھ لیا، اور ان شاء اللہ سمجھ بھی لیا ہو گا کہ اعتراض کرنے نے کس طرح کُتوں سے محبت کرنے والوں کو خوش کرنے کے لیے کُتوں کی وکالت کرتے ہوئے اللہ جلّ و عزّ کے کلام پاک کی معنوی تحریف کی ہے، اور نام لیتا ہے قُران کریم کی اتباع کا،

میں نے کچھ دیر پہلے کہا تھا کہ """اِس واقعہ میں اس کے اور اس کے ہم مسلکوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اور بھی کچھ خبریں عطا کر رکھی ہیں، ان شاءاللہ ابھی ہم ان سب کا مُطالعہ کرتے ہیں"""، اور وہ خبریں یہ ہے کہ ((((فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا::: پس (اپنی جان پر)اُس سے بڑا ظلم کرنے والا اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے))))، اور،

((((مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا::: جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے، اور جسے اللہ گمراہ کر دے آپ اُس کے لیے کوئی بھی (ہدایت کا) راستہ دکھانے والا مددگار نہیں پا سکتے)))) اور ایک دُوسرے مقام پر اللہ جلّ و علا نے ایسے لوگوں کا یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

انجام بھی ذِکر فرمایا ہے

((((فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ::: پس (اپنی جان پر) اُس سے بڑا ظلم کرنے والا اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے اور وہ کوئی علم نہیں رکھتا (یعنی اپنی جہالت اور نفس کی پُوجا میں حق جانے بغیر اللہ پر جھوٹ باندھ کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے)، یقیناً اللہ ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا)))) سُورت الانعام (6)/آیت 144،

اللہ جلّ جلالہُ پر جھوٹ باندھنے والے کے خوفناک تباہ کن انجام کی بہت سی خبریں اللہ تعالیٰ نے اپنی اسی قُران کریم میں دی ہیں، جو شاید اعتراض کرنے والوں کو نظر نہیں آتیں، اور وہ اپنی خرافات کو درست دکھانے کے لیے اللہ جلّ ثناوہُ پر جھوٹ باندھتے رہتے ہیں،

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو توفیق دے کہ یہ لوگ اپنے ان افکار و افعال سے توبہ کر لیں اور اپنے کیے ہوئے ان گناہوں کے ازالے کے لیے کام کریں۔

اعتراض کرنے والا چور مچائے شور کے مصداق، اپنی دبدیانتی اور اللہ کے دین سے دُشمنی کی طرف سے دُوسروں کی توجہ ہٹانے کے لیے اُمت کے اماموں کے بارے میں تو کہتا ہے:::

"""""یہ جو زیرک اور چالاک و ہوشیار ایرانی اسورہ کے کرائے پہ رکھے گئے اماموں اور راویوں Anti-dog روایات مل بیٹھ کر ٹیم ورک کے طور پہ تیار کی ہیں، ان کا مقصد ہی امت مسلمہ کو ان مفت کے محافظوں اور سراغ رسانوں شکاریوں سے محروم کرنا تھا۔ اس لیے اس قسم کی روایات تیار کی گئیں جن کے پیچھے دفاعی امور اور فوجی معاملات میں مسلمانوں کو بے دست و پا کرنا تھا۔"""""

قارئین کرام ۔۔۔ صحیح ثابت شدہ احادیث میں تو حفاظت، چوکیداری اور شکار کے لیے ہی کتا پالنے کی اجازت ہے، ان احادیث میں ایک دو کا ذِکر تو یہ اعتراضی خود بھی کر چکا ہے، تو کیا چند صفحات لکھنے میں ہی یہ بھول گیا کہ پیچھے کیا لکھ آیا ہے !!!؟؟؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

یا جان بوجھ کر اور صِرف اور صِرف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے دُشمنی کی جلن میں پڑھنے والوں کو غچہ دینے کی کوشش کر گیا ہے !!!؟؟؟

بہر حال اس کی ان منقولہ باتوں کا سبب جو کچھ بھی رہا ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کی اپنی ہی باتوں کی تردید اس کی اپنی ہی باتوں سے کروا کر اس شخص کی حقیقت دِکھا دی ہے،

قارئین کرام، کوئی اس سے پوچھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم، اور پھر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے مُبارک دور سے لے کر عُمر بن عبدالعزیز رحمہُ اللہ کے دور تک مسلمانوں نے جو لگ بھگ پچاس لاکھ مربع میل کے علاقے پر اِسلامی ریاست قائم کر دی تھی، وہ کیا کُتوں کی مدد سے کی گئی تھی ؟؟؟

مسلمانوں کی فوجوں میں، چھاونیوں میں، گھروں میں بازاروں میں کتنے حفاظتی کتے پائے جاتے تھے،

اور جب مسلمانوں انحطاط کا شکار ہونا شروع ہوئے اور ہنوز ہو رہے ہیں، تو کیا یہ کُتوں کی کمی سے ہے ؟؟؟

فی الوقت جو قومیں دفاعی اور فوجی امور میں مسلمانوں پر حاوی دکھائی دیتی ہیں، کیا ان کے دفاعی معاملات کتے چلاتے ہیں ؟؟؟ یا ان کی فوجیں کُتوں پر مشتمل ہیں ؟؟؟ خود کو اس وقت کی سپر پاور کہلانے والی فوج کی جائز و ناجائز معرکہ آرائیوں میں کتنے کتے شامل ہوتے ہیں ؟؟؟ کُتوں کے وکیل صاحب کوئی اعداد و شمار پیش کر سکتے ہیں ؟؟؟

کُتوں کی وکالت کرتے ہوئے اعتراضی نے، اللہ سُبحانہ و تعالیٰ پر، اور اس کی ایک صِفت، اُس کے کلام پر جو کہ اُس کی کتاب قُران کریم کی صُورت میں ہے، اُس پر مزید جھوٹ باندھتے ہوئے لکھا :::

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"""""کیا بات ہے قُران کریم جیسی عظیم الشان کتاب کی ! کہتا ہے کہ :

تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللهُ (سورہ المائدہ آیت 4)

جو بھی علم اللہ نے تمہیں اِنسانی معاملات کی بہتری اور مسائل کے حل کے لیے دیا ہے، اس میں سے ان کُتوں کو بھی سکھاؤ۔ انہیں بھی ویسے ہی تربیت یافتہ جانور بنا کر ان سے فائدہ اٹھاو۔ """""

اور پھر اپنی طرف سے اللہ کے کلام کی آڑ میں اللہ پر باندھے ہوئے اس جھوٹ کی تائید کے لیے ایک شاعر کی بات لکھ ماری ہے،

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی صحیح ثابت شُدہ بات تو اس کا دِل جلا کر رکھ دیتی ہے، محترم قارئین، اعتراضی کے منقولہ بالا ترجمے کو دیکھیے کہ اس نے کس قدر بد دیانتی سے کام لیتے ہوئے، اللہ جلّ و عزّ کے کلام پاک کو اپنی گمراہ سوچ و فِکر کا حمایتی دِکھانے کے لیے اُس کلام کریم میں اپنی ہی طرف سے کی ہوئی معنوی تحریف پر اصرار کرتے ہوئے شِکار کرنے والے جانوروں """الجوارح""" کو صِرف کُتوں تک محدود کر دِیا،

"""الجوارح""" کا معنی اور مفہوم کچھ ہی دیر پہلے واضح کر چکا ہوں،

اس بد دیانت اعتراضی کے مَن کی جلن صرف اتنے ہی جھوٹ بنانے پر کم نہیں ہوئی لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف یہ جھوٹ بھی منسوب کر دیا کہ """""جو بھی علم اللہ نے تمہیں اِنسانی معاملات کی بہتری اور مسائل کے حل کے لیے دیا ہے، اس میں سے ان کُتوں کو بھی سکھاؤ۔ انہیں بھی ویسے ہی تربیت یافتہ جانور بنا کر ان سے فائدہ اٹھاو۔ """""،

جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کلام پاک ((((تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللهُ)))) ایک مسلسل کلام کے تسلسل میں ہے جس کے مطابق اس کا یہ معنیٰ ہے کہ ((((تُم لوگ اُن (الجوارح) کو اُس میں سے سکھاتے ہو جو اللہ نے تُم لوگوں کو سکھایا))))، اور بڑا ہی صاف اور واضح ہے کہ شکار کرنے والے جانوروں کو شِکار کرنا سکھانے کی بات فرمائی گئی ہے، صِرف کُتوں کو اِنسانی معاملات کی بہتری اور مسائل کے حل کے لیے سیکھے ہوئے علوم سکھانے کا نہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اعتراضی نے کُتوں کی وکالت میں یا محبت میں صرف اسی پر اکتفاء نہیں کیا، بلکہ اپنے اس منقولہ بالا جملے میں اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے، اللہ کی طرف سے اِنسانوں کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ کُتوں کو بھی اسی طرح تربیت یافتہ بناؤ جس طرح اللہ نے تم لوگوں کو علم دیا ہے،

اعتراضی نے اپنی """خِلاف ِقُران، قُران فہمی""" کے مطابق کُتوں کو دفاعی اور فوجی معاملات کی ضرورت تو بنا ہی ڈالا تھا، اب اسے چاہیے کہ اپنی اس منقولہ بالا خرافات کے مطابق چند ایک کتے معاشیات دان بنا کر دکھائے، چند ایک ریاضی دان، چند ایک کیمیاء دان، چند ایک جغرافیاء دان بنا کر دِکھائے، چند ایک کو طبیب بنا لے، اور چند ایک مؤنث کو خواتین کے خصوصی معاملات کے لیے طبیبات بنا دے، آخر اُدھر بھی دونوں جنسوں کو ایک جیسا رکھنا ہو گا، چند ایک کو معمار بنا دکھائے، چند ایک کو مختلف گاڑیوں کے ڈرائیور،

چند ایک کو وکیل بنا دے، چند ایک کو اپنے معاملات نمٹانے کے لیے جج اور قاضی بنا لے،

چند ایک کو مکینکل انجنئیر نگ کرواڈالے، چند ایک کو الیکٹریکل، چند ایک کو سافٹ ویئر ڈائزیز بنا ڈالے، چند ایک کو ہارڈویئر، چلتے چلتے چند ایک کو سسکو کوالیفائیڈ بھی کروا دے، اور اپنی خرافات """"""جو بھی علم اللہ نے تمہیں اِنسانی معاملات کی بہتری اور مسائل کے حل کے لیے دیا ہے، اس میں سے ان کُتوں کو بھی سکھاؤ۔ انہیں بھی ویسے ہی تربیت یافتہ جانور بنا کر ان سے فائدہ اٹھاو۔ """""" پر عمل پیرا ہو اور اس کا خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکے۔

محترم قارئین، اِن شاء اللہ آپ صاحبان پر اعتراض کرنے والے کے اعتراضات کا باطل ہونا مزید واضح ہو چکا ہو گا، اِن شاء اللہ، اب اُس جھوٹے، بد دیانت کے اعتراضات اور خرافات کی ٹارگٹ کلنگ کے لیے چھٹا فائر ہو گا، اور اُس کے بعد اِن شاء اللہ اس کے اعتراضات اور خرافات کی آخری رمق تک نکالنے کے لیے صِرف ایک اور فائر ہی کافی رہے گا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

""" صحیح سُنّت شریفہ کے اِنکاریوں کے اعتراضات کی ٹارگٹ کلنگ، چھٹا فائر """

جس قُران کریم سے محبت، اور اس کی اتباع کے یہ لوگ دعوے کرتے ہیں، اپنی گمراہی کی رَو میں بہتے ہوئے اُسی قُران کریم میں بیان کردہ وضاحتوں کی صریح خِلاف ورزی، اور اِنکار کرتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی مخلوق """ملائکہ، یعنی فرشتوں """ کو وہ کچھ بنانے کی کوشش بھی کر ڈالی جو کچھ ان کی حقیقت کے خِلاف ہے اور اللہ جلّ وعلا کے فرامین کا کفر ہے،

اعتراض کرنے والا بھی جدید مادی علوم کے مارے ہوئے اُن لوگوں میں سے لگتا ہے جنہیں یہ ہدف دیا گیا ہے کہ وہ جدید مادی علوم کی معلومات کو کِسی بھی طور قُران کریم سے موافق ثابت کریں، اور قُران کریم میں بیان کردہ معلومات کو کِسی بھی طور جدید مادی علوم کے تابع کر دکھائیں، **اس چکر میں اس اعتراض کرنے والے نے اللہ جلّ جلالہُ کے فرامین کی صرف معنوی تحریف ہی نہیں کر ڈالی بلکہ وہ کچھ کہہ ڈالا ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرامین کا اِنکار یعنی کفر ہے ،،،،،جی ہاں، ابھی اِن شاء اللہ اگلی سطور میں یہ سب واضح ہوتا ہے،**

اپنی گمراہی کے اندھیرے میں بھٹکتے ہوئے اِس اعتراض کرنے والے نے ایک صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف پر اعتراض کرتے ہوئے، """ملائکہ، یعنی فرشتوں """ کے بارے میں لکھا ہے

:::

"""اسی طرح باب بدالخلق میں امام بخاری نے ایک اور حدیث ڈالی ہے جس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ :

"رسول ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی کتا ہو یا تصویر۔"

(بخاری شریف۔ جلد دوم۔ باب بداء الخلق۔ حدیث نمبر 547)

قارئین ادھر بھی روایت میں ملائکہ کے حقیقی معانی کے خِلاف ملائکہ کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ ملائکہ پر تفصیلی گفتگو کا یہاں وقت ہے نہ جگہ۔ البتہ مختصراً ملائکہ کا مفہوم پیش خدمت ہے۔ """

میرے محترم قارئین، اس بد دیانت شخص کی طرف سے """ملائکہ """ کے بارے میں اور اُن سے متعلق جو """خِلافِ قُران """ مفہوم پیش کیا گیا ہے، اُس کی حقیقت جاننے سے پہلے یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دیکھتے چلیے کہ اِس خائن نے ایک دفعہ پھر ایک صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف کو کچھ اُس طرح بد دیانتی کے ساتھ پیش کیا کہ جس طرح وہ اپنے بد مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کر سکے ،

یہ حدیث شریف امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہُ اللہ و رفع درجاتہُ نے اپنی صحیح میں، اِیمان والوں کی امی جان عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وأرضاھا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے اِن اِلفاظ مُبارکہ میں روایت کی ہے ::: ((((لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ صُورَةُ تَمَاثِيلَ:::فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا ہو ، یا تصویریں ہوں)))) صحیح البخاری/حدیث 3225/کتاب بدء الخلق/باب 7،

قارئین کرام ،اِسی باب میں ،اِس مذکورہ بالا حدیث شریف سے صِرف ایک اور حدیث شریف کے بعد وہ حدیث شریف بھی مروی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ خبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کو، اللہ کے دُوسرے رسول جبرئیل علیہ السلام نے دی تھی ،ملاحظہ فرمایے :::

سالم رحمہُ اللہ نے اپنے والد محترم عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہُما سے روایت کی کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہُما نے فرمایا کہ :::

"""جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے (اُن کے پاس تشریف لانے کا) وعدہ کیا(اور وعدے کے وقت پر وہاں نہ پہنچے ، جس کی وجہ سے رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کو پریشانی ہوئی ، جب اُن کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے ہوئی ، تو رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے رسول اللہ جبرئیل علیہ السلام سے شکوہ فرمایا) تو رسول اللہ جبرئیل علیہ السلام نے (رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے پاس اُن کے حجرہ شریف میں وعدے کے مطابق تشریف لانے میں دیر کا سبب بیان فرماتے ہوئے)اِرشاد فرمایا((((إِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلاَ كَلْبٌ::: ہم اس گھر میں داخل نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا ہو))))""" صحیح البخاری/حدیث 3227/کتاب بدء الخلق /باب 7،اور دیکھیے کتاب اللباس/حدیث 5960/باب 94،

کیا اعتراض کرنے والے بد دیانت جھوٹے کو یہ مذکورہ بالا حدیث مُبارکہ نظر نہیں آئی تھی ؟؟؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے دُشمنی کے جھونک میں اسے بھی نظر انداز کر کے اپنی """خِلافِ قُرآن """خرافات کو قران کریم کی آڑ مہیا کرنے کے کوشش کر ڈالی ؟؟؟

اللہ کے دو رسولوں علیہم السلام کی طرف سے دی گئی اس خبر کی روایت امی جان عائشہ رضی اللہ عنہا وأرضاھا،اور عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہما وأرضاھما کے علاوہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی کی ہے،

➢ رسول اللہ جبرئیل علیہ السلام ،اور رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی طرف سے دی گئی یہ خبر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے،اور اسی صحیح بخاری میں بھی مروی ہے ،دیکھیے کتاب المغازی/باب 12،

➢ اور یہ واقعہ امی جان میمونہ رضی اللہ عنہا وأرضاھا سے بھی صحیح اسناد کے ساتھ مروی ہے، سُنن ابو داؤد/حدیث 4159/کتاب اللباس/آخری باب، سُنن النسائی/حدیث 4293/کتاب الصید والذبائح/باب 9، صحیح مسلم/حدیث 5635/کتاب اللباس والزینۃ/باب 23،

➢ اور امی جان عائشہ رضی اللہ عنہا و أرضاھا سے صحیح بخاری شریف کے علاوہ بھی حدیث شریف کی دیگر کتب میں صحیح اسناد کے ساتھ مروی ہے، سُنن ابن ماجہ/حدیث 3782/کتاب اللباس/باب 44، صحیح مسلم/حدیث 5633/کتاب اللباس والزینۃ/باب 23،

(((ایک اضافی فائدہ::: صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی مذکورہ ہے کہ کتے کا ایک پلہ کِسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی چارپائی کے نیچے آن چُھپا تھا،جس کی وجہ سے رسول اللہ جبرئیل علیہ السلام وہاں داخل نہ ہوئے،یہ اس بات کی دلیل بھی ہے کہ رسول اللہ محمد صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو غیب کی صرف وہ ہی خبریں معلوم تھیں جتنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں بتائیں، انہیں ماکان ومایکون کا کلی علم غیب نہ تھا)))،

➢ اور یہ واقعہ اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہما سے بھی صحیح سند کے ساتھ مروی ہے، مسند احمد /حدیث 22404/مسند اسامہ بن زید میں سے حدیث رقم 30،امام الالبانی نے صحیح قرار دِیا، صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ/حدیث 4349،

➢ اور یہ واقعہ بریدہ رضی اللہ عنہُ سے بھی صحیح سند کے ساتھ مروی ہے، مُسند احمد/حدیث 23689/مسند اسامہ بن زید میں سے حدیث رقم 41،امام الالبانی نے صحیح قرار دِیا، صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ/حدیث 4349،اور صحیح الترغیب والترھیب/حدیث 3104،

لیکن اعتراض کرنے والے بد دیانت ، جھوٹے نے کُتوں کی وکالت کرتے ہوئے، صِرف ایک حدیث شریف کو لے کر اپنے مَن کی سیاہی قارئین کے دِل ودِماغ پر ڈالنے کی کوشش کی،

اب اس خائن کی اگلی خیانتوں کا محاسبہ کرنے کے لیے بڑھتے ہیں، اور جو کچھ اس نے اِس صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف کو جھوٹ دکھانے کے لیے """ملائکہ یعنی فرشتوں """ کی حقیقت کے بارے میں، اللہ پر جھوٹ باندھے ہیں ان کی اصلیت دیکھتے ہیں،

""" ملائکہ """ عنوان لگا کر، لکھتا ہے:::

"""لفظ ملائکہ "ملا" سے ماخوذ ہے۔ ملا، یملا، ملئن وغیرہ قُران کریم کے اِلفاظ ہیں جن کے لُغوی معانی ہیں کِسی چیز کو بھرنا، بھرا ہوا ہونا، لبریز ہونا۔ فامل ا۔ وہ بھر گئی۔ لاملئن جھنم (7-18) میں جہنم کو ضرور بھر دوں گا۔ مل ء۔ وہ مقدار جس سے کوئی چیز بھر جائے (لُغت تاج العروس) مالئون۔ بھرنے والے (37-66)
الملاء۔ بڑے بڑے سردار جن کے گھر مال سے بھرے ہوں، دولتمند سردار۔
اس توجیہہ سے ملائکہ کا مفہوم سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ بھرنے والے۔ جگہ پر کرنے والے۔"""

قارئین کرام ، اس بد دیانت جھوٹے نے لُغت کی جس کتاب کا ذِکر کرتے ہوئے """ ملائکۃ """ کا مادہ (روٹ ورڈ) """ ملاء """ بتانے کی کوشش کی ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

پہلی بات تو یہ کہ """ملاء """ کوئی لفظ نہیں، بلکہ """ملأ""" ہے، الف کے اوپر ہمزہ کے ساتھ نہ کہ الف کے بعد الگ منفصل ہمزہ کے ساتھ ،

دُوسری بات یہ کہ اِسی کتاب """تاج العروس """ میں ، جس کا ذِکر اعتراضی نے کیا ہے ، صاحب کتاب نے بڑی وضاحت کے ساتھ """ ملائكة """ کا ذکر مادہ """المَلَكُ""" کے تحت اِن اِلفاظ میں کیا ہے کہ """والمَلَكُ مُحَرَّكَةً : واحِدُ الملائِكَةِ والمَلائِكِ يَكُونُ واحِدًا وجَمْعًا ::: اور (آخری حرف ک کی) حرکت والا لفظ "المَلَكُ"، واحد ہے لفظ " الملائِكَةِ " کی ، اور لفظ "المَلائِكِ" واحد (کے طور پر) بھی (استعمال) ہو سکتا ہے اور جمع (کے طور پر) بھی """،

لیکن مادہ """ ملأ """ کے تحت کہیں بھی """ ملائكة """ کا ذِکر نہیں ہے ، نہ ہی اِس کتاب میں اور نہ ہی لُغت کی کِسی اور کتاب میں ، بلکہ سب ہی کتب میں ملائکہ کو مادہ """ المَلَكُ """ کے تحت ہی بیان کیا گیا ہے ،

الحمد للہ ، اعتراض کرنے والے کی ایک اور خیانت اور بد دیانتی ثابت ہوئی ، اور مزید یقین ہوا کہ یہ شخص اللہ کی کتاب کا محب نہیں ، بلکہ اس کا بھی دُشمن ہے ،

""" ملائکہ """ کے مفہوم میں لُغت کے نام پر دھوکہ دہی کی بے ہودہ کوشش کے مطابق اعتراض کرنے والے خائن نے مزید لکھا :::

"""زمین وآسمان کے درمیان ہمیں ظاہری طور پہ ایک خلاء سا نظر آتا ہے۔ یہ دراصل خلاء نہیں ہے بلکہ یہ ملاء ہے۔ درج بالا روایت کے تناظر میں ہم ملائکہ کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ملاء کا مطلب ہے کہ کئی اقسام کے ذرات جو اپنی انتہائی خفیف الوزنی کے باعث زمین کی کشش ثقل کی زد میں نہیں آتے بلکہ فضاء میں بھرے ہوئے معلق رہتے ہیں۔ان میں کئی ذرات اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ انہیں خوردبینی آنکھ بھی نہیں دیکھ پاتی۔"""

قارئین کرام ، مذکورہ بالا خرافات کا لُغوی اعتبار سے جھوٹ ہونا ثابت ہو چکا ، اعتراض کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے نے اپنی بد دیانتی کو جاری رکھتے ہوئے لفظ """ملائکہ """ کو """ملاء""" سے ہی ماخوذ دِکھانے کے چکر میں لُغوی طور پر فاش ہی نہیں بلکہ فحش غلطیاں کرتا گیا ہے،

جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا کہ لفظ """ملاء """ کوئی لفظ نہیں، بلکہ """ملأ""" ہے، پس اولاً تو اِس اعتراضی کی بات سِرے سے ہی غلط ہے، اور اگر اس کو کتابت کی غلطی سمجھ لیا جائے تو بھی درست لفظ """ملأ""" کا معنی """ بھرا ہوا """ نہیں ہوتا، جیسا کہ اِس خائن نے دکھانے کی کوشش کی ہے، کیونکہ یہ لفظ ماضی کا صیغہ ہے، کِسی صِفت کا نام نہیں، اور نہ ہی کِسی موصوف کا، اور نہ ہی کِسی ظرف کا،

لہٰذا اس لفظ کا معنی """اس نے بھر دیا""" بنتا ہے،

اور """ بھرا ہوا، یا بھری ہوئی """ کے لیے """مَلآنُ ومَمْلُوُّ ومَمْلوءٌۃ""" بنتا ہے،

اگر اس جھوٹے بد دیانت اعتراضی نے واقعتاً اپنی ہی ذکر کردہ کتاب """تاج العروس""" کا مُطالعہ کیا ہوتا تو شاید اس قدر واہیاتی سے ایسے جھوٹ لکھنے کی ہمت نہ کر پاتا،

اب اس شخص کو کیا کہیے جو چلا ہے صحیح احادیث شریفہ پر اعتراض کرنے، اور خود کو قُران کریم کا عالم دکھانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن عربی لُغت میں فعل، اسم ظرف، اسم مکان، اسم صفت ، اسم موصوف وغیرہ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا، جو کچھ اسے اس کی قُران و حدیث دشمنی کے دھویں میں اِدھر اُدھر ٹٹول ٹٹول کر سجھائی دیتا ہے اسے ہی درست ثابت کرنے کے لیے جھوٹ در جھوٹ لکھتا چلا جاتا ہے،

اور اللہ کے فرشتوں کو سائنس دانوں کے لیے مسخر، اور سائنس دانوں کے حکم کا پابند ثابت کرتے ہوئے اللہ کے فرمان کا کفر کرتے ہوئے لکھتا ہے:::

"""آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اگر یہ بات ہے تو پھر یہ اتنے خفیف الوزن اور غیر مرئی ذرات پھر ملائکہ کے اتنے بڑے فرائض کیسے سر انجام دے سکتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تو اس کے جواب میں عرض صرف اتنی ہے کہ ان ذرات سے کام لینا اس اِنسان کا کام ہے جسے ہم سائنس دان کہتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے قُران میں بتایا گیا ہے کہ "ملائکہ اِنسان کے آگے سجدہ ریز ہو گئے ۔"کائناتی قوتیں اِنسان کے لیے قابل تسخیر بن گئیں ۔"""

قارئین کرام، قُران کریم کے نام پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرامین کا اِنکار یعنی کفر کرنے والے کی ، یا جس کِسی کی خُرافات اِس نے نقل کی ہیں وہ خُرافات آپ نے پڑھ لیں، آیے اب اللہ جلّ جلالہُ کے فرامین پڑھتے ہیں، جن سے اِن شاء اللہ آپ پر واضح ہو جائے گا یہ لوگ صرف """ مُنکران حدیث """ ہی نہیں ہیں بلکہ """ مُنکران قُران """ بھی ہیں،

غور فرمایے محترم قارئین، اللہ جلّ وعُلا نے اِرشاد فرمایا ہے کہ ((((وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ::: اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں تو سب نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے، اُس نے تکبر کیا اور وہ کفر کرنے والوں میں سے ہو گیا)))) سُورت البقرہ (2)/آیت 34،

یعنی،،،، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو صِرف ایک شخص "آدم علیہ السلام" کو سجدہ کرنے کا حکم دِیا، اور صِرف اُنہی ایک شخص کو فرشتوں نے سجدہ کیا، اور یہ """ مُنکران قُران """ لوگ، اللہ کے اِس مذکورہ بالا فرمان پاک کا اِنکار کرتے ہوئے فرشتوں کا مسجود سائنس دانوں کو بنا چکے ہیں، کیا یہ اللہ کے مذکورہ بالا فرمان کا کفر نہیں ؟؟؟ اور کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے "خفیف الوزن ذرات" کو حکم دِیا تھا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں ؟؟؟

((((فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ::: پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں))))

::: ایک نکتہ ءِ فِکر ::: اللہ تعالیٰ نے اپنے اِس مذکورہ بالا بیان شریف میں واضح فرما دِیا ہے کہ ابلیس نے سجدہ نہیں کیا، اور یہ بات کِسی سے ڈھکی چھپی نہیں اس وقت دنیا بھر میں موجود کیمونیکشن ٹیکنالوجیز کے ذریعے جو کچھ کیا جاتا ہے اس کا کم از کم اسی فیصد حصہ ابلیسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کاروائیوں پر مشتمل ہوتا ہے، تو کیا خیال ہے یہ کیوں نہ سمجھا جائے کہ جن "خفیف الوزن ذرات" کو یہ """مُنکران قُران"""لوگ اللہ کے فرشتے دکھا کر سائنس دانوں کا تابع فرمان دکھانا چاہ رہے ہیں وہ "خفیف الوزن ذرات "ابلیس کے چیلے شیاطین ہیں جو اس کی کاروائیوں کی ترویج کے سائنسی ایجادات کو رواں دواں رکھتے ہیں،

خیر چھوڑیے، الحمد للہ ہمیں اس قسم کی عقلی اور فلسفیانہ موشگافیوں کی قطعاً کوئی حاجت نہیں کیونکہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب کریم قرآن حکیم میں سے ہی اِن """مُنکران قُران """کی خُرافات کے بُطلان کے بہت سے ثبوت موجود ہیں اور وہ ہی سب سے اعلیٰ اور مضبوط ثبوت ہیں آیے ہم اللہ کے قُران کریم میں سے اللہ کے فرامین مُبارکہ کی روشنی میں اِن اعتراضیوں کی گمراہیوں اور اِن کی طرف سے اللہ جلّ وعُلا پر لگائے گئے جھوٹوں کا جائزہ لیتے ہیں:::

اللہ سُبحانہُ وتعالیٰ کا اِرشاد پاک ہے ((((وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَاثًا أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ:::اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ رحمان کے بندے ہیں ، مؤنث بنا دیا ،کیا اِن لوگوں نے فرشتوں کی تخلیق ہوتے ہوئے دیکھا تھا ؟اِن کی یہ (جھوٹی)گواہی لکھی جائے گی اور ان لوگوں سے (اسکے بارے میں)سوال کیا جائے گا))))سُورت الزُخرف(43)/آیت 19،

غور فرمایے، محترم قارئین، قُران مجید کے نزول کے وقت موجود مشرک اِن اعتراضیوں سے اِس لحاظ سے بہتر تھے کہ اللہ کے فرشتوں کو صِرف مؤنث کہتے تھے، اور یہ اعتراضی ٹولہ تو فرشتوں کو محض "ذرات "اور وہ بھی "خفیف الوزن ذرات "بنائے ہوئے ہے،

اس مذکورہ بالا آیت کریمہ میں جو سوال اللہ تعالیٰ نےاُن مشرکوں سے کیا، وہی سوال آج اِن """مُنکران قُران""" اعتراضیوں سے بھی ہے کہ ((((أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ::: کیا اِن لوگوں نے فرشتوں کی تخلیق ہوتے ہوئے دیکھا تھا؟)))) جو یہ لوگ جانتے ہوں کہ فرشتے"""

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

خفیف الوزن ذرات """ہیں؟ بلکہ یہ ان لوگوں کا ایسا جھوٹ ہے جو یہ لوگ اللہ جلّ و عزّ کی ذات مُبارک پر لگا رہے ہیں،

جی ہاں یہ لوگ """قُران کریم اور حدیث شریف دونوں کے ہی مُنکر """ ہیں اور یقینی طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پاک اور صِفات علیا کے بارے میں اپنے گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے جھوٹ بول رہے ہیں،

یہ بھی اللہ کی اِسی کتاب قُران مجید میں اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ نے ہی فرمایا ہے کہ ((((أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ o أَلَا إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ::: کیا ہم نے فرشتوں کو مؤنث تخلیق کیا، اور یہ لوگ (تخلیق کے وقت) دیکھ رہے تھے (کہ ہم نے فرشتوں کو کیا اور کیسا تخلیق کیا؟)oہر گز نہیں (ایسا نہیں ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ) یہ تو ان لوگوں کی بُہتان تراشی میں سے (ایک جھوٹ) ہے جو یہ لوگ بول رہے ہیں)))) سُورت الصافات (37)/آیات 150،151،

پس اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسی قُران کریم میں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ اعتراضی ٹولہ قُران کریم کا نام لے کر اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ کے بارے میں جھوٹی گواہیاں دے رہے ہیں،

اور ان جھوٹے لوگوں کی یہ جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے وہی فرشتے لکھ رہے ہیں جن فرشتوں کو یہ جھوٹے بد دیانت لوگ "خفیف الوزن ذرات" قرار دے رہے ہیں(((((سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ::: اِن کی یہ (جھوٹی) گواہی لکھی جائے گی)))))

اور اگر یہ اعتراضی ٹولہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کی راہ پر نہیں آتا تو جو انجام اللہ کے فرشتوں کو مؤنث کہنے والے مُشرکوں کا بیان ہوا ،وہی اِن """مُنکران قُران """کا بھی ہوگا کہ (((((وَيُسْأَلُونَ::: اور ان لوگوں سے (اس کے بارے میں) سوال کیا جائے گا)))))اور جب اللہ اِن سے پوچھے گا تو اِن کی کوئی بھی تاویل کام آنے والی نہیں کیونکہ (((((أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ::: کیا جِس نے تخلیق کی ہے وہ (اپنی تخلیق و مخلوق کے بارے میں) نہیں جانتا، اور (یقیناً) وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(تو) اندر تک خُوب جاننے والا ہے)))) سُورت المُلک (67)/آیت 14،

محترم قارئین، ہمارے، آپ کے، فرشتوں کے اور ساری ہی مخلوق کے اکیلے لاشریک خالق اللہ جلّ جلالہُ نے اس بات کا اعلان فرما رکھا ہے کہ فرشتے اللہ کے بندے ہیں، اور صرف اسی کے حکموں کے پابند ہیں، لیکن یہ """ مُنکرِ قُرآن اعتراضی """ یا جس کی بھی باتیں اس نے نقل کر ماری ہیں وہ لوگ اللہ کے فرشتوں کو سائنس دانوں کے احکام و اشارات وغیرہ کا پابند دکھانے کی کوشش میں ہیں، کیا یہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کا اِنکار نہیں ؟؟؟

((((فَنَجۡعَل لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكَاذِبِينَ ::: پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں))))

اللہ کے فرشتوں کو """ کئی قسم کے انتہائی خفیف الوزن ذرات """، اور """ سائنس دانوں کے احکام کے مطابق کام کرنے والے """ قرار دینے والے کو، یا جن کی باتیں اس نے نقل کی ہیں ان سب جھوٹے بد دیانتوں کو ان کی """ قُرآن دُشمنی """ اور """ خِلافِ قُرآن، قُرآن فہمی """ میں شاید اللہ جلّ و عزّ کے یہ مذکورہ بالا فرامین دکھائی ہی نہیں دیے ہوں گے، اور نہ ہی وہ فرامین شریفہ دکھائی دیے ہوں گے جن فرامین میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے بارے میں مختلف خبریں بیان فرمائی ہیں،

یا اِن """ مُنکرانِ قُرآن و حدیث """ نے وہ اِرشادت الٰہی اگر دیکھے بھی ہوں گے تو شیطانی وساوس کی دُھند نے سمجھنے ہی نہ دیے ہوں گے۔ فاللّٰہُ أعلم عما حدث بھم و علی ما ساروا وضلّوا عن الحق،

قارئین کرام، اب اِن شاء اللہ آپ کے سامنے اللہ سُبحانہُ وتعالیٰ کے چند ایسے فرامین مُبارکہ پیش کر رہا ہوں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوق فرشتوں کی ہیئت، کیفیات اور صفات بیان فرمائی ہیں، آپ اللہ پاک کے ان فرامین مُبارکہ کو پڑھتے چلیے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اِن شاء اللہ، میری طرف سے کسی تشریح کے بغیر ہی، اعتراضی اور اس کے ہم مسلک و ہم مذھب """ مُنکران قُران """ کی خُرافات کی حقیقت آپ پر واضح ہوتی جائے گی :::

اللہ جلّ وعُلا اپنے فرشتوں کے بارے میں بتاتا ہے ((((یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِیكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُونَ اللهَ مَا أَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُونَ مَا یُؤْمَرُونَ ::: اے ایمان لانے والو، اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ (وہ آگ) جِس کا ایندھن اِنسان اور پتھر ہیں، اُس (آگ کی نگرانی) پر انتہائی مضبوط، طاقتور اور بہت ہی سخت گیر فرشتے مقرر ہیں، اللہ انہیں جو بھی حکم دیتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اور (اللہ کی طرف سے) جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے (صِرف) وہی کرتے ہیں)))) سُورت التحریم (66)/آیت 6،

اور قُران کریم کا نام لے کر قُران کریم سے دُشمنی کرنے والے، قُران کریم میں دی گئی معلومات اور دیے گئے احکام کا اِنکار کرنے والے یہ قُران دُشمن، قُران کے مُنکر لوگ، اللہ کے """ غِلَاظٌ شِدَادٌ ::: انتہائی مضبوط، طاقتور اور بہت ہی سخت گیر """ فرشتوں کو "خفیف الوزن ذرات" قرار دے رہے ہیں، اور انہیں "سائنس دانوں کے احکام کے مطابق کام کرنے والے" قرار دے رہے ہیں،

معاذ اللہ، کیا یہ """ غِلَاظٌ شِدَادٌ ::: انتہائی مضبوط، طاقتور اور بہت ہی سخت گیر """ فرشتے جہنم کی نگرانی اِن مُنکران قُران کے سائنس دانوں کے کہنے پر کرتے ہیں، اور کریں گے ؟؟؟ کیا اِن مُنکران قُران کی خرافات اللہ تعالیٰ کے اس مذکورہ بالا فرمان شریف کا اِنکار یعنی کفر نہیں ہے ؟؟؟

((((فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ::: پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں))))

اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اِنسانوں اور جِنّات میں سے قیامت تک ہونے والے گناہ گار جہنم ڈالے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ اور جہنم کے مابین یہ سوال و جواب ہو گا کہ ((((یَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ، وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِیدٍ ::: اُس دِن ہم جہنم سے (سوال کرتے ہوئے) کہیں گے کہ کیا تُم بھر گئی ہو ؟، اور وہ کہے گی (جی نہیں) کیا اور ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

؟))))سُورت ق(50)/آیت30،

قارئین کرام اتنی بڑی جہنم کی چوکیداری اور نگہبانی کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ ((((عَلَیْهَا تِسعَةَ عَشَرَ:::اُس(جہنم)پر اُنیس (نگران)مقرر ہیں))))سُورت المدثر(74)/آیت30،

ذرا لپک کر اِن"""قُران و حدیث کے اِنکاریوں"""سے پوچھیے تو سہی کہ کیا اتنی بڑی جہنم کی نگرانی کے لیے انیس"""خفیف الوزن ذرات"""مقرر ہیں؟؟؟

اور کیا معاذ اللہ، اُن ذرات سے اللہ کی بجائے سائنس دان کام لے رہے تھے، اور لے رہے ہیں، اور ہمیشہ ہمیشہ لیتے رہیں گے؟؟؟ کیا اِن مُنکران قُران کی خرافات اللہ تعالیٰ کے اس مذکورہ بالا فرمان شریف کا اِنکار یعنی کفر نہیں ہے؟؟؟

((((فَنَجعَل لَّعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ:::پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں))))

اللہ القادر القدیر اپنے فرشتوں کے بارے میں بتاتا ہے ((((الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ:::تمام تر سچی تعریف اللہ کے لیے ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو (بالکل نئے طور پر ابتداء سے) بنانے والا ہے، جس نے ملائکہ (فرشتوں) کو پیغام رسان بنایا، دو دو پروں والے، تین تین پروں والے، اور چار چار پروں والے (بنایا)، اللہ (اپنی مخلوق کی) تخلیق میں جو چاہے بڑھاتا ہے، یقیناً اللہ ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے))))سُورت فاطر(35)/ پہلی آیت،

لیکن،،،، یہ قُران دُشمن، قُران کے مُنکر لوگ فرشتوں کو "خفیف الوزن ذرات" قرار دے رہے ہیں، کیا یہ اللہ کے فرامین کا اِنکار یعنی کفر نہیں ہے؟؟؟

((((فَنَجعَل لَّعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ:::پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں))))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اللہ ذوالعرش المجید نے اپنے عرش کے بارے میں بتایا ہے ((((وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ:::اللہ کا عرش آسمانوں اور زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہے))))سُورت البقرہ (2)/آیت 255،

اور قیامت والے دِن اُس عرش کے اُٹھانے والوں کے بارے میں بتایا((((وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ:::اور اُس دِن آپ کے رب کا عرش آٹھ (فرشتوں) نے اُٹھا رکھا ہو گا))))سُورت الحاقہ (69)/آیت 17،

کیا اللہ کا وہ عرش جس نے آسمانوں اور زمین کو اپنے احاطہ میں لے رکھا ہے، اس عظیم عرش کو آٹھ "خفیف الوزن ذرات" اٹھائیں گے، اور کیا وہ ذرات سائنس دانوں کے احکام و اشارات کے مطابق اللہ تبارک و تعالیٰ کا وہ عظیم عرش اٹھائے ہوں گے؟؟؟لیکن،،،،، یہ قُرآن دُشمن، قُرآن کے مُنکر لوگ فرشتوں کو "خفیف الوزن ذرات "قرار دے رہے ہیں، کیا یہ اللہ کے فرامین کا اِنکار یعنی کفر نہیں ہے؟؟؟

((((فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ:::پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں))))

اللہ کے فرامین کا اِنکار کرنے والوں پر جب موت طاری ہو گی، تو اللہ کے فرشتے اِن کا کیا حال کریں گے وہ بھی اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ((((وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ:::اور اگر آپ دیکھتے کہ جِس وقت فرشتے اُن کی جان نکالتے ہیں جو(اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے فرامین کا) اِنکار کرتے ہیں ،(تو اس وقت وہ فرشتے)ان کافروں کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں(اب)آگ کا عذاب چکھو))))سُورت الانفال (8)/آیت 50،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

قُران کریم کا ہی نام لے کر، قُران حکیم میں ہی دی گئی معلومات اور احکام کا اِنکار کرنے والوں کو جب اللہ کے عظیم القوت اور مضبوط فرشتے ماریں گے تو پھر انہیں عین الیقین ہو جائے گا کہ فرشتے"""خفیف الوزن ذرات""" ہیں یا اللہ جلّ وعُلا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی بتائی ہوئی صِفات کے مطابق مختلف صِفات والی مخلوق ؟؟؟ لیکن ،،،،، یہ قُران دُشمن، قُران کے مُنکر لوگ فرشتوں کو "خفیف الوزن ذرات" قرار دے رہے ہیں کیا یہ اللہ کے فرامین کا اِنکار یعنی کفر نہیں ہے ؟؟؟

((((فَنَجعَل لَّعنَتَ اللهِ عَلَى الكَاذِبِينَ:::پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں))))

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فرشتوں کی صِفات کے بارے میں یہ بھی بتایا ہے کہ ((((وَإِنَّ عَلَيكُم لَحَافِظِينَ O كِرَامًا كَاتِبِينَ O يَعلَمُونَ مَا تَفعَلُونَ:::اور بے شک تُم لوگوں پر نگران (مقرر) ہیں O(جو) عِزت وبزرگی والے (ہیں اور تُم لوگوں کے) اعمال لکھنے والے (ہیں) Oجو کچھ بھی تُم لوگ کرتے ہو وہ جانتے ہیں)))) سُورت الانفطار (82)/آیات 9 تا 11،

کیا یہ بزرگی والے کاتب"""خفیف الوزن ذرات""" ہیں ؟؟؟

کِسی سائنس دان کی طرف سے ذرات جوڑ کر بنائی ہوئی کوئی سکینگ ڈیوائس ہیں ؟؟؟ یا کوئی ریکارڈنگ ڈیوائس ؟؟؟ یا کوئی رائٹنگ ہیڈ ہیں ؟؟؟ یا کوئی ٹریکنگ ڈیوائس ہیں ؟؟؟ یا اللہ کی ایسی مخلوق ہیں جو اِنسان کے ساتھ رہتے ہیں اور باقاعدہ اُس کے تمام تر اعمال لکھتے ہیں، اور معاملہ صِرف ان کے لکھنے تک ہی محدود نہیں بلکہ جو کچھ بھی وہ اِنسان کرتا ہے سب کچھ جانتے ہیں ؟؟؟ لیکن ،،،،، یہ قُران دُشمن، قُران کے مُنکر لوگ فرشتوں کو "خفیف الوزن ذرات" قرار دے رہے ہیں، کیا یہ اللہ کے فرامین کا اِنکار یعنی کفر نہیں ہے ؟؟؟

((((فَنَجعَل لَّعنَتَ اللهِ عَلَى الكَاذِبِينَ:::پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں))))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سائنس کی موشگافیوں پر ایمان رکھنے والوں کو شاید یہ یاد نہیں رہتا کہ حقائق اور خیالات میں بہت فرق ہوتا ہے، ایک دو، دس بیس نہیں بلکہ بہت زیادہ تعداد میں ایسی سائنسی تھیوریز ہیں جو جب ظاہر کی گئیں تو گویا ایسے لوگوں کے لیے حرف آخر ہو گئیں اور پھر جب ان کی غلطی نمودار ہوئی تو ان لوگوں کے لیے سوائے شرمندگی کے اور کچھ نہ بچا،

ایسا ہی معاملہ موجودہ دور میں پائی جانے والی ریڈیو ٹیکنالوجی ہے، جو کہ دنیا بھر میں مختلف قسم کی کمیونکیشنز کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے، جن کمیونکیشنز کی بنا پر دنیا کو گلوبل ویلج کہا جانے لگا ہے

،

جب کہ آج بھی حقیقت یہ ہے کہ اس ٹیکنالوجی یا کِسی بھی اور ٹیکنالوجی کی بنا پر دنیا کا گلوبل ویلج بن جانا تو دُور ٹھہرا، یہ سارے سائنس دان مل کر، اپنی ساری ٹیکنالوجیز کا پورا زور لگا کر بھی چند انچ کے فاصلے پر پائے جانے والے اِنسان کے ساتھ ڈسکنکٹڈ کمیونکیش کو ایکٹیویٹ نہیں کر سکتے

جی ہاں، ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو جاتا ہے، اور کوئی جیتا جاگتا اِنسان اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے، اور کوئی اس سے کچھ کہہ سن نہیں سکتا تو پھر یہ وہ سائنس دان کہاں جاتے ہیں اور ان کی ریڈیو ٹیکنالوجی، یا مائکروویو ٹیکنالوجی، یا اتیج ٹیکنالوجی، یا تھری جی، فور جی ٹیکنالوجی وغیرہ کہاں جاتی ہے، اور دیگر کمیونیکیٹنگ ٹیکنالوجیز کہاں جاتی ہیں ؟؟؟ کہ وہ اپنے پاس، اپنے قریب پائے جانے والے اُس اِنسان کو اپنی بات سنا نہیں پاتے، سمجھا نہیں پاتے، اُس سے کچھ سن نہیں پاتے، خواہ اس کے منہ میں دنیا بھر کی ٹیکنالوجی ٹھونس دی جائے،

گلوبل ویلج کی سی دُوری تو دُور ٹھہری، چند فٹ کا فاصلہ یونیورسل ڈسٹینس (Universal distance) بن جاتا ہے،

اللہ جلّ جلالہُ کی قدرت کے سامنے یہ سائنس دان تو اس قدر بے کس و مجبور ہیں کہ بیسیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بیماریوں کے اسباب پوری طرح سے جاننے کے باجود کسی ایک بیماری کے بارے میں بھی ایسا دعویٰ نہیں کر سکتے کہ اس کے لیے ان کے پاس ایسی دواہے جو اُس بیماری میں مبتلا ہر مریض کو یقینی طور پر اس بیماری سے ہمیشہ کے لیے شفاء دینے والی ہے، کہ ایک ہی بیماری کی ایک ہی دوا سے کسی کو تو شفا ملتی ہے اور کسی کا معاملہ مزید بگڑ جاتا ہے، اور سائنس دانوں کی ہوا اکھڑی رہتی ہے، اللہ کی قدرت کو نہیں مانتے، اپنی کمزوری اور حقیقت کو نہیں مانتے، سیلف امیون ڈیزیز کہہ کر جان بچانے کی کوشش کرتے ہیں،

"""مُنکران قُران و حدیث""" کے فرشتے اگر """خفیف الوزن ذرات """ہی ہیں، اور ان کے ارباب """سائنس دانوں """ کے احکام کے مطابق کام کرتے ہیں تو کچھ ایسی بیماریوں کا یقینی علاج بنوا لائیں جن میں ان کی قوموں کے ہزاروں لاکھوں لوگ مرتے ہیں،

کیوں اُن "خفیف الوزن ذرات " کو کام پر لگا کر بیماریوں کے جراثیم مریضوں کے اجسام میں سے ، دُنیا میں سے ختم نہیں کر پاتے ؟؟؟

اور، اور، اور، اس قسم کے چیلنجز کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کیا جاسکتا ہے، لیکن،،،، الحمد للہ، فیصلہ کُن بات وہی ہے جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ """ الحمد للہ ہمیں اس قسم کی عقلی اور فلسفیانہ موشگافیوں کی قطعاً کوئی حاجت نہیں کیونکہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب کریم قُران حکیم میں سے ہی ان مُنکران قُران کی خرافات کے بطلان کے بہت سے ثبوت موجود ہیں اور وہ ہی سب سے اعلیٰ اور مضبوط ثبوت ہیں """،

اور الحمد للہ، یہ ثبوت پیش کیے جاچکے ہیں، اور الحمد للہ ان ثبوتوں کی روشنی میں اعتراضی ٹولے کی حقیقت واضح ہو چکی ہے،

قارئین کرام ،بظاہر قُران کریم کا نام لے کر ، صحیح احادیث شریفہ پر اعتراض کرنے والوں کی گھناؤنی حقیقت کا یہ پہلو بھی آپ پر واضح ہو چکا کہ یہ لوگ صِرف صحیح ثابت شُدہ احادیث مُبارکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کے ہی اِنکاری نہیں ہیں، بلکہ قُران حکیم کی آیات مُبارکہ کے بھی اِنکاری ہیں، اور اس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ صِرف اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے ہی دُشمنی میں مبتلا نہیں ہیں بلکہ اللہ سے دُشمنی میں بھی مبتلا ہیں، اور اللہ کے فرشتوں سے دُشمنی میں بھی مبتلا ہیں ، پس اللہ کے فرشتوں کو ، اللہ کے فرامین کا اِنکار کرتے ہوئے """خفیف الوزن ذرات"""قرار دیتے ہیں، اور اپنے ان اِنکاروں کی وجہ سے اللہ کی طرف سے، اللہ کی دُشمنی کے حق دار بنتے ہیں،

قُران کریم کے فہم وتدبر کی غلط فہمی کے شِکار ان لوگوں کو شاید اللہ جلّ جلالہُ کا یہ فرمان پتہ نہیں کہ ((((مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ::: جو کوئی بھی اللہ کا دُشمن ہے، اور اللہ کے فرشتوں کا دُشمن ہے، اور اللہ کے رسولوں کا دُشمن ہے، اور جبریل اور میکال کا دُشمن ہے ، تو بے شک اللہ (ان)اِنکار کرنے والوں کا دُشمن ہے))))سُورت البقرہ(2)/آیت 98۔

"""صحیح سُنّت شریفہ کے اِنکاریوں کے اعتراضات کی ٹارگٹ کلنگ، ساتواں (آخری) فائر"""

کُتوں کی وکالت کرنے والے جھوٹے خیانت زدہ اعتراضات اور خُرافات پر مبنی مضمون کی ٹارگٹ کلنگ کرتے ہوئے اِن شاء اللہ ہم مضمون لکھنے والے جھوٹے اور خائن کے جھوٹے اعتراضات اور خیانتوں پر آخری ٹارگٹڈ فائر کرتے ہوئے اُس آیت شریفہ کا اور اُس کی تفسیر کا مُطالعہ کرتے ہیں جِس آیت مُبارکہ کو اعتراض کرنے والے نے جھوٹ، خیانت، اور """قُران وسُنّت کے اِنکار پر مبنی """سوچوں کی دلیل بنانے کی کوشش کی ہے۔

:::::::سُورت الانعام کی آیت شریفہ رقم 151 کی قُرانی تفسیر:::::::

گو کہ ایک صحیح ثابت شُدہ حدیث شریف میں مذکور ایک اجمالی حکم کی شرح، تفصیل اور سبب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُوسری صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ میں مل جانے سے اعتراض کرنے والے کے اعتراض کی کچھ وقعت نہیں رہتی کیونکہ وہ یا تو جہالت پر مبنی ہے یا قُرآن و حدیث سے دُشمنی پر، اور اب تک سامنے آنے والی قُرآنی معلومات کے مطابق دُوسرا سبب زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے،

پھر بھی اعتراض کرنے والے نے سُورت الانعام کی آیت شریفہ رقم 151 کو صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ کا اِنکار کرنے، اُن کا مذاق اڑانے کی دلیل بنانے کی جو بے ہودہ اور بھونڈی حرکت کی، اُس کی علمی حقیقت سمجھنے کے لیے ہم نے اُس آیت کریمہ کے بارے میں بھی کچھ سمجھ لیتے ہیں،

یاد رکھیے محترم قارئین، کہ، ہم مُسلمانوں میں قُران کریم کی تفسیر کے درج ذیل طریقے رائج چلے آ رہے ہیں،

:::(1)::: قُران کریم کی تفسیر قُران کریم کے ذریعے،

:::(2)::: قُران کریم کی تفسیر صحیح ثابت شُدہ قولی، فعلی اور تقریری سُنّت مُبارکہ کے ذریعے،

:::(3)::: قُران کریم کی تفسیر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال و افعال کے ذریعے،

:::(4)::: قُران کریم کی تفسیر تابعین رحمہم اللہ جمعیاً کے اقوال کے ذریعے،

:::(5)::: قُران کریم کی تفسیر تبع تابعین رحمہم اللہ جمعیاً کے اقوال کے ذریعے،

:::(6)::: قُران کریم کی تفسیر صِرف لُغت کے اعتبار سے، اور،

:::(7)::: قُران کریم کی تفسیر اپنی آراء کے ذریعے،

اِن مذکورہ بالا سات طریقوں میں سے پہلے پانچ طریقے تو مُسلمانوں میں متفق علیہا ہیں، یعنی اِن طریقوں کو اپنانے اور ان کے مطابق قُران کریم کی تفسیر سمجھنے میں کوئی اِختلاف نہیں، اور دو آخر الذِکر طریقوں کو صِرف کچھ مددگاری کی حد تک قابل قُبول سمجھا جاتا ہے، اور سب سے آخری طریقے کے مطابق کی گئی کِسی تفسیر کو صِرف اُس صُورت میں مانا جاتا ہے جب پہلے پانچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقوں میں سے کِسی کے خِلاف نہ ہو، یا دُوسرے اِلفاظ میں یہ کہیے کہ پہلے پانچ طریقوں میں سے کِسی ایک کی موافقت پانے والی ہو، یعنی وہ تفسیر قُران کریم کی کِسی بھی آیت مُبارکہ یا رسول اللہ صلی علیہ وعلی آلہ وسلم کی کِسی بھی صحیح ثابت شُدہ سُنّت شریفہ، یا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے کِسی قول، یا تابعین، تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین، کے اجتماعی اقوال کے خِلاف نہ ہو،

اب اِن شاء اللہ، ہم اِسلامی علوم میں سے تفسیر القُران کے بارے میں اِن مذکورہ بالا طے شُدہ اور مقبُول قوانین و قواعد کے مطابق پہلے قانون، پہلے ذریعے یعنی """تفسیر القُران بالقُران:::قُران کریم کی تفسیر قُران کریم کے ذریعے """ کے مطابق، اعتراض کرنے والے کی طرف سے اپنے اعتراض کی دلیل بنائی جانے والی سُورت الانعام کی آیت شریفہ رقم 151 کی تفسیر پڑھتے اور سمجھتے ہیں،

اِس آیت مُبارکہ کو ذِکر کر کے، اعتراض کرنے والے نے اپنی سوچوں کی آڑ بنانے کی کوشش میں اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ کے اِس اِرشاد گرامی قدر کو استعمال کیا ہے ((((وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِى حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالۡحَقِّ:::اور تُم لوگ اُس جان کو قتل مت کرنا جِس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، سوائے حق کے ساتھ))))،

اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ کا یہ فرمان مُبارک تین حصوں پر مشتمل ہے،

::::::: پہلا حصہ ایک حکم ہے کہ ((((وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ:::اور تُم لوگ اُس جان کو قتل مت کرنا))))،

::::::: دُوسرا حصہ اِس حکم سے متعلق ایک اجمالی خبر ہے کہ ((((الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ:::جِس جان کو (قتل کرنا) اللہ نے حرام کیا ہے))))،

::::::: اور تیسرا حصہ اُس حکم سے استثناء کے بارے میں ایک اجمالی خبر ہے کہ ((((إِلَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بِالْحَقِّ::: سوائے حق کے ساتھ))))،

یعنی مجموعی طور پر یہ حکم اجمالی حکم ہوا، جِس پر عمل کرنے سے پہلے لازم ہے کہ ہم اس کی تفصیل جانیں ورنہ ہم اللہ تعالیٰ کی مُراد کے مطابق اس پر عمل کرنے کی بجائے کچھ اور ہی کرتے رہیں گے،

لہٰذا ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی اِسی کتاب قُران کریم میں ہی تلاش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس اجمال کی کیا تفصیل بیان فرمائی ہے، تو، ہمیں قُران کریم میں ایک اور مقام پر یہ حکم نظر آتا ہے،

((((وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا::: اور تم لوگ اُس جان کو قتل مت کرنا جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، سوائے (اُس جان کو قتل کرنے کے) حق کے ساتھ، اور جسے مظلومانہ قتل کیا جائے گا، تو یقیناً ہم نے اُس مقتول کے ولی کے لیے (قصاص لینے کا) اختیار دیا ہے، لہٰذا قتل (کا قصاص لینے) میں حد سے تجاوز نہ کیا جائے، (تو پھر) یقیناً وہ (ولی) مدد یافتہ ہو گا)))) سُورت الِاسراء (بنی اِسرائیل 17)/آیت 33،

اِس مذکورہ بالا آیت کریمہ میں بھی اللہ جلّ و عُلا نے اُس حکم کو اُسی طرح بیان فرمایا ہے، جِس طرح سُورت الانعام کی آیت شریفہ رقم 151 میں، یعنی دونوں ہی آیات مُبارکہ میں دی گئی اجمالی خبروں اور اجمالی حکم کی تفصیل بیان نہیں فرمائی، جی، ایک اور مسئلے کو ساتھ میں اِرشاد فرما دِیا ہے، اور وہ ہے مظلومانہ طور پر قتل کیے جانے والا کا قصاص لینا اس مقتول کے ولیوں کا حق ہے، یہاں سے ہمیں یہ سمجھ آتا ہے کہ جِن جانوں کو قتل کرنا اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے حرام ہے وہ اِنسانی جانیں ہیں، کیونکہ قصاص اِنسانی جان کا لیا جاتا ہے، جانوروں کا نہیں،

اب اگر کوئی بد دیانت یہ کہے کہ """کیا جانور نفس یعنی جان نہیں ہوتی؟؟؟ کیسے ثابت کر سکتے ہو کہ لا تقتلوا النفس التی کے حکم میں اِنسان ہی شامل ہیں، جانور نہیں۔۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ جو سورہ بنی اسرائیل کی آیت مُبارکہ میں قصاص کا معاملہ بیان کیا گیا ہے، **یہ حکم تو ہم آپ پہ بھی فٹ حکم فٹ کر سکتے ہیں** کہ چونکہ آپ نے کِسی شخص کا کتا مار ڈالا ہے تو اب کتے کا مالک آپ پر اسی آیت کی رو سے "قتل النفس" کا حکم لاگو کرتے ہوئے آپ سے قصاص یا دیت طلب کرے۔۔۔ کیا خیال ہے؟؟؟"""

تو الحمد للہ، یہ مذکورہ بالا بیان اُس شخص کی بد دیانتی کا اور اللہ کے کلام شریف کو اُس کی مُراد سے ہٹا کر اُس میں معنوی تحریف کرنے کا اور اقرار ہے، جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود اُسی سے کروا دِیا ہے،

کوئی اس خائن سے یہ تو پوچھے کہ نباتات میں بھی تو جان ہوتی ہے، کیا اِس لفظ """نفس""" کے مفہوم میں سے نباتات کو خارج کرنے کی کوئی قُرانی دلیل ہے اس کے پاس ؟؟؟ تو کیا پھر اگر کوئی شخص کِسی دُوسرے کا کوئی پودا، کوئی درخت، کوئی جڑی بوٹی کاٹ ڈالے، تو کاٹنے والے سے قصاص لیا جائے گا ؟؟؟

محترم قارئین، ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جن صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر یہ قُران کریم نازل ہوا، جن رضی اللہ عنہم پر قُران کریم میں نازل کیے گئے احکام کا نفاذ سب سے پہلے ہوا، اُن سے لے کر آج تک کبھی کِسی صحیح العقیدہ اور راسخ العلم مسلمان عالِم کی طرف سے ایسی کوئی بات نہیں کی گئی، کہ کِسی جانور کو قتل کرنے والے سے بھی اُسی طرح قصاص لیا جائے گا جِس طرح کِسی اِنسان کو قتل کرنے والے سے لیا جانا چاہیے،

اور یہ اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ اللہ جلّ وعُلا نے قصاص کا حکم اِنسانی جان کے لیے دِیا، اور پھر اس حکم میں کافر اور مسلمان کی جان کے قصاص کے بارے میں مزید تفصیلات اپنے خلیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی زُبان شریف سے خبر کروائیں، جِس طرح اپنے دیگر بہت سے اجمالی احکام کی تفصیلات اپنے خلیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی زُبان شریف سے خبر کروائیں،

اب اگر کوئی بے چارہ اپنی عقل کو کسوٹی بنا کر، چند تراجم پڑھ کر قُران فہمی کے زعم میں مبتلا ہو کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اللہ کے مقرر کردہ مفسر اور شارح قُرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے فرمان پر اعتراضات کرنے لگے تو اس کے اعتراضات سوائے دیوانے کی بڑوں کے اور کچھ نہیں،

جانوروں کے بدلے میں اِنسانوں کی جان بطور قصاص لینے کی بات کرنے والا پرلے درجے کا احمق ہی ہو سکتا ہے، جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی حِکمت اور عدل پر مبنی احکام اور فیصلوں کی کچھ خبر نہیں رکھتا اور اللہ صرف اپنے نفس کی اتباع کرتے ہوئے اپنی بے مہار سوچوں کو دُرست دِکھانے کے لیے اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ پر یہ الزام لگاتا ہے کہ وہ اشرف المخلوقات اِنسان، کو ادنی مخلوق قتل کرنے پر قصاص میں اشرف المخلوقات کی جان لینے کا حکم دیتا ہے،

جب کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود ہی اُن جانوروں کو اشرف المخلوقات کے لیے مسخر کیا ہے،،

یہی بات سمجھانے کے لیے میں نے اپنے ایک مراسلے میں اعتراض کرنے والے کو لکھا تھا کہ

"""پس معاملہ بالکل واضح ہے کہ سُورت الانعام کی آیت مُبارکہ رقم 151 میں مذکور حکم اِنسانوں کے بارے میں ہے نہ کہ جانوروں کے بارے میں، لہٰذا وہ حدیث مُبارکہ جس میں کچھ جانوروں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے قُران کریم کی کِسی بھی آیت شریفہ کے خِلاف نہیں """،

اور یہ کہ """ اگر بالفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ سُورت الانعام کی آیت مُبارکہ رقم 151 میں مذکور حکم میں جانور بھی شامل ہیں تو پھر اعتراض کرنے والے کو یہ چاہیے کہ آیت مُبارکہ میں جو ((((حَرَّمَ اللَّهُ ::: اللہ نے حرام کیا)))) فرمایا گیا ہے،اس کے مطابق قُران شریف میں سے یہ ثابت کرے کہ وہ جانور جنہیں حدیث شریف میں قتل کرنے کا حکم ہے انہیں اللہ کی طرف سے قتل کرنا حرام قرار دیا گیا ہے ؟؟؟؟؟

اور اسی آیت کریمہ میں ((((إِلَّا بِالْحَقِّ ::: سوائے حق کے ساتھ)))) کی روشنی میں جو جانور قتل کیے جا سکتے ہیں ان کی تفصیل بھی قُران کریم میں سے بتائے، هَاتُوا بُرهَانَكُم إن كُنتُم صَادِقِين،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ

ان شاء اللہ، جس طرح میرے پہلے سوال کے جواب میں سوائے بد تہذیبی کے کچھ اور نہیں کیا، اسی طرح ان سوالات کے جوابات میں بھی کچھ اور نہیں کر سکیں گے، والحمد للہ الذی لا تتم الصالحات الا بتوفیقه """،

جِس کے جواب میں اعتراض کرنے والے نے، میرے اس مذکورہ بالا پیغام کے آخری حصے پر عمل کرتے ہوئے یعنی بد تہذیبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، حدیث شریف اور محدثین کرام رحمھم اللہ و رفع درجاتھم کے خِلاف اپنا غصہ اور بغض ظاہر کرتے ہوئے لکھا """ مولوی عادل سہیل صاحب! یہ آیت مُبارکہ میں جو وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي یعنی ""نفس"" کا ذکر ہے۔۔ اس میں آپ نے جانور نکال کر صرف اِنسان کیسے ٹھونس دیے؟؟؟ کیا جانور نفس یعنی جان نہیں ہوتی؟؟؟ کیسے ثابت کر سکتے ہو کہ لا تقتلوا النفس التی کے حکم میں اِنسان ہی شامل ہیں، جانور نہیں۔۔

اور یہ جو سورہ بنی اسرائیل کی آیت مُبارکہ میں قصاص کا معاملہ بیان کیا گیا ہے، **یہ حکم تو ہم آپ پہ بھی فٹ حکم فٹ کر سکتے ہیں** کہ چونکہ آپ نے کِسی شخص کا کتا مار ڈالا ہے تو اب کتے کا مالک آپ پر اسی آیت کی رو سے ""قتل النفس"" کا حکم لاگو کرتے ہوئے آپ سے قصاص یا دیت طلب کرے۔۔۔ کیا خیال ہے؟؟؟

اور یہ جو قرآن نے کِسی جاندار (نفس) کے قتل کے معاملہ میں الا بالحق کی شرط لگائی ہے۔۔ کہ حق بنتا تھا کہ اسے مارا جائے۔۔ آپ قرآن سے ثابت کیجیے کہ کتا، گرگٹ اور سانپ وغیرہ کو مارنے کا حق قرآن کی کونسی آیت کی رو سے بنتا تھا؟؟؟

نزول قرآن سے صدیوں بعد لکھی جانیوالی **حدیث کی کتابوں یعنی ایرانی کذب فیکٹریوں کے مال** سے دلیل نہ دی جائے بلکہ قرآن سے ان جانوروں کا قتلِ عام ""بالحق"" ثابت کیا جائے ہمیں۔۔۔ ورنہ اگر آپ قرآن سے ان جانوروں کا قتل بالحق ثابت نہیں کر پائے تو ان جانوروں کے قاتلوں پہ وہی قصاص کا حکم لاگو ہوگا۔۔ کہ چونکہ کتے کو بلاوجہ مار ڈالا ہے، اس لیے آپ کی بھی گردن اڑائی جائیگی۔۔

چلو دو ثبوت قرآن سے۔۔۔ اور **اپنا یہ عربی خطبہ مختصر رکھتے ہوئے غیر ضروری تمہیدوں اور اناپ شناپ بکنے**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے صرف ٹو دی پوائنٹ مبنی بر دلیل بات ہی کی جائے۔۔۔ شکریہ۔ """،

قارئین کرام، اعتراض کرنے والے کے منقولہ بالا اِلفاظ سے واضح ہے کہ وہ شخص صرف جہالت زدہ ہی نہیں بلکہ اپنے تعصب میں اس قدر گمراہ ہو چکا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام میں معنوی تحریف کرتے ہوئے اپنے مقصد کی تکمیل کی کوشش میں اللہ کے کلام کو اُس کے مُقام سے ہٹا کر کسی پر بھی فٹ کرنے میں ہچکچاتا نہیں، اسی لیے تو اللہ القوی العزیز نے اُس اعتراض کرنے والے سے یہ اعتراف لکھوادیا""" یہ حکم تو ہم آپ پہ بھی فٹ حکم فٹ کر سکتے ہیں"""،

ایسی ہی دبدیانتی کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان اِلفاظ میں ذِکر فرمایا ہے ((((یُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ ::: اور وہ بات کو اُس کے مقام سے ہٹا دیتے ہیں)))) اور الحمد للہ کہ اُس نے ہم سب کو یہ دِکھا دیا ہے کہ اُس کے خلیل محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی صحیح ثابت شُدہ سُنّت مُبارکہ پر اعتراضات کرنے والے، اُمت کے اماموں اور علماء پر جھوٹے الزامات لگانے والے یہ لوگ جو اُس کی کتاب قُران کریم کی محبت اور عزت کا دعویٰ کرتے ہیں وہ دعویٰ جھوٹا ہے، بد دیانتی پر مشتمل ہے، در حقیقت وہ لوگ اُس کی کتاب کا نام لے کر، اُس کی کتاب میں نازل کیے گئے اس کے احکام اور فرامین کی مخالفت کرنے والے، اور اپنے جھوٹے الزامات کی آڑ میں اُن کا اِنکار کرنے والے ہیں،

اعتراض کرنے والے اور اس کے ہم مسلک، ہم مذھب، ہم خیال لوگوں پر اللہ جلّ شانہُ کا یہ فرمان مُبارک پورا اُترتا ہے کہ ((((وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ::: اور یقیناً اُن میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو کتاب (پڑھنے) میں اپنی زبانوں کو کروٹیں دیتے ہیں تاکہ تُم لوگ اُن کے پڑھے ہوئے کو کتاب میں سے سمجھو، اور وہ (پڑھا ہوا) کتاب میں سے نہیں، اور (اپنے جھوٹ اور خیانت کو دُرست دِکھانے، سمجھانے کے لیے) وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کے پاس سے ہے، اور (جبکہ در حقیقت) وہ اللہ کے پاس سے نہیں (ہوتا)، اور (حق یہ ہے کہ) وہ لوگ جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں)))) سُورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

آل عِمران (3)/آیت 78،

اور یہ ایک گناہ ہی اُن کی آخرت کی تباہی کے لیے کافی ہے ((((اُنظُر کَیفَ یَفتَرُونَ عَلَی اللَّہِ الکَذِبَ وَکَفَی بِہِ إِثمًا مُبِینًا::: دیکھیے تو سہی (اے محمد) یہ لوگ کس طرح اللہ پر (بھی) جھوٹے الزام لگاتے ہیں ، اور یہ (ایک کام) ہی صاف کھلا واضح گناہ(ان کی آخرت کی تباہی کے لیے)کافی ہے))))سُورت النِساء (4)/آیت 50،

اور جو لوگ حق جانے بغیر، اپنی جہالت کے اندھیرے میں بھٹک رہے ہوتے ہیں اور اپنی خام خیالیوں کی گمراہی میں اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، اور جو لوگ اپنے اس ظلم پر قائم ہی رہیں اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا((((فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ::: پس (اپنی جان پر)اُس سے بڑا ظلم کرنے والا اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے اور وہ کوئی عِلم نہیں رکھتا (یعنی اپنی جہالت اور نفس کی پُوجا میں حق جانے بغیر اللہ پر جھوٹ باندھ کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے)، یقیناً اللہ ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا))))سُورت الانعام (6)/آیت 144،

اور نہ ایسے لوگوں کو اللہ کی طرف سے کوئی خیر ملنے والی ہے ((((وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ::: پس (اپنی جان پر)اُس سے بڑا ظلم کرنے والا اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے ، یا، اللہ کی آیات کو جُھٹلاتا ہے ، یقیناً اللہ ظلم کرنے والوں کو خیر نہیں دیتا))))سُورت الانعام (6)/آیت 21،

سوائے ان لوگوں کے جو اپنی ہوائے نفس ، ضد، اور جہالت کو ترک کر کے ، اللہ کی آیات پر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح اللہ کو مطلوب ہے ، حق قُبول کر لیں اور سچی توبہ کرتے ہوئے اپنے اللہ کی طرف واپس ہو جائیں ((((إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِيمًا::: سوائے اُس کے جو توبہ کر لے ، اور ایمان لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

آئے اور نیک عمل کرے تو اللہ اُن لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اور اللہ (تو) بخشنے والا (اور) بہت رحم کرنے والا ہے))))سُورت الفرقان(25)/آیت 70،

))))وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ:::اور جو لوگ ہدایت پر آ گئے، اللہ انہیں مزید ہدایت عطاء فرماتا ہے، اور انہیں اُن (کے حصے) کا تقویٰ عطاء فرماتا ہے))))سُورت مُحمد(47)/آیت 17،

اِن جاھلوں اور بد نصیبوں کا یہ تک پتہ نہیں کہ جن محدثین کرام کے بارے میں یہ بے ہودہ باتیں کرتے ہیں، اور جن کی کتابوں پر اِس لیے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ ایرانی تھے، اُن میں کوئی ایک بھی ایرانی نہ تھا،

کس قدر اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں یہ لوگ، اور کس قدر گمراہ ہیں، جن پر اعتراض کرتے ہیں اُن کی شخصیات کے بارے میں بنیادی معلومات تک نہیں رکھتے، جن کتابوں پر اعتراض کرتے ہیں اُن کی تاریخ اور تدوین کے بارے میں حرف آغاز بھی نہیں جانتے، ولا حول ولا قوۃ اِلا باللہ۔

اللہ ہی اس پر قادر ہے کہ اُن لوگوں کو ہدایت دے دے، اور یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے سے باز آ جائیں، میں اپنے اللہ جلّ وعُلا سے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اُن کے نفوس کے تکبر اور گمراہی کی پہچان کرنے اور ان سے نجات پانے کی، اور حق ماننے، اپنانے اور اسی پر عمل پیرا رہنے کی ہمت عطاء کر دے، اور اگر اللہ کی مشئیت میں اُن کے لیے ہدایت نہیں ہے تو میری دُعاء ہے کہ اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ اپنی تمام تر مخلوق کو اُن لوگوں کے شر سے ہمیشہ کے لیے نجات دے دے۔

و السَّلامُ عَلیَ مَن اتَّبَعَ الھُدیٰ و سَلکَ عَلیَ مَسلکِ النَّبیِّ الھُدیٰ مُحمدٍ صَلی اللہُ علیہِ وعَلیَ آلہِ وسلَّمَ، و قَد خَابَ مَن یُشاقِقِ الرَّسُولَ بَعدَ أَن تَبیَّنَ لہُ الھُدیٰ، و اتَّبَعَ ھَواہُ فقدوَقعَ فی ضَلالٍ بعیدٍ۔